۷۸۶

روئداد نمبر (۳۶)

سالانہ اجلاس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڑھ

منعقدہ

۹ و ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء

باہتمام

سعید احمد

مطبع احمدی علی گڑھ میں طبع ہوئی

۱۹۰۵ء

مندرجہ ذیل رزولیوشن اجلاس سالانہ ٹرسٹیان منعقدہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۵ء میں منظور ہوئے

رزولیوشن نمبر ۱

قرار پایا کہ مفصلہ ذیل اصحاب کا تقرر، عہدہ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر منظور کیا جاتا ہے۔

۱۔ آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب سی۔ ایس۔ آئی۔ جہانگیر آباد

۲۔ آنریبل نواب یوسف علیخاں صاحب۔ علی گڈھ۔

۳۔ مسٹر شوکت علی۔ بی۔ اے۔ سب ڈپٹی اوپیم ایجنٹ بہرائچ۔

رزولیوشن نمبر ۲

قرار پایا کہ نواب محسن الملک بہادر سہ بارہ عہدہ آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم تین سال کے لیئے مقرر کیے جاویں۔

رزولیوشن نمبر ۳

قرار پایا کہ اسلیکٹ کمیٹی کی یہ تجویز کہ موجودہ قواعد وقوانین ٹرسٹیان کے قاعدہ (۱۱۲) میں بجائے الفاظ "سالانہ اجلاس" کے الفاظ "کسی اجلاس" داخل کیے جائیں نامنظور کیجاتی ہے۔

رزولیوشن نمبر ۴

(ا) قرار پایا کہ اسلیکٹ کمیٹی کی یہ تجویز کہ "احاطۂ کالج میں بغرض قیام ٹرسٹیان ودیگر معززین جو بضرورت کارہائے کالج علیگڈھ تشریف لاویں ایک مکان تعمیر کیا جاوے" منظور کی جاتی ہے۔

(ب) ایک سب کمیٹی جسکے سکرٹری خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ہوں قایم کیجاوے تاکہ تعمیر مذکور کا نقشہ اسٹمٹ موقع وغیرہ تجویز کرکے آیندہ بجٹ میٹنگ میں پیش کرے۔

رزولیوشن نمبر ۵

یہ تحریک کہ اولڈ بائز ایسوسی ایشن کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ہر سال اولڈ بائز کی طرف سے ایک پرانے طالب علم کو بطور اپنے ریپریزنٹیٹو کے بپابندی قواعد مندرجہ ذیل منتخب کرے جسکو جملہ وہ حقوق حاصل ہونگے جو از روئے قانون کالج کے ایک ٹرسٹی کو حاصل ہیں نامنظور کیجاتی ہے۔

رزولیوشن نمبر ۶

قرار پایا کہ یہ اجلاس اوس غلطی پر جو گذشتہ بجٹ میٹنگ میں عمل میں آئی اظہار افسوس کرتا ہے اور آیندہ قانون ٹرسٹیان کے بموجب کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت اور منفی دونوں شمار سے خارج ہوگا۔

رزولیوشن نمبر ۷

تقرر مولوی عبد الماجد صاحب بطور واعظ دینیات جسکی تحریک گذشتہ بجٹ میٹنگ میں ہوئی تھی نامنظور کیا جاتا ہے۔

رزولیوشن نمبر ۸

یہ تحریک کہ آنریری سکرٹری کو اس بات کی اجازت دیجائے کہ جو لوگ کالج کے لئے کچھ جائداد یا مال یا اسباب وصیت کر جائیں انکی کسی قسم کی یادگار کالج میں قایم کیجائے نامنظور کیجاتی ہے۔

رزولیوشن نمبر ۹

قرار پایا کہ بورڈ آف منجمنٹ کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ کسی قانونی پیشہ شخص کو بغرض تحریر مسودات بیعنامجات و وقفنامجات سکے جس کی

اگر کالج کو ضرورت پیش آتی ہے مشیر قانونی مقرر کرے۔

رزولیوشن نمبر ۱۰

قرار پایا کہ کسی اجلاس ٹرسٹیان میں کسی امر کی نسبت جو پر اکسی بذریعہ تار کے موصول ہو وہ جائز نہ سمجھی جائے۔

رزولیوشن نمبر ۱۱

قرار پایا کہ مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل کو ٹرسٹیوں کی جانب سے اون کی رخصت کے وقت الوداعی ڈنر دیا جائے اور ایک عام جلسہ میں اون کی بیش بہا خدمات کا جو اونھوں نے مدرسۃ العلوم علیگڈھ اور مسلمانوں کے لیئے کی ہیں ٹرسٹیوں کی جانب سے شکریہ ادا کیا جائے۔

رزولیوشن نمبر ۱۲

قرار پایا کہ کنور محمد عبدالغفور علیخاں صاحب رئیس داتیہ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم کی بے وقت وفات پر یہ اجلاس اظہار تاسف اور ہمدردی کرتا ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱۳

قرار پایا کہ سید مرحوم کی تصویر کی تیاری کے واسطے جسب خواہش حضور والیسرائے ٹرسٹیوں کی جانب سے وکٹوریہ میموریل ہال کو نذر کیگئی ہے

چارسو روپیہ کی رقم منظور کیجاتی ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱۴

قرار پایا کہ واسطے حفاظت طاعون کے مبلغ الصما، جسکو فنانس کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء میں منظور کیا ہے اور جو رزرو فنڈ سے ادا کیا جاوے گا منظور کیا جاتا ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱۵

قرار پایا کہ واسطے تیاری فرنیچر لٹن لائبریری کے جسمیں کتب خانہ کالج کا رہے گا دو ہزار روپیہ منظور کیے جاتے ہیں۔

رزولیوشن نمبر ۱۶

یہ اجلاس تہ دل سے شکریہ مسلمانان رنگون کا عموماً اور سیٹھ عبدالکریم عبدالشکور جمال برادرز کا خصوصاً ادا کرتا ہے، اور آنریری سکرٹری کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ٹرسٹیان کی جانب سے اون لوگوں کا تحریری شکریہ ادا کریں جنہوں نے اونکو چندہ دینے اور دلانے میں مدد دی۔

رزولیوشن نمبر ۱۷

یہ اجلاس آنریری سکرٹری کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ ٹرسٹیوں کی طرف سے اون خاص خاص صاحبوں کا شکریہ ادا کرے جنہوں نے

براہ مہربانی ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کی مدد کی، اور اپنے پاس سے چندہ دیا اور چندہ دلانے میں کوشش کی +

رزولیوشن نمبر ۱۸

قرار پایا کہ یہ اجلاس ممتاز الدولہ نواب محمد فیاض علیخاں بہادر سی ایس آئی - والی پہاسو کے بیس ہزار کراں بہا عطیہ کا جو اونہوں سے لاٹوش بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لیئے عطا فرمانیکا اعلان کیا ہے دلی شکریہ ادا کرتا ہے +

رزولیوشن نمبر ۱۹

قرار پایا کہ ٹرسٹیان کالج نواب محسن الملک بہادر کی اون اعلی کوششوں کا جو اونہوں نے تدابیر وصول زر چندہ میں فرمائی ہیں۔ دل سے اعتراف کرتے ہیں اور دلی شکریہ ادا کرتے ہیں +

رزولیوشن نمبر ۲۰

قرار پایا کہ یہ اجلاس دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ راجہ محمد صدیق خانصاحب والی نانپارہ و آنریبل راجہ علی محمد خانصاحب والی محمود آباد اور آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب کا بابت اوس فیاضی اور دریا دلی کے جو اونہوں نے بیش بہا مالی امداد کالج کو دیکر ظاہر فرمائی۔

رزولیوشن نمبر ۲۱

قرار پایا کہ انسداد طاعون کے لیے ایک ڈاکٹر ۵۰ روپیہ ماہوار پر فوراً مقرر کیا جائے اور آنریری سکرٹری اور پرنسپل کسی موزوں ڈاکٹر کو تلاش کریں +

رزولیوشن نمبر ۲۲

(ا) قرار پایا کہ یہ اجلاس صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ بابت اوس محنت اور دلسوزی کے جو وہ تعمیرات کالج میں بحیثیت سکرٹری تعمیرات کے ظاہر کرتے ہیں۔

(ب) قرار پایا کہ اپریل ۱۹۰۵ء سے مرزا احمد بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ تعمیرات کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار کر دی جائے۔

رزولیوشن نمبر ۲۳

قرار پایا کہ تقرر مسٹر جے۔ آر۔ ارچبولڈ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ عہدہ پرنسپلی مدرستہ العلوم پر یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء سے منظور کیا جاتا ہے۔ اور اون کے سفر خرچ کے لیئے بموجب قاعدہ[۱] نمبر ۲۱۲ قوانین ٹرسٹیان کے

[۱] اس کے بعد جو تحریریں میجر سید حسن اور خود مسٹر ارچبولڈ کی سکرٹری کے نام آئی ہیں اور پانیر اور انڈین ڈیلی ٹیلیگراف میں مسٹر ارچبولڈ کی نسبت لکھا گیا ہے وہ ضمیمہ میں درج ہے

ایک ہزار روپیہ دیا جائے۔

رزولیوشن نمبر ۲۴

قرار پایا کہ تقرر مسٹر جے آر کارنا پروفیسر کا بطور قائم مقام پرنسپل
من ابتدائے یکم مارچ ۱۹۰۵ء لغایت آخر ستمبر ۱۹۰۵ء منظور کیا
جاتا ہے۔

رزولیوشن نمبر ۲۵

مسٹر ایل ٹیٹنگ کے بونس کا معاملہ فنانس کمیٹی میں پیش ہو کر فنانس
کمیٹی کی رائے کے ہمراہ بجٹ میٹنگ میں پیش کیا جاوے۔

رزولیوشن نمبر ۲۶

قرار پایا کہ مسٹر گارڈن برون کو بابت معاوضہ خدمات انگلش ہوس من
ابتدائے نومبر ۱۹۰۳ء لغایت مارچ ۱۹۰۴ء بشرح دو سو روپیہ ماہوار کے
ایک ہزار روپیہ بطور الاونس ہاوس ماسٹری دیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔

رزولیوشن نمبر ۲۷

قرار پایا کہ چھ ماہ کے ہوم لیو مسٹر ٹول صاحب پروفیسر کی من ابتدائے
۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء لغایت ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء منظور کی جاتی ہے

رزولیوشن نمبر ۲۸

قرار پایا کہ مسٹر ٹول کی عدم موجودگی میں ایک عارضی پروفیسر رکھا جائے۔ اور اوسکا انتخاب اور تنخواہ کا فیصلہ پرنسپل اور سکرٹری کی تجویز سے کیا جاوے ۔

رزولیوشن نمبر ۲۹

یہ اجلاس مولوی فدا حسین معلم دینیات کے طرز عمل پر جسکی شکایت پرنسپل کالج نے کی ہے اپنا افسوس ظاہر کرتا ہے۔ معلم دینیات کو مثل دوسرے مدرسوں کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کے احکام کی تعمیل کرنا لازمی ہوگی۔

رزولیوشن نمبر ۳۰

اجلاس سکرٹری کی اس کارروائی کو جو عبداللہ سہروردی اور پروفیسر ضیاءالدین کے بارہ میں عمل میں آئی ہے منظور کرتا ہے۔

رزولیوشن نمبر ۳۱

تعمیر اسکول کے موقع کے متعلق ٹرسٹیوں کی رائے حاصل کیجاوے ۔

رزولیوشن نمبر ۳۲

قرار پایا کہ بہ اعتراف خدمات مرزا عابد علی بیگ صاحب ٹرسٹی کالج ٹرسٹیان کی طرف سے ایک کتبہ مقام مناسب پر بطریق شکریہ کندہ کیا جاوے۔ کتبہ کی عبارت اور مقام آنریری سکرٹری تجویز کریں +

روئداد نمبر ۳۶

اجلاس ٹرسٹیان محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ

سالانہ میٹنگ

منعقدہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۵ء

ٹرسٹیان موجودہ اجلاس

۱- مرزا عابد علی بیگ صاحب -
۲- صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب
۳- مولوی احمد علی خاں صاحب سب جج -
۴- نواب محسن الملک آنریری سکرٹری -
۵- خان بہادر مولوی سید زین العابدین صاحب -

۶ - خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب -
۷ - صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب -
۸ - شیخ عبداللہ صاحب بی - اے -
۹ - میر عاشق علی صاحب -

صدر انجمن

صاحبزادہ سلطان احمد خاں اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا

نواب محسن الملک بہادر کی تحریک اور خان بہادر مولوی سید زین العابدین صاحب کی تائید اور جملہ ٹرسٹیان کے اتفاق سے صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب اس جلسہ کے صدر انجمن منتخب ہوئے -

روئداد اجلاس گذشتہ منعقدہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء حسب قاعدہ ۳۴ قواعد و قوانین ٹرسٹیان پیش ہوئی اور کنفرم کیگئی -

بعد اسکے آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ آج کے اجلاس کی کارروائی کی نسبت جو فہرست حسب قاعدہ (۲۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان مرتب ہوئی اور ہر ایک ٹرسٹی کیخدمت میں بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی تھی وہ حسب تفصیل ذیل ہے -

اجنڈا

یعنی فہرست کارروائی اجلاس مذکور حسب قاعدہ (۲۳) باب دوم حصہ اول قواعد و قوانین ٹرسٹیان -

مدّات کارروائی

مدّ اوّل۔ تقرر خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر

محرک۔ خان بہادر مولوی سید اشرف الدین احمد صاحب ٹرسٹی۔

موئید۔ آنریبل نواب سید امیر حسین خان بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ ٹرسٹی۔

مدّ دوم[۱]۔ تقرر خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر۔

محرک۔ حکیم محمد اجمل خاں صاحب ٹرسٹی۔

موئید خان بہادر محمد برکت علیخاں صاحب ٹرسٹی۔

مدّ سوم۔ تقرر مسٹر شوکت علی صاحب بی۔ اے۔ عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر۔

محرک۔ نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی ٹرسٹی۔

موئید سید علی امام اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا ٹرسٹی۔

مدّ چہارم۔ تقرر نواب محمد یوسف علی خاں صاحب رئیس چھتاری عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اسکوائر و مزمل اللہ خاں صاحب ٹرسٹی و جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان۔

موئید۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب ٹرسٹی۔

---

[۱] نوٹ۔ واضح ہو کہ صرف تین (۳) جگہ ٹرسٹیوں کی خالی ہیں پس صرف تین (۳) امیدواروں کے لیئے ووٹ دینا چاہیئے اگر تین (۳) امیدواروں سے زیادہ کیلئے کوئی ٹرسٹی ووٹ دیگا تو اسکا ووٹ کسیکے لیئے بھی نہ سمجھا جائیگا اور خارج ہوگا

مد پنجم۔ تقرر آنریبل راجہ تصدق رسول خانصاحب۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ وائس پریسیڈنٹ انجمن تعلقہ داران اودہ و تعلقہ دار جہانگیر آباد عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر

محرک۔ قاضی عزیزالدین احمد صاحب ٹرسٹی۔

موید۔ راجہ نوشاد علیخاں صاحب ٹرسٹی۔

مد ششم۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر حسب قاعدہ (۴۵ و ۴۷) قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ تین سال کے لیئے آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ مقرر کیئے جائیں

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ٹرسٹی۔

موید محمد مزمل اللہ خاں ٹرسٹی و آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان۔

مد ہفتم۔ مجموعہ قواعد و قوانین ٹرسٹیان کے قاعدہ (۱۱۶) میں بجائے الفاظ "سالانہ اجلاس" کے الفاظ "کسی اجلاس" کا داخل کیا جانا۔

محرک۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب ٹرسٹی و سکرٹری لاسلیکٹ کمیٹی۔

مد ہشتم۔ تجویز تعمیر مکان احاطہ کالج میں بغرض قیام ٹرسٹیان و دیگر معززین جو بضرورت کارہائے کالج علیگڈھ تشریف لاویں۔

محرک۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب ٹرسٹی و سکرٹری لاسلیکٹ کمیٹی۔

مد نہم۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ہر سال اولڈ بوائز کیطرف سے ایک پرانے طالب علم کو بطور اپنے ریپریزنٹیٹو کے بپابندی قواعد مندرجہ ذیل منتخب کرے جسکو جملہ وہ حقوق حاصل ہونگے جو ازروئے قانون کالج کے ایک ٹرسٹی کو حاصل ہیں۔

(الف) اولڈ بوائز ایسوسی ایشن منجملہ ان اولڈ بوائز کے جو اُسکے ممبر ہیں

صرف ایک ریپریزنٹیٹو کو ہر سال منتخب کریگی۔

(ب) ہر ایک ریپریزنٹیٹو جسکو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن منتخب کرے گی وہ تاریخ منظوری سے تین سال تک اس عہدہ پر قائم رہے گا اور وہ دوبارہ بھی منتخب ہوسکیگا۔

(ج) اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے ممبروں میں سے صرف وہ ممبر ریپریزنٹیٹو منتخب ہوسکینگے جو تاریخ انتخاب سے تین سال پیشتر سے برابر ایک روپیہ فیصدی اپنی آمدنی سے کالج کو ادا کرتے رہے ہوں۔ مگر جو پرانے طالب علم کالج کے ملازم ہیں وہ منتخب نہ ہوسکینگے۔

(د) کسی ایک وقت میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے تین ریپریزنٹیٹو سے زیادہ نہونگے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب ٹرسٹی۔

موئید نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخاں بہادر ٹرسٹی وآنریری سکرٹری۔

مد دہم۔ قانون ٹرسٹیان کے بموجب کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت اور منفی دونوں شمار سے خارج ہوگا۔

محرک۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب ٹرسٹی۔

موئد۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب ٹرسٹی

مد یازدہم۔ تقرر مولوی عبد الماجد صاحب بہاگلپوری کا بطور واعظ دینیات اسی وقت (۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے) اسی تنخواہ (ساٹھ روپیہ ماہوار) پر جسکی تحریک گذشتہ بجٹ میٹنگ میں ہوئی تھی۔

محرک۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب ٹرسٹی۔

موید۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب ٹرسٹی۔

مد دوازدہم۔ آنریری سکرٹری ٹرسٹیان کو اسبات کی اجازت دیجائے کہ جو لوگ کالج کے لیئے کچھ جائداد یا مال یا اسباب وصیت کر جائیں اُنکی کسی قسم کی یادگار کالج میں قایم کیجائے۔

محرک۔ شیخ عبد اللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ بی۔ ٹرسٹی۔

موید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب ٹرسٹی۔

مد سیزدہم۔ چونکہ ٹرسٹیان کالج کو اکثر امور میں قانونی مشورہ لینے اور جو جائداد کالج کے نام خریدی جاتی ہے اسکے بیناموں کے مسودہ کرنے اور رجسٹری کرانے اور نیز جو لوگ کالج کے لیئے کچھ جائداد وقف یا وصیت کرتے ہیں اُنکے وقف نامے اور وصیت نامے کے باقاعدہ لکھوانیکی ضرورت پیش آتی ہے اسلیئے بورڈ آف منیجمنٹ کو اجازت دیجائے کہ وہ کسی قانون پیشہ شخص کو مشیر قانونی مقرر کرے۔

محرک۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ بی۔ ٹرسٹی۔

موید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب ٹرسٹی۔

آنریری سکرٹری صاحب امور مندرجہ ذیل کی اطلاع اجلاس کو دیں گے

۱۔ اطلاع وفات کنور غفور علیخاں صاحب رئیس داتپور ٹرسٹی کالج۔

۲۔ اطلاع انتظام حفاظت پلیگ جسکی وجہ سے اے ... کا خرچ عائد ہوتا ہے جو ریزرو فنڈ سے دیا جائے گا۔

۳۔ اطلاع دیگر امور ضروری جو قابل اطلاع اجلاس کے ہوں۔

ان مدات کارروائی کی نسبت جو کیفیت آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان نے تحریر کی تھی وہ اس روئداد کے آخر میں شامل ہے۔

مدات مندرجہ اجنڈا کی نسبت منجملہ (۶۷) ٹرسٹیان کے مفصلہ ذیل (۴۴) ٹرسٹیوں کے تحریری ووٹ حسب قاعدہ (۳۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان اندر میعاد موصول ہوئے ہیں

۱۔ سید علی امام اسکوئر بارسٹرایٹ لا۔

۲۔ سید محمد احمد صاحب۔

۳۔ قاضی عزیز الدین احمد خاں صاحب۔

۴۔ آنریبل نواب فتح علیخاں بہادر سی۔ آئی۔ ای۔

۵۔ خان بہادر مولوی سید اشرف الدین احمد خاں صاحب۔

۶۔ راجہ جہاں داد خاں صاحب۔

۷۔ شمس العلما خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب۔

۸۔ خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خاں صاحب۔

۹۔ مولوی محمد عبد الغفور خاں صاحب۔

۱۰۔ خواجہ سجاد حسین صاحب۔ بی۔ اے۔

۱۱۔ نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی۔

۱۲۔ مولوی نظام الدین حسن اسکوئر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔

۱۳۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب۔

۱۴۔ سید محمد باقر صاحب رضوی۔

۱۵۔ شمس العلما مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب۔ حالی۔

۱۶ - نواب محمد اسحاق خاں بہادر
۱۷ - خان بہادر محمد اکرام اللہ خانصاحب۔
۱۸ - سید مہدی علیخاں بہادر پنشنر ڈپٹی کلکٹر
۱۹ - خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب۔
۲۰ - خان بہادر منشی محمد الٰہی بخش صاحب۔
۲۱ - شیخ محمد عبد اللہ صاحب بی - اے - ایل - بی۔
۲۲ - مولوی محمد حشمت اللہ اسکوئر۔
۲۳ - منشی نیاز محمد خاں صاحب۔
۲۴ - مشیر الدولہ ممتاز الملک خلیفہ سید محمد حسین خان بہادر
۲۵ - آنریبل مسٹر شاہدین اسکویر
۲۶ - آغا ابوتراب خاں اسکوئر۔
۲۷ - ممتاز الدولہ نواب محمد فیاض علیخاں - بہادر سی - ایس - آئی۔
۲۸ - حکیم محمد اجمل خاں صاحب۔
۲۹ - نواب محمد عبد السلام خان بہادر
۳۰ - آنریبل نواب سید امیر حسن خان بہادر سی - آئی - ای۔
۳۱ - اسلم حیات خاں صاحب۔
۳۲ - خان بہادر مولوی سید زین العابدین خاں صاحب۔
۳۳ - نواب مرزا سعید الدین احمد خاں صاحب۔
۳۴ - حاجی محمد موسےٰ خاں صاحب۔

۳۵۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب۔

۳۶۔ سید زین الدین صاحب ایم۔اے۔

۳۷۔ مولوی محمد بدر الحسن صاحب۔

۳۸۔ شمس العلما مولوی سید امجد علی صاحب۔

۳۹۔ خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب۔

۴۰۔ مولوی نذیر احمد صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔

۴۱۔ سید محمد علی اسکوئر سی۔ایس۔

۴۲۔ راجہ نوشاد علی خاں صاحب۔

۴۳۔ مسٹر محمد رفیق۔اسکوئر

۴۴۔ شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل۔ایل ڈی۔

مندرجہ ذیل ٹرسٹیوں کے ووٹ بعد میعاد معینہ موصول ہوئے ہیں۔ اس لیے ووٹوں میں شمار نہیں کیے گئے۔

(۱) فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر رستم جنگ کے۔سی۔آئی۔ای۔

(۲) سید ہاشم صاحب بلگرامی:۔

سید محمد احمد صاحب اور مولوی سید مہدی علیخاں صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر نے اپنا تحریری ووٹ بھیجدیا تھا۔ مگر بعدہ انتخاب ٹرسٹیان کی بابت بذریعہ پراکسی کے ووٹ دینے کا اختیار مرزا عابد علی بیگ صاحب کو دیا ہے۔

مندرجہ ذیل ٹرسٹی صاحبان نے جنکے تحریری ووٹ موصول نہیں ہوئے بذریعہ پراکسی ووٹ دینے کا اختیار

اون ٹرسٹیوں کو دیا ہے جنکے نام اون کے نام کے مقابل میں درج ہیں ۔

۱۔ مولوی سید عبد المجید اسکوئر بارسٹر ایٹ لا ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اسکوئر بارسٹر ایٹ لا

۲۔ سید محمد میر صاحب ۔ " " "

۳۔ فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر ۔ رستم جنگ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ " " "

۴۔ میرزا کاظم حسن اسکوئر بارسٹر ایٹ لا ۔ " "

۵۔ نواب زادہ نصر اللہ خاں اسکوئر بارسٹر ایٹ لا ۔ نواب محسن الملک بہادر آنریری سکرٹری ٹرسٹیان ۔

۶۔ سید مہدی علی صاحب ۔ میرزا عابد علی بیگ صاحب ۔ صرف انتخاب ٹرسٹیان بابت

۷۔ سید محمد احمد صاحب " "

۸۔ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب ۔ خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ۔

(مولوی عبد الشکور خاں صاحب کی پراکسی بنام نواب محسن الملک بعد فیصلہ مدات ایجنڈ موصول ہوئی)

جو ووٹ ٹرسٹیان کے اندر میعاد موصول ہوئے ہیں اون کی نقل حسب قاعدہ (۳۲) ضمن ۸ قواعد و قوانین ٹرسٹیان جملہ ٹرسٹیان کیخدمت میں بھیجدی گئی ۔ جو اس روئداد کے آخر میں شامل ہے ۔

بعد ملاحظہ اختلافات و ترمیمات کے صرف مولوی نذیر احمد صاحب بی ۔ اے ایل ۔ ایل ۔ بی نے مندرجہ ذیل مدات کے نسبت بہ تبدیل را سے سابق اپنی رائے بھیجی ہے ۔

مدِ دوم کو سابق میں اُنہوں نے منظور کیا تھا۔ مگر بعدہٗ لکھا ہے کہ مجھے مرزا عابد علی بیگ کی رائے سے اتفاق ہے۔ یہ معاملہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

مدِ یازدہم کی بابت سابق میں اونہوں نے کوئی رائے نہیں دی تھی۔ مگر بعد ملاحظہ اختلافات و ترمیمات کے اوس مد کی نامنظوری کا ووٹ دیا ہے۔

اسکے بعد کارروائی مندرجہ ایجنڈا شروع ہوئی۔

کارروائی نسبت مد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔

آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ یہ مدات متعلق انتخاب ٹرسٹیان کے ہیں۔ اِس لیے مناسب ہے کہ انکا تصفیہ ایکساتھ کیا جائے۔

مرزا عابد علی بیگ صاحب نے کہا کہ مرزا شجاعت علی بیگ صاحب حال ہی میں کانسل سلطنت ایران مقرر ہوئے ہیں۔ اور چونکہ ایرانی طلبہ بھی یہاں پڑھتے ہیں اسلئے انکا ٹرسٹی مقرر ہونا بہت مفید ہوگا اور ایران میں کالج کا اثر ہوگا مخالفت علمار کے متعلق اونہوں نے کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد کیا جسمیں تمام معززین شیعہ جمع ہوئے اور قرار پایا کہ ایک ڈیپوٹیشن لکھنؤ علمار کی خدمت میں جاکر وہ غلط شکوک رفع کرے جو علیگڈھ کالج کی نسبت پھیلے ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اون کا ٹرسٹی مقرر ہونا کالج کے لیے بہت مفید ہوگا۔

نواب محسن الملک نے کہا کہ کلکتہ اور بنگال میں جب کبھی کالج کے متعلق کوئی کام ہوتا ہے، تو مرزا صاحب اوسمیں نمایاں حصہ لیتے رہتے ہیں اور ہمیشہ کالج کی امداد میں سرگرم رہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے کلکتہ کی کانفرنس کے موقع پر بڑی مدد دی تھی اور محمدن۔ یونیورسٹی پر ایک پمفلٹ لکھکر شائع کیا تھا۔

جسکا بنگال میں بہت کچھ اثر ہوا۔ علاوہ اسکے طلبا رکے ڈپوٹیشن جو روپیہ جمع کرنے کے لیئے کلکتہ گئے اونکی مرزا صاحب نے امداد کی۔

اِن مدات کی بابت نتیجہ ووٹ حسب ذیل ہے:۔

مد	ووٹ تحریری	ووٹ حاضرین جلسہ	میزان
مد اول۔ تقرر خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب	(۲۶)	۷	۰ ۳۳
مد دوم۔ تقرر خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے۔	(۱۷)	X	۱۷
مد سوم۔ تقرر مسٹر شوکت علی صاحب۔ بی۔ اے۔	(۲۶)	۱۱	۳۷
مد چہارم۔ تقرر آنریبل نواب یوسف علیخان صاحب	(۲۷)	۱۲	۳۹
مد پنجم۔ تقرر آنریبل راجہ تصدق رسول خان صاحب سی ایس آئی	(۳۰)	۱۳	۴۳

بکثرت رائے ٹرسٹیان سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱

قرار پایا کہ مفصلہ ذیل اصحاب کا تقرر، عہدی ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر منظور کیا جاتا ہے۔

(۱) آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جہانگیر آباد

(۲) آنریبل نواب یوسف علیخاں صاحب۔ علیگڈھ

(۳) مسٹر شوکت علی۔ بی۔ اے۔ سب ڈپٹی اوپیم ایجنٹ بہرائچ۔

کارروائی نسبت مد ششم

اسکے بعد مد ششم پیش کیگئی اور آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ اس مد کے

متعلق منجملہ ۴۴ ووٹ ہائے تحریری کے ۴۳ ووٹ منظوری کے ہیں اور ایک صاحب نے کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے۔ ٹرسٹیان موجودہ جلسہ نے اپنا ووٹ اس مد کی منظوری کے لئے دیا اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ریزولیوشن نمبر ۲

قرار پایا کہ نواب محسن الملک بہادر سہ بارہ عہدہ آنریری سکرٹری پر مدرسۃ العلوم تین سال کے لئے مقرر کئے جاویں۔

کارروائی بنسبت مد ہفتم

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے مد ہفتم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا کہ اس مد کے بابت تحریری ووٹ منظوری کے لیئے ۳۶۔ اور نامنظوری کے لئے ۸ ووٹ موصول ہوئے ہیں۔ ٹرسٹیان موجودہ میں سے صرف دو ٹرسٹیوں نے منظوری کے لئے ووٹ دیا اور باقی ٹرسٹیان نے معہ پریذیڈنٹ اس تجویز کو نامنظور کیا۔ چونکہ اس تجویز سے قانون میں ترمیم لازم آتی تھی۔ جسکے لیے حسب قاعدہ (۱۱۶) قواعد وقوانین ٹرسٹیان کے دو ثلث ٹرسٹیوں کی منظوری ضروری ہے، اور صرف ۳۸ ووٹ منظوری کے لئے موصول ہوئے اس لئے یہ تجویز نامنظور ہوئی۔ اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ریزولیوشن نمبر ۳

قرار پایا کہ لاسلیکٹ کمیٹی کی یہ تجویز کہ موجودہ قواعد و قوانین ٹرسٹیان کے قاعدہ (۱۱/۱) میں بجائے الفاظ "سالانہ اجلاس" کے الفاظ "کسی اجلاس" داخل کیے جائیں نامنظور کیجاتی ہے۔

کارروائی نسبت مد ہشتم

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے مد ہشتم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا کہ اس مد کے متعلق ۲۲ ووٹ منظوری کے ہیں بعض ٹرسٹیان نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس تعمیر کے متعلق نقشہ اور اسٹمٹ اور قواعد قیام وغیرہ تجویز کرکے پیش ہونا چاہیئے تہا۔ میں بہی اس سے اتفاق کرتا ہوں اسوقت صرف اس بات کی منظوری کی ضرورت ہے کہ ایسے مکان کی احاطۂ کالج میں تعمیر ہونے کی ضرورت کو تسلیم کیا جاوے۔ اور ایک سب کمیٹی جسکے سکرٹری خان بہادر محمد مزمل اللہ خانصاحب جنٹ سکرٹری ہوں قایم کیا وے تاکہ نقشہ اور اسٹمٹ موقع عمارت اور قواعد قیام وغیرہ کے تجویز کرکے آیندہ اجلاس میں ٹرسٹیوں کی منظوری کے لیئے پیش کریں۔

آفتاب احمد خاں صاحب نے آنریری سکرٹری کی راے سے اتفاق کیا۔ اور خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ٹرسٹی نے اس سب کمیٹی کا سکرٹری ہونا قبول کیا۔ اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ریزولیوشن نمبر ۸

(الف) قرار پایا کہ لاسلیکٹ کمیٹی کی یہ تجویز کہ احاطۂ کالج میں بغرض قیام ٹرسٹیان و دیگر معززین جو بضرورت کار ہائے کالج علیگڈھ تشریف لاویں ایک مکان تعمیر کیا جاوے منظور کی جاتی ہے۔

(ب) ایک سب کمیٹی جسکے سکرٹری خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ہوں قایم کیجاوے تاکہ تعمیر مذکورہ کا نقشہ اسٹمٹ موقع زعیرہ تجویز کر کے آیندہ بجٹ میٹنگ میں پیش کرے۔

کارروائی نسبت مد نہم

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے مد نہم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا کہ اس مد کے لیئے ۴۲ ووٹ منظوری کے موصول ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ قانون میں ترمیم لازم آتی ہے اس لیے دو ثلث ووٹ کی ضرورت ہے۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے کہا کہ چونکہ میں اس تجویز کا محرک ہوں اسلئے اسکے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اور ٹرسٹیان کالج کو بہت جلد اس جانب توجہ کرنا چاہیئے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ کالج کے پرانے طلبا رقومی معاملات سے دلچسپی نہیں رکھتے اور خاصکر اس کالج کو جہاں اونہوں نے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ کالج چھوڑنے کے بعد بالکل بھول جاتے ہیں اور کچھ امداد نہیں کرتے۔ لیکن میں نہایت خوشی سے اسبات کو بیان کرتا ہوں کہ میرا ذاتی تجربہ اسکے خلاف ہے۔ میں چھ مہینے سے

بحیثیت سکریٹری اولڈ بائز ایسوسی ایشن کے پرانے طلبا سے خط وکتابت رکہتا ہوں۔ پچہتر فیصدی ایسے پرانے طالب علم ہیں جو نہایت خوشی سے اپنی تنخواہ کا ایک فیصدی کالج کو دینا پسند کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے جب کبہی کوئی ڈیپوٹیشن کسی ایسے مقام پر جاتا ہے، جہاں کالج کا پرانا طالب علم ہوتا ہے تو اوس سے ہمیشہ نہایت عمدہ مدد ملتی ہے۔ اور وہ کالج کے ہر معاملہ میں نہایت دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن اون کو یہ شکایت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اونکی شکایت بالکل بجا ہے کہ کالج کے اندرونی معاملات اور انتظامات میں اون کی آواز ہی نہیں سنی جاتی اور اون کی ہمدردانہ اور سچی رائے کی پرواہ نہیں کیجاتی۔ ازانکہ منتظمان کالج میں کوئی ریپریزنٹ کرنے والا ہی نہیں ہے جو اونکے رائے کو ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کرے۔ اور یہ کہ اکثر اصحاب کو جو کالج کے حالات اور اوس کے اندرونی انتظام سے واقف بہی نہیں ٹرسٹی مقرر کیا جاتا ہے۔ پس ان حالات پر نظر ڈالنے کے بعد یہ نہایت ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولڈ بائز کی جانب سے ایک ریپریزنٹیٹو جسکی تجویز سینٹ لی ہے مقرر ہو۔ اسبات کا فیصلہ اولڈ بائز ایسوسی ایشن کرسکتی ہے۔ کہ اونکی جماعت میں کون شخص سب سے بہتر ہے۔ اور کسکا حق ہے۔ افسوس ہے کہ بعض ٹرسٹیان نے اس مفید تجویز سے مخالفت کی ہے۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب نے گو اس مفید تجویز سے اختلاف نہیں کیا ہے لیکن یہ رائے دی ہے، کہ قانون ٹرسٹیان کی ترمیم لاسلیکٹ کمیٹی کو تفویض ہوئی ہے اسلیے یہ تحریک بہی سلیکٹ کمیٹی کے پاس بہیجدی جاوے تاکہ وہ کوئی دفعہ بلحاظ اس

اِس تحریک کے قواعد و قوانین میں درج کر دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اِس ضروری تجویز کو ترمیم قانون کے وقت تک ملتوی رکھنا کسی طرح مناسب نہیں ہے اسوقت اولڈ بائز ایسوسی ایشن کو قریب دو سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ اِس آمدنی میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں کالج کے پرانے طالب علم پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہر کام میں جو کالج سے تعلق رکھتا ہے اوسمیں دلچسپی ظاہر کرتے ہیں۔ نہایت نامناسب ہوگا۔ اگر پرانے طلبار کی خدمات کا اعتراف نہ کیا جاوے۔ اعتراف زبانی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ عملی صورت میں جسکی تجویز مینے آپکی خدمت میں پیش کی ہے۔

اسکے بعد نواب محسن الملک بہادر نے بیان کیا کہ جو تجویز صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب نے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کی ہے وہ کوئی معمولی تجویز نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کالج کے لئے اِس تجویز سے زیادہ مفید شاید ہی کوئی تجویز ہوسکتی ہے۔ آپ خیال فرمائیں کہ پرانے طلبار سے کالج کو کسقدر مدد ملتی ہے۔ آجکل جو شہرت اور نام کالج کو حاصل ہو رہا ہے اوسمیں درحقیقت پرانے طلبار کے اثر کا بہت کچھ حصہ ہے وہ ہر مقام پر اپنے ذاتی افعال اور اخلاق سے لوگوں کو کالج کی جانب مائل کرتے ہیں اور ہمیشہ کالج کو مالی امداد دلوانے میں کوشاں رہتے ہیں جو کچھ آفتاب احمد خاں صاحب نے اِس کے متعلق ابھی بیان کیا وہ بہت کم کہا۔ میں اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ کالج کے ہر کام میں پرانے

طلبار سے بہت کچھ مدد ملی ہے اور نئے طلبا بھی اکثر کالج کی مدد دینے میں بہت کچھ حصہ لے رہے ہیں۔ ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کو جو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی وہ صرف طالب علموں کی کوشش کا نتیجہ ہے اور اوس میں بہت کچھ کالج کے پرانے طلبار کا حصہ تھا میموریل فنڈ۔ ون روپی فنڈ۔ اور تمام قسم کے چندوں میں طلبار نے میری مدد کی ہے اِس کے علاوہ آپ خیال کریں کہ پرانے طلبا کالج کے اندرونی حالات اوسکی کمزوریوں اور انتظام سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں وہ تعلیم وتربیت کے اصول اور اوس کے طریقوں سے آگاہ ہیں۔ اور کالج کی ضرورتوں کو سمجھتے ہیں اور قومی اغراض کو اپنے ذاتی فوائد پر ترجیح دیتے ہیں اون کی صلاح اور مشورہ کیا ملحاظ روپیہ جمع کرنے کے اور کیا بلحاظ دیگر فوائد کالج کے بے حد مفید ہوگا۔ افسوس ہے کہ بعض ٹرسٹیوں نے اسکے خلاف رائے دی ہے جسکی جانب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے اپنی اسپیچ میں اشارہ کیا ہے۔ آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی بہ نسبت جو سال بھر میں بلکہ بعض عمر بھر میں بھی ایک دفعہ کالج میں نہیں آتے یا نہ آسکتے ہیں۔ نہ کالج کے معاملات سے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں نہ کبھی کسی قسم کی مدد کرتے ہیں۔ ذاتی ... پرانے طلبار کا جو دلچسپی لیتے ہیں ایک ریپرزنٹیو مقرر کرنا کسقدر مفید ہوگا اور کسقدر عمدہ مشورہ ہمکو مل سکیگا۔

میرے نزدیک اولڈ بائز کا ریپرزنٹیو ٹرسٹیوں کی جماعت میں ایک مفید اضافہ ہوگا اور بہت مدد ملے گی۔ اسلیئے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اِس مفید تجویز پر ضرور غور کر کے رائے دیں۔

اِس کے بعد ووٹ لیئے گئے منجملہ حاضرین مع پریکسان کے ۹ ووٹ منظوری کے اور ۳۴ نامنظوری کے لیے دیئے گئے۔ کل ۴۳ ووٹ منظور کے لیئے ہوئے۔ چونکہ حسب قاعدہ ۱۱۶ قواعد و قوانین ٹرسٹیان دو ثلث ٹرسٹیوں کا اتفاق ضروری ہے اِس لیئے یہ مد نامنظور ہوئی۔

اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۵

یہ تحریک کہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ہر سال اولڈ بوائز کی طرف سے ایک پرانی طالبعلم کو بطور اپنے رر زنٹیٹو کے بپابندی قواعد مندرجہ ذیل منتخب کرے جسکو جملہ وہ حقوق حاصل ہونگے جو از روئے قانون کالج کے ایک ٹرسٹی کو حاصل ہیں نامنظور کیجاتی ہے۔

مد دہم

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے مد دہم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا کہ یہ مد ایجنڈے میں اسلیئے درج کی گئی ہے کہ اسکی بنا پر گذشتہ اجلاس بجٹ منعقدہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۷ء میں ایک بڑا فیصلہ اسکی وجہ سے نامنظور رہا۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ٹرسٹیوں کی ایک قطعی رائے اِس کے متعلق قرار پاکر ریکارڈ میں رہے تاکہ آیندہ ایسی افسوسناک غلطی نہ ہو۔ اِس کے متعلق جو خطوط ٹرسٹیوں کے پاس سے آئے ہیں اور جو درج ایجنڈا ہیں اون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر ٹرسٹیوں نے اِس غلطی پر افسوس ظاہر کیا۔

مرزا عابد علی بیگ صاحب نے اپنی رائے جو کاغذات اختلافات میں درج ہے اور اِس روئداد کے ساتھ شامل ہے پڑھکر سنائی۔ لیکن میر عاشق علی صاحب نے بیان کیا کہ میری رائے میں سکوت نامنظوری میں شمار ہو۔ اِس مد کے متعلق ۳۲ ووٹ تحریری منظوری کے موصول ہوئے تھے اور حاضرین کے ووٹ ملاکر کل ۳۴ ووٹ منظوری کے ہوئے۔ اسلئے یہ مد منظور ہوئی اور حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۶

قرار پایا کہ یہ اجلاس اوس غلطی پر جو گذشتہ بجٹ میٹنگ میں عمل میں آئی اظہار افسوس کرتا ہے اور آیندہ قانون ٹرسٹیان کے بموجب کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت اور منفی دونوں شمار سے خارج ہوگا۔

مد یازدہم

آنریری سکرٹری نے مد یازدہم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا کہ اس مد کے بابت ۱۳ ووٹ منظوری کے اور ۲۲ نامنظوری کے موصول ہوئے ہیں۔ حاضرین کے ووٹ لینے پر میزان ووٹ ہائے منظوری کی ۲۱ اور نامنظوری کی ۲۶ ہوئی۔ اِس لیئے تقرر مولوی عبدالماجد صاحب نامنظور کیا گیا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۷

تقرر مولوی عبد الماجد صاحب بطور واعظ دینیات جسکی تحریک گذشتہ بجٹ میٹنگ میں ہوئی تھی نامنظور کیا جاتا ہے۔

مد دوازدہم[۱۲]

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے مد یازدہم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا کہ اس مد کے متعلق ۱۹ ووٹ منظوری کے لیئے اور ۲۲ نامنظوری کے لیئے موصول ہوئے ہیں۔

شیخ عبد اللہ صاحب ٹرسٹی نے بیان کیا کہ میں اس تجویز کا محرک ہوں میرا مقصد اس تجویز سے یہ ہے کہ ہمارے پاس ابتک کوئی قانونی فیصلہ اس امر کے متعلق نہیں ہے کہ ہم ایسے اصحاب کی جو کالج کو جائداد وقف کریں کوئی یادگار قایم کریں۔ گو اب بھی جب ضرورت ہوتی ہے ہم اس قسم کی یادگار قایم کرتے ہیں جیسا کہ ظہور حسین وارڈ یا ظہور حسین گریٹ وغیرہ لیکن ایک باضابطہ فیصلہ کے موجود ہونے سے لوگوں کو زیادہ تحریص و ترغیب ہوگی۔ کیونکہ یہ خیال ایک قدرتی بات ہے کہ دینے والا یہ چاہتا ہے کہ اوسکی کسی قسم کی یادگار باقی رہے۔ مجھے امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان اسپر غور فرمائیں گے۔

مرزا عابد علی بیگ صاحب نے اپنی رائے جو کاغذات اختلافات میں درج ہے پڑھکر سنائی اور خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب نے

بیان کیا کہ عملاً آنریری سکرٹری اور ٹرسٹیان کو اب بہی یہ اختیار حاصل ہے کہ اس قسم کی یادگار قایم کریں۔ کوئی علیحدہ قاعدہ بنانے کی ضرورت نہیں ہر جیکے نزیلیے علیحدٰ قاعدہ ہونا مفید نہیں ہوسکتا۔

اسپر حاضرین کے ووٹ لیئے گئے اور ووٹ ہائے تحریری مین شامل کرنے کے بعد ۱۹ ووٹ منظوری کے اور ۲۹ ووٹ نامنظوری کے لئے ہوئے۔ اس سبب سے یہ تجویز نامنظور ہوئی۔

اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر

یہ تحریک کہ آنریری سکرٹری کو اس بات کی اجازت دیجائے کہ جو لوگ کے لیئے کچھہ جائداد یا مال یا اسباب وصیت کرجائیں اُنکی کسی قسم کی یادگار کالج میں قایم کیجاسے۔ نامنظور کیجاتی ہے۔

مد سیزدہم[۱۳]

آنریری سکرٹری نے مد سیزدہم اجلاس میں پیش کی اور بیان کیا اس مد کے متعلق ۲۳ ووٹ منظوری کے اور ستڑہ ووٹ نامنظوری کے تحریری منظوری موصول ہوئے ہیں۔ منجملہ ٹرسٹیان موجودہ اجلاس کے ۷ ووٹ منظوری کے لیئے اور ۵ نامنظوری کے لیئے دیئے گئے۔ اس سبب سے یہ تجویز منظور ہوئی اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۹

قرار پایا کہ بورڈ آف منجمنٹ کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ کسی قانونی پیشہ شخص کو بغرض تحریر مسودات بیعنامجات و وقف نامجات کے جن کی اکثر کالج کو ضرورت پیش آتی ہے۔ مشیر قانونی مقرر کرے۔

بعد اختتام کارروائی مندرجہ اجنڈا کے خان بہادر محمد مزمل اللہ خانصاحب نے بیان کیا کہ مجھے اِس جلسہ میں شریک ہونے کے بعد یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بعض پراکسی بذریعہ تار کے آئی ہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ قانوناً بہہ ایسی پراکسیاں جائز نہیں ہیں مسٹر سید محمود مرحوم نے اس کے متعلق ایک طویل بحث کی تھی۔ جو کسی رونداد میں مندرج ہے۔ اگر تار کے ذریعہ سے پراکسی کی اجازت دی جائے تو میرے خیال میں نہایت اندیشہ ناک ثابت ہوگا۔ اِس لیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ آیندہ کسی اجلاس ٹرسٹیان کیلئے کوئی پراکسی بذریعہ تار کے منظور نہ کیجائے۔

صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب نے اِس کی تائید کی اور جملہ ٹرسٹیان کے اتفاق سے سندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۰

قرار پایا کہ کسی اجلاس ٹرسٹیان میں کسی امر کی نسبت جو پراکسی بذریعہ تار کے موصول ہو وہ جایز نہ سمجھی جائے۔

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ مسٹر تھیوڈور ماریسن پرنسپل کے رٹائیر ہونے کی اطلاع باضابطہ ٹرسٹیوں کی خدمت میں کی گئی ہے وہ یکم مارچ کی صبحکو تشریف لیجاویں گے جو خدمات مسٹر ماریسن نے اس کالج اور مسلمانوں کی قوم کی انجام دی ہیں اونکو آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا میں بتجویز کرتا ہوں کہ ۲۸ فروری کو ٹرسٹیوں کی جانب سے مسٹر ماریسن کو ایک ڈنر دیا جائے اور ایک جلسہ عام میں اون کی خدمات کا اعتراف کیا جائے۔ اور اونکو بطور تحفہ کے کوئی قیمتی چیز نذر کیجائے جسکو وہ بطور یادگار کے رکھہ سکیں۔ اور اس کے واسطے ایک فہرست چندہ کہولی جائے۔ جملہ ٹرسٹیان نے اس سے اتفاق کیا اور بالاتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۱

قرار پایا کہ مسٹر تھیوڈر ماریسن پرنسپل کو ٹرسٹیوں کی جانب سے اونکی رخصت کے وقت الوداعی ڈنر دیا جائے اور ایک عام جلسہ میں اونکی بیش بہا خدمات کا جو اونہوں نے مدرسۃ العلوم علیگڈھ اور مسلمانوں کے لیئے کی ہیں ٹرسٹیوں کی جانب سے شکریہ ادا کیا جائے۔

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ میں آپ کو ایک نہایت افسوسناک واقعہ کی خبر سناتا ہوں۔ اور وہ کنور محمد غفور علیخاں صاحب رئیس اپنور ٹرسٹی کالج کا انتقال ہے۔ جو امداد کنور صاحب مرحوم نے

وقتاً فوقتاً کالج کو دی اوس سے آپ بخوبی واقف ہیں ٹرسٹیوں کی جماعت میں سے ایسے صاحب عزت رئیس کا اٹھ جانا نہایت افسوس کے قابل ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ٹرسٹیوں کی جانب سے کنور صاحب مرحوم کے پس ماندگان کو اظہار تاسف کا خط تحریر کیا جائے۔

جملہ ٹرسٹیان نے اس سے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۲

قرار پایا کہ کنور محمد غفور علیخاں صاحب رئیس دانپور ٹرسٹی مدرسۃ العلوم کی بے وقت وفات پر یہ اجلاس اظہار تاسف اور ہمدردی کرتا ہے۔ آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مرحوم کے ورثا کو با ضابطہ خط تعزیت تحریر کریں۔

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ جس زمانہ میں مسٹر ماریین کلکتہ ممبری کونسل پر گئے تھے حضور وائسرائے نے اون سے خواہش کی تھی۔ کہ سرسید مرحوم کی تصویر ایل پنٹنگ وکٹوریہ میموریل ہال میں رکھی جائے۔ اور بذریعہ ایک خط کے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ کیا ٹرسٹیان کالج یا سرسید مرحوم کا خاندان اپنے خرچ سے یہ تصویر نذر کر سکے گا؟ جس کے جواب میں مسٹر ماریین نے لکھدیا تھا کہ کالج کی جانب سے یہ تصویر میموریل ہال کے لیے پیش کی جاوے گی۔ چنانچہ کلکتہ کے مشہور ارٹسٹ

مسٹر ہیول کی معرفت یہ تصویر بنوائی گئی جسکی قیمت مبلغ تین سو روپیہ ادا کیگئی
اور مبلغ [illegible] اوس کے چوکھٹے کا تخمینہ مسٹر ہیول نے کیا ہے اور
مبلغ [illegible] کے قریب اصل تصویر کے یہاں سے کلکتہ بھیجنے اور واپس
منگانے میں صرف ہونگے جن کی مجموعی تعداد چار سو روپیہ ہوتی ہے
میں تحریک کرتا ہوں کہ یہ رقم منظور کیجائے۔

جملہ ٹرسٹیان نے اِس تحریک سے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل
رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۳

قرار پایا کہ سید مرحوم کی تصویر کی تیاری کے واسطے حسب خواہش
حضور وایسرائے ٹرسٹیوں کی جانب سے وکٹوریہ میموریل ہال کو نذر کیگئی ہے چار سو
روپیہ کی رقم منظور کیجاتی ہے۔

اِس کے بعد آنریری سکرٹری نے کہا کہ اخیر ستمبر ۱۹۰۲ء سے علیگڈہ
میں طاعون شروع ہوگیا۔ یہ خبر سنکر مسٹر مارسین شملہ سے دورہ کے لیئے
انسداد طاعون کے انتظامات کے واسطے علی گڈہ آئے اور ایک کانسلٹیشن
میٹنگ میں یہ قرار پایا کہ وہ ضروری انتظامات جنکی سفارش سول سرجن
نے کی ہے فوراً شروع کر دیئے جاویں۔ چنانچہ کالج کے احاطہ میں
بہت سے درخت جو ہوا اور روشنی کو روکتے تھے کاٹ دیئے گئے ملازمان
بورڈنگ ہوس کی رہائش کے لیئے زمین پٹہ پر لیکر عارضی مکانات بنائے گئے

کالج اور بورڈنگ کے کل کمروں میں آگ جلائی جاتی ہے اور ادویات ڈالی جاتی ہیں۔ ان انتظامات میں اسوقت تک مبلغ ۱۰۴۶ صرف ہو چکے ہیں اور تخمیناً ایک ہزار روپیہ کے قریب اور خرچ ہونگے۔ فنانس کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء میں مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ تک صرف کرنے کی منظوری دیدی ہے جو رزرو فنڈ سے ادا کیا جاوے گی۔ مجھے امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان بھی اس خرچ کو جو نہایت ضروری ہے منظور فرمائیں گے۔

جملہ ٹرسٹیان نے اس سے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا:

رزولیوشن نمبر ۱۴

قرار پایا کہ واسطے حفاظت طاعون کے مبلغ ۲۰۰۰ جسکو فنانس کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء میں منظور کیا ہے اور جو رزرو فنڈ سے ادا کیا جاوے گا منظور کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ اجلاس فنانس کمیٹی منعقدہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء میں ممبران کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ کالج کے کتب خانہ کو ضروری فرنیچر سے آراستہ کرنیکے لیئے کافی رقم کی منظوری دیجاوے۔ مسٹر گارڈنر براون لائبریرین نے اسکا تخمینہ بقدر دو ہزار روپیہ کے کیا ہے مجھے امید ہے کہ یہ رقم منظور کیجاوے گی۔

جملہ ٹرسٹیان نے اس سے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل

رزولیوشن پاس ہوا +

رزولیوشن نمبر ۱۵

قرار پایا کہ واسطے تیاری فرنیچر لٹن لائبریری کے جسمیں کتب خانہ کالج کا رہیگا دو ہزار روپیہ منظور کیے جاتے ہیں۔

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ ۱۹۰۳ء میں میں نے سید مصطفے حسین طالب علم کالج کو اودہ میں بھیجا تہا تاکہ وہ وہانکے لوگوں کو تیار کریں اور چندہ وصول کرنے کے لیئے علیگڈہ سے ڈپوٹیشن کو مدعو کرائیں۔ لیکن اوسوقت کامیابی نہوئی۔ مگر جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا اوسکا اثر باقی رہا اور مسٹر شوکت علی بی۔ اے کالج کے پرانے طالب علم کی کوشش سے نانپارہ سے دعوت دی گئی۔ چنانچہ میں بہمراہی مسٹر ارین۔ ماہ اپریل میں نانپارہ گیا۔ راہ میں لکھنو میں بھی قیام کیا۔ آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب نے نہایت فیاضی سے مبلغ پانچہزار روپیہ عربک لکچر روم کی تعمیر کے لیئے عطا فرمائے۔ راجہ صاحب نانپارہ نے بڑی ہمدردی ظاہر کی اور علیگڈہ ڈیپوٹیشن کا نہایت دہوم سے استقبال کیا۔ راجہ صاحب ممدوح نے مبلغ تیس ہزار روپیہ اسکول کی تعمیر کے لیئے عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ جسمیں سے مبلغ دس ہزار روپیہ اسی ماہ میں وصول ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ باقی روپیہ بھی جلد وصول ہو جاوے گا اور اسکول کی تعمیر شروع کر دیجاوے گی۔

ڈیپوٹیشن سلطانپور

اول ہفتہ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ع میں مسلمانان سلطانپور کی دعوت پر میں سلطان پور گیا راجہ نوشاد علیخاں صاحب ٹرسٹی کالج لکھنؤ سے میرے ساتھ شامل ہوگئے ایک دن پرتاپگڈہ میں قیام کیا شیخ مقبول حسین صاحب رئیس پرتابگڈہ کی جانب سے گارڈن پارٹی دیگئی۔ سلطانپور میں مولوی عبدالسلام صاحب وکیل نے بہت کچھہ مدد دی اور اوس کمیٹی کا جو فراہمی چندہ کے لیے مقرر ہوئی تہی سکرٹری بننا منظور کیا۔ راجہ صاحب حسن پور نے پانچہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا۔ منجملہ اوسکے مبلغ ۸۴۰۰ روپیہ وصول ہوچکے۔ اسوقت تک سلطانپور کا کل چندہ بقدر ...... کے وصول ہوچکا ہے۔

ڈیپوٹیشن رنگون

عبدالوہاب زبیری طالب علم مدرسۃ العلوم علیگڈہ نے جو رنگون میں اسلامیہ اسکول کے ہیڈماسٹر ہیں سید میموریل فنڈ کے ایجنٹوں مولوی انوار احمد اور عبدالقیوم کو رنگون میں بلایا۔ اونہوں نے وہاں کے مسلمانوں سے ملکر اونکو باضابطہ دعوت بہیجنے پر امادہ کیا۔ چنانچہ عبدالکریم صاحب نے جو رنگون کے

مسلمانوں میں نہایت سربرآوردہ اور روشن خیال تاجر ہیں مجھے تار پر دعوت بھیجی اور میں ۱۱ نومبر کو مع مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر اور مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری کے روانہ رنگون ہوا۔ اور ایک مہینے سے زیادہ وہاں رہا، بوجہ رمضان شریف کے زیادہ قیام کرنا پڑا۔ اور زیادہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ صرف دو لکچر وکٹوریہ ٹون ہال میں دینے کا موقعہ ملا، اور ایک اجتماع تقریر [illegible] کے دن کی گئی، اس سے جو غلط خیالات کالج کے متعلق وہاں پھیلائے گئے تھے وہ بہت کچھ دور ہوئے، اور چندہ ملنا شروع ہوا [illegible] ہزار روپیہ سے زیادہ کا چندہ ہوگیا تھا اور سیٹھ عبد الکریم صاحب نے فرمایا کہ [illegible] ہزار روپیہ چندہ ہوجائیگا مجھے اطلاع ملی کہ منجملہ اس کے [illegible] ہزار روپیہ سے زیادہ وصول ہوگیا ہے اور سیٹھ صاحب موصوف نے بنک میں جمع کردیا ہے، اور باقی روپیہ بھی جلد وصول ہوجائے گا۔

اسپر بالاتفاق ٹرسٹیوں نے مسلمانان رنگون کا عموماً اور سیٹھ عبد الکریم صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۶

یہ اجلاس تہ دل سے شکریہ مسلمانان رنگون کا عموماً اور سیٹھ عبد الکریم عبد الشکور جمال برادرز کا خصوصاً ادا کرتا ہے، اور آنریری سکرٹری کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ٹرسٹیان کی جانب سے ان لوگوں کا تحریری شکریہ ادا کریں۔

جنہوں نے اونکو مدد دی۔ اور چندہ دینے اور دلانے میں مدد دی۔

ڈیوٹی ڈیپوٹیشن

٭

ناظرین ٹرسٹیان کالج اس خبر کو نہایت مسرت سے سنیں گے کہ امسال طلبا نے کالج نے ایام تعطیل کلاں میں غیر معمولی جوش اور محنت کے ساتھ انجمن الفرض کا کام کیا ڈیوٹی سے اس سال پانچ ڈیپوٹیشن روانہ کیے گئے اور کل رقم چندہ من ابتدا سے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۴ء لغایت ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء جو بذریعہ انجمن الفرض کے وصول ہوئی اوس کی تعداد بقدر [illegible] ہے۔

اجلاس نے اِس اطلاع کو نہایت خوشی سے سنا اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس کیے۔

رزولیوشن نمبر ۱۷

۷ - یہ اجلاس آنریری سکرٹری کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ ٹرسٹیوں کی طرف سے اون خاص خاص صاحبوں کا شکریہ ادا کرے جنہوں نے براہ مہربانی ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کی مدد کی اور اپنے پاس سے چندہ دیا اور چندہ دلانے میں کوشش کی۔

اجلاس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں چندہ

گذشتہ اجلاس کانفرنس کا جو لکھنؤ میں منعقد ہوا کالج کے لیئے نہایت کامیاب ثابت ہوا مفصلہ ذیل مدات کیلئے بقدر یک لک للعما للعہ ۲ر۳ چندہ کا اعلان ہوا۔

سائنس	عربی	تعلیم نسواں	متفرق و کانفرنس
للعہ	للعہ ۱۱ما عہ	للعہ ما عہ	الـعہ ما عہ ۲ر۳

تفصیل سائنس وصول شدہ

نام	رقم
مولوی نسیم صاحب لکھنؤ۔	الـ
نواب علی حسن خان بہادر	عما
شیخ عنایت اللہ صاحب۔	ما
حکیم عبد الوالی صاحب۔	عہ
حکیم عبد العلی صاحب۔	عہ
برکت علی صاحب منصف پٹیالہ	عہ
شیخ شجاعت علی صاحب۔	عہ
مسٹر تاج الدین بیرسٹر ایٹ لا۔	ما

نام	رقم
مولوی ظہور احمد صاحب وکیل۔	ماعـــہ
نصرت علی صاحب	ماہ
سید اولاد علی صاحب	ماہ
حکیم عبد العزیز صاحب	ماہ
آصف زماں صاحب طالب علم۔	عـــہ
مسٹر مختار حسین بیرسٹر	ماہ
ماجد حسین صاحب تعلقہ دار	عـــہ
مولوی واحد علی صاحب رائے بریلی	ماہ
محمد یوسف صاحب لکھنؤ	ماہ
سید حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر	دعـــہ
مولوی انوار الحسن صاحب وکیل	دعـــہ
شیخ عنایت حسین بارہ بنکی	دعـــہ
ڈاکٹر کرم حسین	ماہ
شاہ منیر الدین	ماہ
گمنام	۶
علی محمد صاحب	دعـــہ منجملہ سہ موعودہ

وعدہ کا تصرف جو وصول نہیں ہوا

ماعـــہ

میزان ماعـــہ

راجہ علی محمد خاں صاحب۔ سہ ہزار

ممتاز الدولہ آنریبل نواب محمد فیاض علیخاں بہادر سی۔ایس۔آئی نے جنکے احسانات کالج پر اسقدر زیادہ ہیں حال ہیں بیس ہزار روپیہ لاٹوش بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے لیے عطا فرمانے کا اعلان کیا ہے۔

ٹرسٹیان موجودہ نے اس اطلاع کی نہایت خوشی کے ساتھ اور بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۸

قرار پایا کہ یہ اجلاس ممتاز الدولہ نواب محمد فیاض علیخاں بہادر سی۔ایس۔آئی۔ والی پہاسو کے بیس ہزار اوس بیش بہا عطیہ کا جو اونہوں نے لاٹوش بورڈنگ ہاوس کی تعمیر کے لیے عطا فرمانیکا اعلان کیا ہے دلی شکریہ ادا کرتا ہے ✦

اس کے بعد خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب نے بیان کیا کہ امسال جو غیر معمولی مالی امداد کالج کو پبلک سے ملی ہے وہ نواب محسن الملک بہادر کی کوشش اور سرگرمی کا نتیجہ ہے۔ اس پیرانہ سالی میں نواب صاحب بہادر نے رنگون جیسے دور دراز مقام کا سفر اختیار کیا، اور نمایاں کامیابی حاصل کی ہیں تحریک کرتا ہوں کہ ٹرسٹیوں کی جانب سے نواب صاحب کا شکریہ ادا کیا جائے۔

شیخ عبداللہ صاحب نے اسکی تائید کی اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۹

قرار پایا کہ ٹرسٹیان کالج نواب محسن الملک بہادر کی اون اعلے کوششوں کا جو اونہوں نے تدابیر وصول زرچندہ میں فرمائی ہیں۔ دل سے اعتراف کرتے ہیں اور دلی شکریہ اداکرتے ہیں۔

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے تحریک کی کہ راجہ صاحب ناپنارہ آنریبل راجہ علی محمد خانصاحب رئیس محمود آباد اور آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب کا شکریہ ادا کیا جائے۔

آفتاب احمد خانصاحب نے اسکی تائید کی اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا +

رزولیوشن نمبر ۲۰

قرار پایا کہ یہ اجلاس دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ راجہ محمد صدیق خانصاحب والی ناپنارہ آنریبل راجہ علی محمد خانصاحب والی محمود آباد اور آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب کا بابت اوس فیاضی اور دریادلی کے جو اونہوں نے بیش بہا مالی امداد کالج کو دیکر ظاہر فرمائی۔

تقریر ڈاکٹر سید ظفر خاں

اس کے بعد مسٹر ماریسن نے جو اجلاس میں بلائے گئے بیان کیا کہ

کہ پلیگ شہر میں موجود ہے اور ہر وقت اندیشہ رہتا ہے کہ کالج بھی اوس کے اثر سے متاثر نہو جائے۔ اور میری رائے میں موجودہ ڈاکٹر انسداد پلیگ کی تدابیر عمل میں لانے کی پوری قابلیت نہیں رکھتا ضرورت ہے کہ کسی تعلیم یافتہ ڈاکٹر کو کالج میں ملازم رکھا جائے۔ ڈاکٹر سعید الظفر خاں حال ہی میں ولایت سے واپس آئے ہیں اونہوں نے ڈاکٹری کی اعلیٰ درجہ کی ڈگری حاصل کی ہے، اور ما ۵۰ روپیہ ماہوار پر کالج کی ملازمت کرنے کے لیئے آمادہ ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس تنخواہ پر ولایت کی ڈگری یافتہ ڈاکٹر ہمکو میسر نہیں آسکتا۔ اسپر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ ڈاکٹر سعید الظفر خاں صاحب کو ابھی عملی تجربہ نہیں ہے۔ اگر پلیگ کے کام کی وجہ سے کام کثرت سے ہے تو کوئی دوسرا تجربہ کار ہندوستانی ڈاکٹر بلایا جاوے جو کم تنخواہ پر مل سکتا ہے۔ کالج کی آمدنی میں اسقدر گنجایش نہیں معلوم ہوتی کہ ما ۵۰ روپیہ ماہوار پر ڈاکٹر علاوہ موجودہ ڈاکٹر کے اور سول سرجن کے الاؤنس کے رکھا جائے۔ خان بہادر مزمل اللہ خاں صاحب نے اسکی تائید کی۔

رزولیوشن نمبر ۱۲

قرار پایا کہ انسداد طاعون کے لیے ایک ڈاکٹر ۵۰ روپیہ ماہوار پر فوراً مقرر کیا جائے اور آنریری سکرٹری اور پرنسپل کسی موزوں ڈاکٹر کو تلاش کریں ÷

تعمیرات کالج

اس سال تعمیر کالج کا کام نہایت عمدگی اور عجلت کے ساتہ ہوا ہے جیسا کہ آپ صاحبان کو نظام میوزیم اور آسمان منزل کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا۔ نظام میوزیم اور آسمان منزل تکمیل کو پہونچ گئیں۔ جنکی افتتاح ۸ جولائی ۱۹۱۸ء کو ہزآنرنے اپنے دست مبارک سے کی۔ انگلش پروفیسر کا مکان اور کرزن ہسپتال کی تعمیر کا کام جاری ہے اور امید ہے کہ جلد ختم ہو جائے گا۔ مہدی منزل کے متصل لٹن لائبریری اور بیک منزل پر کام جاری ہوگیا ہے۔ اور یقین ہے کہ چہہ ماہ کے اندر یہ دونوں عمارتیں تعمیر ہو جاویں گی۔ اور لائبریری کے لیے نہایت وسیع اور شاندار عمارت جسکی سخت ضرورت تہی مکمل ہو جاوے گی۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے نہایت مہربانی سے تعمیرات کا کام اپنے ذمہ لیا ہے اور نہایت محنت کے ساتہ تمام کام اس وسیع محکمہ کا انجام دیتے ہیں۔ کالج کی خوش قسمتی ہے مرزا احمد بیگ اور سید جوڑ کی کالج کے پنشن یافتہ استاد ہیں مل گئے ہیں۔ جو نہایت سرگرمی سے کام کرتے ہیں۔

مرزا احمد بیگ صاحب کی تنخواہ اون کے یہاں آنے پر ۵۰ ماہوار قرار پائی تہی لیکن اصل تنخواہ اس عہدہ کے سو روپیہ ماہوار ہے۔ مرزا صاحب نے درخواست کی ہے کہ اونکو پوری تنخواہ سو روپیہ ماہوار دیجائے۔ صاحبزادہ

آفتاب احمد خاں نے اسکی سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان بھی اسکو منظور فرمائیں گے۔ بالاتفاق حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۲

(الف) قرار پایا کہ یہ اجلاس صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ بابت اوس محنت اور دلسوزی کے جو وہ تعمیرات کالج میں بحیثیت سکرٹری تعمیرات کے ظاہر کرتے ہیں۔

(ب) قرار پایا کہ اپریل ۱۹۰۵ء سے مرزا احمد بیگ صاحب سپرڈنٹ تعمیرات کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار کردی جائے۔

انتظام تعلیم قانون

گذشتہ بجٹ میٹنگ میں تعلیم قانون کے لیے دوسو روپیہ ماہوار پر ایک لاریڈر کا تقرر منظور ہو چکا ہے۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بدستور آنریری لا پروفیسر ہیں۔ علاوہ اُن کے مسٹر ار۔ بی۔ قادری بیرسٹرایٹ لا۔ اور شیخ محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ٹرسٹی۔ آنریری طور پر لا لکچر دیتے ہیں۔ جن کے ہم تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ لاریڈر اسوقت مسٹر عبدالکریم بیرسٹرایٹ لا ہیں جو نہایت عمدگی اور خوبی سے قانون کی تعلیم

دیتے ہیں۔ میں نے طلبہ کو اونکی طرز تعلیم کی تعریف کرتے سنا ہے۔ اسوقت لا کلاس میں (۳۰) طالب علم ہیں۔

اطلاع تقرر پرنسپل جب تک انتظام قائم مقامی

بعد اسکے آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ گذشتہ بجٹ میٹنگ میں تقرر پرنسپل کے بارہ میں جو کارروائی ہوئی تھی وہ مجملاً بیان کیگئی تھی۔ اوس موقع پر ٹرسٹیان کالج موجودہ اجلاس نے مسٹر کارنا کی نامزدگی کو منظور نہ کیا اور مسٹر مارلین کو اونکی رائے بذریعہ چٹھی مورخہ ۳ر اگست ۱۹۱۲ء کے بھیجدی گئی۔ اور حسب خواہش ٹرسٹیان کے آنریری سکرٹری نے ٹرسٹیان موجودہ انگلستان سے درخواست کی کہ وہ مسٹر ارنلڈ کو اس عہدہ پر مقرر کرنے کی کوشش کریں۔ مسٹر ارنلڈ نے اس عہدہ کے منظور کرنے سے انکار کیا۔ اسپر ٹرسٹیان موجودہ انگلستان سے درخواست کی گئی کہ وہ کسی دوسرے شخص کو تجویز کریں۔ اونہوں نے ولایت میں ایک کمیٹی بنائی جسمیں کالج کے ہمدرد مثل سر چارلس لایل پروفیسر برون مسٹر بیک وغیرہ شامل تھے۔ اور درخواست کی کہ ٹرسٹیان انگلستان کو پورا اختیار پرنسپل مقرر کرنے کا دیا جائے۔ اوسوقت کارروائی شروع کی جاوے گی۔ میں نے حسب قاعدہ ۱۵۶ و ۱۵۹ قواعد و قوانین ٹرسٹیان

انریری پریسیڈنٹ ٹرسٹیان کو اطلاع دی - انریری پریسیڈنٹ ٹرسٹیان
نے میری رائے سے اتفاق کیا - اس کے بعد بذریعہ تار میجر سید حسن
کو پورے اختیارات درباب تقرر پرنسپل کے دیدیئے - بعد سخت کوشش
کے مسٹر آرچ بولڈ ایم - اے - ایل - ایل - بی - منتخب کیئے گئے ہیں - جو
کاغذات اور خطوط ولایت سے آئے ہیں جنکی مطبوعہ کاپیاں ٹرسٹیان
کیخدمت میں ارسال کیگئی ہیں - اون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس سے بہتر اور موزوں پرنسپل ہمکو نہیں مل سکتا تہا - لیکن مسٹر ارچبولڈ
بالفعل دو کتابوں کی تصنیف میں مصروف ہیں اور اکتوبر سے قبل یہاں
نہیں آسکتے - اور مسٹر مارلین یکم مارچ کو یہاں سے روانہ ہوجاویں گے
اسلیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ یکم مارچ سے اکتوبر تک مسٹر جے ارکا رنا
قایم مقام پرنسپل حسب قاعدہ (۲۰۸) قواعد وقوانین ٹرسٹیان مقرر کیئے
جاویں - انکے متعلق باضابطہ منظوری پریسیڈنٹ کی حاصل کیجائے گی -
مسٹر مارلین نے بہی اس کی سفارش کی ہے - لیکن نواب وقار الملک
بہادر کی رائے ہے کہ مسٹر برون قایم مقام پرنسپل مقرر کیے جاویں -
جملہ ٹرسٹیان نے آنریری سکرٹری کی رائے سے اتفاق کیا اور
مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا -

رزولیوشن نمبر ۲۳

قرار پایا کہ تقرر مسٹر جے ارچبولڈ ایم - اے - ایل - ایل - بی عہدہ

پرنسپلی مدرسۃ العلوم پر یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء سے منظور کیا جاتا ہے۔ اور انکو سفر خرچ کے لیئے بموجب قاعدہ نمبر ۱۲ قوانین ٹرسٹیان کے ایک ہزار روپیہ دیا جائے۔

رزولیوشن نمبر ۲۴

قرار پایا کہ تقرر مسٹر جے آر کارنا پروفیسر بطور قایم مقام پرنسپل من ابتدائے یکم مارچ ۱۹۰۵ء لغایت آخر ستمبر ۱۹۰۵ء منظور کیا جاتا ہے۔

اطلاع استعفا لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہوس

بعد اس کے آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ مسز گریفیتہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہوس گذشتہ ایام تعطیل میں بیمار ہو کر شملہ گئی تھیں۔ وہاں اونکی صحت ایسی خراب ہوئی کہ بعد تعطیل وہ چند روز یہاں رہیں مگر بعدہ بمشورہ ڈاکٹر استعفا دیکر ولایت چلی گئیں مسز گریفیتہ نے چند ماہ میں انگلش ہوس

---

۱ اس کے بعد جو تحریریں میجر سید حسن اور خود مسٹر ارچبولڈ کی سکرٹری کے نام آئی ہیں اور پانیر اور انڈین ڈیلی ٹیلیگراف میں مسٹر ارچبولڈ کی نسبت لکھا گیا ہے وہ ضمیمہ میں درج ہے۔ ۱۲

کی حالت بہت درست کردی تھی اور آیندہ اونکی ذات سے بہت کچھ امیدیں تھیں افسوس ہے کہ یہاں کی آب و ہوا اون کے موافق نہ آئی اور وہ چلی گئیں - اونکے بجائے پرنسپل دوسرے لیڈی کی تجویز کر رہے ہیں عنقریب اون کی جگہ پر کوئی دوسری لیڈی سپرنٹنڈنٹ مقرر کیجائیں گی -

اس کے بعد مسٹر ایل ٹپنگ کی درخواست بابت عطائے بونس کے پیش ہوئی -

مسٹر تھیوڈر ماریسن پرنسپل نے بیان کیا کہ مسٹر ایل ٹپنگ اکتوبر ۱۸۹۵ء میں کالج میں مقرر ہوئے تھے - ۱۳ر جولائی ۱۹۰۳ء سے اونکو رخصت ایک سال کی بلاتنخواہ دیگئی - اگر مسٹر ایل ٹپنگ تعطیل کلاں کے بعد جاتے تو اونکی مدت ملازمت آٹھ سال پوری ہو جاتی - پس اگر اون کی رخصت شامل کیجائے تو اونکی مدت ملازمت آٹھ سال سے زیادہ ہو جاتی ہے - اور حسب قاعدہ (۸) حرف (ج) قواعد بونس فنڈ منظور شدہ اجلاس ٹرسٹیان منعقدہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء کے اونکو پوری رقم بونس کی جو اون کے نام پر جمع ہے پانے کا حق ہے - لیکن اگر یہ رخصت بلاتنخواہ اون کی مدت ملازمت میں شامل نہ کی جائے تو اون کو حسب قاعدہ (۸) حرف (ب) قواعد بونس فنڈ کے صرف دو ثلث پانے کا حق ہے - میں درخواست کرتا ہوں کہ ٹرسٹی صاحبان بلحاظ خدمات مسٹر ایل ٹپنگ کے اونکو پوری رقم بونس کی مرحمت فرمائیں گے جو میری رائے میں بالکل واجب ہے -

خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب نے کہا کہ میری رائے میں اگر کوئی

افسر بہر رخصت پر جائے خواہ بلا تنخواہ ہی کیوں نہو اوسکی یہ رخصت مدت ملازمت میں شامل ہونی چاہیے۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ غور طلب ہے اور جبتک یہ نہ ثابت ہو جائے کہ قانوناً مسٹر ایل ٹیننگ پوری رقم بونس کے پانیکے مستحق ہیں اس امر کا فیصلہ نہیں ہو سکتا سرسری طور پر ایسے اہم معاملہ پر غور نہیں ہو سکتا۔ اسلیے میری رائے میں یہ مسئلہ آیندہ بجٹ ٹیننگ کی اجنڈا میں شامل کر کے ٹرسٹیوں کی خدمت میں بھیجدیا جائے۔

مرزا عابد علی بیگ صاحب نے اسکی تائید کی اور قرار پایا کہ ایل ٹیننگ کی بونس کا معاملہ بعد و پیشی فنانس کمیٹی کے آیندہ بجٹ ٹیننگ میں پیش کیا جائے۔ اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۵

مسٹر ایل ٹیننگ کے بونس کا معاملہ فنانس کمیٹی میں پیش ہو کر فنانس کمیٹی کی رائے کے ہمراہ بجٹ ٹیننگ میں پیش کیا جاوے۔

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ گذشتہ اجلاس ٹرسٹیان میں مسٹر برون کی رپورٹ متعلق انتظام انگلش ہوس کے پیش کی گئی تھی۔ جسمیں اونہوں نے مفصل حالات از ابتدا ر قیام انگلش ہوس درج کیے ہیں۔ اونہوں نے اپنی خدمات کا معاوضہ لینے سے اس بنا پر انکار کیا تھا کہ ابھی انگلش ہوس کی آمدنی میں اسقدر گنجایش نہیں ہے لیکن آیندہ

جو ہوس ماسٹر ہو اوسکی بابت سفارش کی تہی کہ اوسکو ماہوار معاوضہ دیا جائے۔ گذشتہ ایام تعطیل کلان میں مسٹر ماریسن نے بذریعہ اپنی چٹھی مورخہ ۷ جولائی ۱۹۰۴ء کے درخواست کی کہ مسٹر گارڈن براون کو اوسوقت سے جب سے کہ انگلش ہوس سید کے مکان میں منتقل ہوا ہے اون کے کام چھوڑنے یعنی اپریل ۱۹۰۴ء تک کی بابت اونکو معاوضہ دیا جائے جس گرمی سے مسٹر براون نے انگلش ہوس کا کام کیا ہے اوس سے ٹرسٹی صاحبان بخوبی واقف ہیں۔ میری رائے میں اونکو پانچ ماہ کی بابت معاوضہ ضرور ملنا چاہیئے۔

خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب نے اس تحریک کی تائید کی اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۶

قرار پایا کہ مسٹر گارڈن براون کو بابت معاوضہ خدمات انگلش ہوس میں ابتدائے نومبر ۱۹۰۳ء تا نہایت مارچ ۱۹۰۴ء بشرح دوسو روپیہ ماہوار کے ایک ہزار روپیہ بطور الاونس ہاوس ماسٹری دیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا حسب دفعہ ۱۶۰ قواعد و قوانین ٹرسٹیان مسٹر ٹول پروفیسر کی ہوم لیو واجب ہے اور پرنسپل سفارش کرتے ہیں کہ اونکو رخصت دی جاوے اور اون کی عدم موجودگی سے خواندگی میں کوئی ہرج واقع نہو گا، اس لیے بالاتفاق رزولیوشن ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۷

قرار پایا کہ چھ ماہ کے ہوم لیو مسٹر ٹول صاحب پروفیسر کی من ابتدائے ۷ اپریل سنہ لغایت ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ منظور کیجاتی ہے۔

آفتاب احمد خاں صاحب نے دریافت کیا کہ چونکہ یونیورسٹی کے امتحانات بجائے مارچ کے جولائی میں ہوں گے۔ کلاسیں جولائی تک رکھی جائیں گی یا نہیں۔

مسٹر بارلین نے بیان کیا کہ طالب علموں کو اون کی دو سال کی خواندگی ختم ہو جانے کے بعد یہاں رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

نواب محسن الملک نے بیان کیا کہ اگر طالب علموں کو بعد مارچ کے کالج میں نہ رکھا جائے گا تو وہ امتحان تک سب خواندگی بھلا دیں گے اور اندیشہ ہے کہ نتائج امتحان کے اچھے نہ رہیں اس لیے میری رائے ہے کہ طلبا کو امتحان تک کالج میں رہنا لازمی کیا جاوے۔ اگر ضرورت ہو تو مسٹر ٹول کی جگہ کسی عارضی پروفیسر کا انتظام کیا جاوے۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب نے اس کی تائید کی اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۸

قرار پایا کہ مسٹر ٹول کی عدم موجودگی میں ایک عارضی پروفیسر رکھا جاوے اور اوسکا انتخاب اور تنخواہ کا فیصلہ پرنسپل اور سکرٹری کی تجویز سے کیا جاوے

اسکے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ حسب فیصلہ اجلاس گذشتہ شیعہ مذہب کے لڑکوں کی تعلیم دینیات کے لیے ۵ روپیہ ماہوار پر مرزا عابد علی بیگ صاحب سکرٹری کمیٹی دینیات شیعہ نے مولوی فدا حسین صاحب کو مقرر کیا۔ مسٹر ماریسن پرنسپل کالج نے بذریعہ اپنی چٹھی کے جسکو میں اسوقت آپکے سامنے پڑھکر سناتا ہوں اون کی نسبت یہ لکھا ہے۔

ترجمہ چٹھی مسٹر ماریسن پرنسپل مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۴ء

مائی ڈیر نواب صاحب:۔

مولوی فدا حسین معلم دینیات مذہب شیعہ کی چٹھی ارسال کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی فدا حسین کا تقرر ٹرسٹی صاحبان نے بغیر میرے اور ہیڈ ماسٹر کے مشورہ کے کیا ہے جس کا نتیجہ اون کی ماتحت حیثیت پر اچھا نہیں ہوا۔ وہ ہیڈ ماسٹر کے احکام نہیں مانتے اور اون کے خلاف ٹرسٹیوں سے اپیل کرنے پر مائل رہتے ہیں

اس کے علاوہ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے تئیں ایسا عالم سمجھتے ہیں کہ ادنےٰ درجہ کے طلبہ کو پڑھانے سے فی الواقع انکار کرتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر نے اون سے کہا کہ ان طلبہ کو اردو پڑھائیے تو اونہوں نے جواب دیا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا اور اسکو کسر شان سمجھتا ہوں۔ ہیڈ ماسٹر کو

اعلیٰ جماعتوں کے لیے ایک انگریزی داں کی ضرورت ہے۔ اور مولوی فدا حسین کے خط سے جو اسکے ساتھ بھیجتا ہوں معلوم ہو سکتا ہے کہ اونہیں یہ لیاقت نہیں ہے۔

میں نے اور جو کچھہ سنا ہے اوس سے یہی اندیشہ ہوتا ہے کہ اونکی موجودگی بورڈنگ ہوس کے مذہبی امن و امان پر اچھا اثر نہیں ڈالے اور میں اس افسوس کے اظہار کو اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اون کا تقرر کیوں کیا گیا۔

(دستخط)

ٹی ارنیسن

مرزا عابد علی بیگ صاحب نے کہا کہ کمیٹی مذہب شیعہ نے جو تحریک کی تہی اوسکا یہ مطلب تہا کہ ایک ایسا عالم مقرر ہو، جو طلبا کو تعلیم دینیات دے اور اونکے شبہات رفع کرے، طلبا خواہ اسکول کے ہوں خواہ کالج کے، اس کام کے واسطے اول مولوی حسن عسکری صاحب مقرر کیے گئے تہے جنہوں نے اس کام کو خوبی کے ساتھ انجام دیا، میری رائے میں اگر شیعہ معلم دینیات کو فرصت ہو تو اسکول کا دوسرا کام کرنے میں کچہہ ہرج نہیں ہے۔ ہر حالتیں پرنسپل کا حکم ماننا ضروری ہے۔ خان بہادر مزمل اللہ خاں صاحب نے بیان کیا کہ ہمارے کالج میں جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ ڈسپلن ہے۔ خواہ طالب علم ہو خواہ ممبران اسٹاف ہمیشہ پرنسپل کے احکام کی تعمیل کرتے رہے ہیں، بابو چکرورتی صاحب نے گو اونکا مضمون ریاضی ہے۔ ہسٹری اور لٹریچر ضرورت کے وقت پڑھایا ہے۔ گو میں کالج کا بہت پرانا

ممبر ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایسا واقعہ ہوا ہو کہ کسی نے پرنسپل کا کہنا نہ مانا ہو
ظاہرا یہ معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اصولاً پرنسپل کے احکام کی عدم تعمیل
نہایت مضر اور خطرناک ہے۔ آخری فقرہ پرنسپل صاحب کا نہایت غور کے قابل
ہے اگر اسکا انسداد نہ کیا گیا تو آیندہ کے لیئے نہایت مضر نتائج کے پیدا
ہونے کا اندیشہ ہے۔

شیخ عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ طلبار کے مذہبی امور میں شکوک رفع کرنے
کے ساتھ ہی ہر معلم کو یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ شیعہ اور سنی طلبار میں
اتفاق اور اتحاد نہایت ضروری امر ہے۔ ابتک کالج اسوجہ سے مشہور رہا ہے
کہ شیعہ اور سنی طلبار میں ایسا ربتا ط رہا ہے کہ جسکی مثال کسی اور جگہ نظر نہیں
آتی لیکن میں اپنے ذاتی واقفیت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف
کے قیام سے اس بڑے اصول میں خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے
جیسا کہ پرنسپل صاحب نے اپنی چٹھی میں اشارہ کیا ہے علاوہ اس کے مولوی فدا حسین
کو جدید ضروریات زمانہ سے واقفیت نہیں ہے جیسے کہ مولوی حسن عسکری صاحب
کو تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی دینیات نے حسن عسکری جیسا لائق اور غیر متعصب
معلم کی سفارش کی ہوگی میری رائے میں مولوی فدا حسین صاحب کا بورڈنگ
ہاؤس میں رہنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب
نے بیان کیا کہ ایسی حالت میں مولوی فدا حسین کا کالج میں رکھنا بالکل خلاف
مصلحت ہے۔

آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ مجھے بھی کچھ کہنا ہے وہ یہ ہے کہ

کہ مجھ سے لکھنو میں کہا گیا کہ جناب مولانا ناصر حسین صاحب قبلہ نے کسی موقع پر کہا کہ ایک عالم جو دینیات شیعہ کی تعلیم کے لیئے کالج میں مقرر ہیں اونہوں نے مجھے لکھا ہے کہ وہ تقیہ کیے ہوئے پڑے ہیں اور تعلیم دینیات کی کالج میں کچھہ نہیں ہوتی۔ اور دہریت اور نیچریت کے خیالات پھیلائے جاتے ہیں ۔

جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے مولوی عباس حسین صاحب۔ اور مولوی فدا حسین سے باضابطہ اسکی حقیقت دریافت کی۔ مولوی عباس حسین صاحب نے انکار کیا کہ اونہوں نے مولوی ناصر حسین صاحب کو نہ کوئی خط لکھا نہ کچھہ بیان کیا۔ لیکن مولوی فدا حسین نے مجھے تحریری جواب دیا جسکو میں اجلاس میں پیش کرتا ہوں۔

نقل خط مولوی فدا حسین صاحب بنام آنریری سکرٹری

۱۶ر جنوری ۱۹۱۰ء بسم اللہ الرحمن الرحیم - وایاہ نعبد وایاہ نستعین

نواب عالیجاہ دامت مناقبکم السامیہ

عرض تسلیم بصد تعظیم کے بعد عرض رساں ہوں کہ حاشا وکلا میں نے کبھی جناب قبلہ وکعبہ آیۃ اللہ فی العالمین مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی خدمت میں یہ عرض نہیں کیا کہ ہم تقیہ کیئے پڑے ہیں نہ مجھے اس کی کوئی وجہ تھی البتہ میں نے تعلیم دینیات کے نقائص کی ان سے ضرور شکایت کی اور اس امر کی کہ شیعہ تعطیلات یہاں بیحد کم ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ نہیں ہیں اور تعلیم الحاد و دہریت کی نسبت میں نے کبھی اون سے نہیں عرض کیا

کہ یہاں کے طلبا الحاد و دہریت میں غرق رہتے ہیں، اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ یہاں الحاد اور دہریت کی تعلیم دیجاتی ہے جو واقعہ ہے اوس کے سوا اگر کوئی امر میری طرف سے منسوب ہوا ہے وہ سراسر غلط اور کذب فاحش ہے ہرگز ہرگز تقیہ کی نسبت اون سے کچھ نہیں کہا کہ میں کیا کروں تقیہ کیے ہوئے پڑا رہتا ہوں۔ آپ ہرگز ایسے لغو ولا طایل اخبار کو میری نسبت باور نہ فرمایا کیجیے کہ

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

جو اصل واقعہ تھا وہ آپ سے زبانی بھی گزارش کر دیا تھا اور اب معرض تحریر میں لے آیا ہوں۔ والتسلیم۔

آپکا دلی خیر اندیش عاصی فدا حسین۔

اسپر مسٹر مارلین نے بیان کیا کہ میں نہایت ادب کے ساتھ آپ کی خدمتمیں یہ التماس کرتا ہوں کہ جب مولوی فدا حسین گذشتہ نومبر میں مقرر ہو کر میرے دفتر میں آئے تو مجھسے اِس طرح گستاخانہ گفتگو کی کہ مجھے بہت افسوس ہوا کہ بغیر میری صلاح کے بالا بالا کسی معلم کو اسکول کے لیئے مقرر کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی فدا حسین اپنے آپ کو ٹرسٹیوں کا ماتحت سمجھتے ہیں اور میرے یا ہیڈ ماسٹر کے احکام کی پرواہ نہیں کرتے جسکا ذکر مینے اپنی چٹھی میں تحریر کیا ہے۔

اِس کے بعد آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ مینے حال میں ایک خاص جلسہ تعلیم دینیات کے حالات دریافت کرنے کے لیئے ۱۶ر جنوری ۱۹۰۵ء کو

منعقد کیا جسمیں ممبران کمیٹی دینیات اہل سنت و اہل شیعہ اثنا عشریہ موجود دہلی گڈہ مدعو کئے گئے اور کالج کے پراکٹر اور سب پراکٹر بھی موجود تھے۔ اس جلسہ میں بیان کیا کہ یہاں شیعونکو دینیات کی تعلیم موافق مذہب امامیہ ہوتی ہے نہ اس کے خلاف مگر وہ کافی نہیں ہے۔ ضرورت اصلاح اور ترقی کی ہے۔

لڑکوں کو ابھی اتنی سمجھ نہیں کہ وہ عقلی اور علمی مباحث سمجھ سکیں اور سنیوں سے اون کے عقائد بگڑے ہوئے نہیں ہیں، یہاں نماز کی تاکید ہے اور نماز پڑھائی جاتی ہے۔ یہانتک کہ نماز جمعہ بھی ایک ہی مسجد میں سنی اور شیعہ نماز پڑھتے ہیں اور یہ ایک بڑی خوبی ہے۔ یہاں حاشا وکلا اس قسم کی تعلیم دینیات نہیں ہوتی جس سے اون کے عقائد خراب ہوں۔ میری غرض یہ ہے کہ موجودہ کورس دینیات کی تعلیم کے لیے کافی نہیں ہے۔ کالج کلاس کے طلبہ کا مجھے ذاتی علم نہیں ہے صرف پندرہ بیس طلبار کالج سے ملا ہونگا "

آپ خیال فرماویں کہ یہ بیان اوس تحریر میں جو ابھی آپ کے سامنے پیش کی کسقدر اختلاف ہے۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ نہایت نازک اور مذہبی ہے۔ لیکن جبکہ ہمارے گروہ میں نواب محسن الملک اور مرزا عابد علی بیگ صاحب جیسے روشن خیال بزرگ موجود ہیں تو ہمیں کچھ خوف نہ کرنا چاہیے کہ کالج کی شہرت میں جو شیعہ اور سنی طلبار کے ارتباط پر تعلق

رکھتی ہے۔کسبوجہ سے تبدیلی واقع ہوگی۔ہمکو ہمیشہ سے مولوی عباس حسین صاحب کی تعلیم پر پورا بھروسہ ہے۔اور اونہوں نے اپنی ذاتی مثال سے ہمیشہ بورڈنگ میں عمدہ اثر ڈالا ہے اور کبھی کسیکو شکایت کا موقع نہیں ملا۔لیکن مولوی فدا حسین صاحب کی اِس تحریر سے جو ابھی پڑھی گئی۔مولوی عباس حسین صاحب کی تعلیم اور شہرت پر اتہام عائد ہوتا ہے کہ ابتک تعلیم دینیات جسکے وہ نگراں ہیں اور معلم ہیں ناقص رہی۔حالانکہ ابتدا سے علماء اہل شیعہ کا مقررکردہ کورس پڑھایا جاتا ہے۔میں شیخ عبد اللہ صاحب سے اس بات میں اتفاق کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ نہایت نازک ہے اور نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ہمیں ہمیشہ اسی راستہ پر چلنا چاہیئے۔جسپر ابتدا سے سید اور میرزا عابد علی بیگ صاحب چلاتے آئے ہیں۔چند روز کے قیام میں تعلیم دینیات پر جو فتوے مولوی فدا حسین صاحب نے دیا وہ نہایت سخت ہے اور آجتک کبھی ایسا سخت فتوے نہیں دیا گیا۔آپ خیال فرماویں کہ اِن بے بنیاد واقعات کو سنکر عام لوگ جو اصل حالات سے واقف نہیں ہیں کیا کہیں گے اور اون پر کسقدر بُرا اثر پڑے گا۔علاوہ اس کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کے احکام کی تعمیل نہ کرنا ڈسپلن کے سخت خلاف ہے۔

حسن عسکری صاحب نے جس عمدگی سے کام کیا اور پرنسپل کے احکام پر عملدرآمد کیا اوسکو ہم ابتک نہایت عزت سے یاد کرتے ہیں۔

"آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ مرزا صاحب جیسے دور اندیش سکرٹری تعلیم دینیات ہرگز اِن باتوں کو روا نہیں رکھہ سکتے چنانچہ اونہوں نے صاف

جواب دیا کہ کالج میں مجالس ہونا مناسب نہیں ہے اور یہ کہ معلم دینیات اگر ضرورت ہو تو علاوہ دینیات کے دوسرا کورس بھی پڑھاوے۔

باتفاق جملہ حاضرین مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۹

یہ اجلاس مولوی فدا حسین معلم دینیات کے طرز عمل پر جسکی شکایت پرنسپل کالج نے کی ہے اپنا افسوس ظاہر کرتا ہے۔ معلم دینیات کو مثل دوسرے مدرسوں کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کے احکام کی تعمیل کرنا لازمی ہوگی +

اطلاع وظیفہ عبداللہ سہروردی پروفیسر ضیاء الدین کی تحریک پر کالج نے سید عبداللہ سہروردی کو یورپ میں تحصیل علم عربی کے لیے ۳۷۵۰ روپیہ یعنے ۲۵۰ پونڈ کا وظیفہ ڈیڑھ سال کے لیے دیا ہے۔ پروفیسر آرنلڈ عبداللہ سہروردی کی بہت تعریف کرتے ہیں وہ بعد فراغت جرمنی و مصر کالج میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر عربی کے دوسو روپیہ ماہوار پر کام کرینگے +

پروفیسر ضیاء الدین کو نیوٹن اسکالرشپ ملا ہے جو اس کالج کے لئے نہایت فخر کی بات ہے۔ یہ اسکالرشپ دنیا میں دوم درجہ کا مانا جاتا ہے۔ پروفیسر ضیاء الدین کو حسب معاہدہ کالج میں گذشتہ اکتوبر کو آجانا چاہیئے تھا۔ لیکن اس اسکالرشپ ملنے پر اونہوں نے

درخواست کی کہ ڈیڑھ سال تک اونکو اور یورپ میں رہنے دیا جائے ۔ مسٹر آرنلڈ پرنسپل نے اسکی سفارش کی اور وہ ڈیڑھ سال تک ابھی اور یورپ میں رہیں گے ۔ اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا ۔

رزولیوشن نمبر ۳

اجلاس سکرٹری کی اس کارروائی کو جو عبداللہ سہروردی اور پروفیسر ضیاءالدین کے بارہ میں عمل میں آئی ہے منظور کرتا ہے ۔

اسکے بعد خان بہادر محمد مزمل اللہ خانصاحب نے تحریک کی کہ نئے اسکول کی تعمیر کے وقت موقع اور جگہ کے متعلق ٹرسٹیوں سے بھی رائے لی جاوے ۔ مرزا عابد علی بیگ صاحب نے اسکی تائید کی اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا ۔

رزولیوشن نمبر ۱۴

تعمیر اسکول کے موقع کے متعلق ٹرسٹیوں کی رائے حاصل کیجاوے ۔

یادگار میرزا عابد علی بیگ صاحب

میرزا عابد علی بیگ صاحب نے آنریری سکرٹری کو بذریعہ اپنے خط مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۴ء کے روئداد اجلاس کانسٹیٹیوشن میٹنگ ٹرسٹیان

منعقدہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء امسال کی اِس اجلاس کانسل ٹیشن میٹنگ میں بہ اعتراف خدمات مرزا عابد علی بیگ صاحب کے قرار پایا تھا کہ ٹرسٹیان کالج کیطرف سے ایک کتبہ مقام مناسب پر بطریق شکریہ کے کندہ کیا جاوے۔ میں اِس تجویز کو اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان میں پیش نکر سکا۔ مجھے امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان اِس ضروری یادگار کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

سید نے اس تجویز کی نسبت یہ فرمایا ہے "وہ کتبہ شکریہ بطور یادگار مرزا عابد علی بیگ کے احسانات کے نہ صرف ایک امر لازمی بلکہ وہ میری زندگی میں پورا ہو جاتا تو میں اپنے ساتھ افسوس لیجاتا"

اسپر مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا:۔

رزولیوشن نمبر ۳۲

قرار پایا کہ بہ اعتراف خدمات مرزا عابد علی بیگ صاحب ٹرسٹی کالج ٹرسٹیان کی طرف سے ایک کتبہ مقام مناسب پر بطریق شکریہ کندہ کیا جاوے۔ کتبہ کی عبارت اور مقام آنریری سکرٹری تجویز کریں۔

اِس کے بعد شکریہ پریسیڈنٹ کا ادا کیا گیا اور اجلاس برخاست ہوا۔

(دستخط) محسن الملک
آنریری سکرٹری

۱

فہرست ٹرسٹیان جو آخر جنوری ۱۹۰۵ء پر تھے

نمبر شمار	تاریخ تقرر	نام	مقام سکونت
۱	۲۸ دسمبر ۱۸۸۹ء	نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر منیر نواز جنگ	علیگڈھ
۲	″	خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خانصاحب	کڑا ضلع الٰہ آباد
۳	″	خان بہادر مولوی سید زین العابدین خانصاحب	علیگڈھ
۴	″	محمد عبدالشکور خانصاحب رئیس	بھیکم پور ضلع علیگڈھ
۵	″	مرزا عابد علی بیگ صاحب پنشنر سب جج و رئیس	مرادآباد
۶	″	نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین بہادر انتصار جنگ رئیس - - - - - - - - - -	امروہہ ضلع مرادآباد
۷	″	حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب رئیس دتاولی -	علیگڈھ
۸	″	ممتاز الدولہ آنریبل نواب محمد فیاض علیخان بہادر سی ایس - آئی - رئیس - - - - - - - - - -	پہاسو ضلع بلند شہر
۹		سید محمد میر صاحب وکیل	حیدرآباد دکن
۱۰	″	محمد مزمل اللہ خانصاحب رئیس	بھیکم پور ضلع علیگڈھ
۱۱	″	مولوی عبدالمجید اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -	الٰہ آباد
۱۲	″	سید محمد علی اسکوائر سی ایس - ڈسٹرکٹ جج	جونپور
۱۳	″	شمس العلماء مولوی سید امجد علیصاحب ایم - اے - پروفیسر میور کالج -	الٰہ آباد
۱۴	″	سید محمد احمد خان بہادر پنشنر سب جج -	سیتاپور

نمبر	تاریخ تقرر	نام	مقام سکونت
۱۵	۲۸ دسمبر ۱۸۸۹ء	شمس العلماء خان بہادر مولوی ذکاء اللہ صاحب رئیس	دہلی
۱۶	″	خان بہادر محمد برکت علیخانصاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	لاہور
۱۷	″	شمس العلماء مولانا مولوی حافظ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایل۔ ایل۔ ڈی رئیس	دہلی
۱۸	″	خان بہادر محمد اکرام اللہ خانصاحب رئیس۔	دہلی
۱۹	″	خان بہادر منشی محمد الٰہی بخش صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر رئیس۔	دہلی
۲۰	″	نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی	
	″	علی یار خان بہادر موتمن جنگ ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم۔	حیدرآباد دکن
۲۱	″	مشیر الدولہ ممتاز الملک آنریبل خلیفہ سید محمد حسین خان بہادر ممبر کونسل	ریاست پٹیالہ
۲۲	۲۵ جنوری ۱۸۹۱ء	میر تراب علی صاحب رئیس۔	شاہگنج آگرہ
۲۳	″	میر عاشق علی صاحب رئیس۔	جلالی ضلع علیگڈھ
۲۴	″	مولوی نظام الدین حسن اسکوئر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ڈپٹی کمشنر	(ایلچپور) محل برار
۲۵	۲۸۔ دسمبر ۱۸۹۱ء	حاجی محمد موسیٰ خانصاحب رئیس۔	دتاؤلی ضلع علیگڈھ
۲۶	″	شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔	لندن
۲۷	۳۰ دسمبر ۱۸۹۲ء	مولوی محمد حشمت اللہ اسکوئر سی ایس جج۔	مین پوری
۲۸	″	مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ رئیس۔	پانی پت ضلع کرنال
۲۹	یکم جنوری ۱۸۹۶ء	صاحبزادہ آفتاب احمد خان اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا۔	علیگڈھ
۳۰	″	مولوی علاء الحسن صاحب۔ بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر	الہ آباد
۳۱	″	مولوی محمد شاہ دین اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا۔	لاہور

نمبر شمار	تاریخ تقرر	نام	مقام سکونت
۳۲	〃	خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔اے۔ اسسٹنٹ انسپکٹر مدراس	راولپنڈی
۳۳	〃	خانبہادر مولوی سید اشرف الدین احمد صاحب متولی امام باڑہ معظمہ حسینیہ	ہوگلی
۳۴	〃	آنریبل نواب سید امیر حسین خانبہادر سی۔آئی۔ای۔ مجسٹریٹ پریسیڈنسی نمبر ۴۲ رائڈن اسٹریٹ۔	کلکتہ
۳۵	۱۵ جنوری ۱۸۹۶ء	صاحبزادہ سلطان احمد خان اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	دہلی
۳۶	〃	خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس	امرتسر
۳۷	۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء	نوابزادہ نصر اللہ خان اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	بمبئی
۳۸	〃	سید زین الدین صاحب ایم۔اے۔ ڈپٹی کلکٹر	جھانسی
۳۹	〃	محمد اسلم حیات خان صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج	گجرات
۴۰	〃	سرجن میجر سید حسنین صاحب بلگرامی۔	الہ آباد
۴۱	〃	منشی نیاز محمد خان صاحب پلیڈر۔	جالندھر
۴۲	〃	مولوی نذیر احمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی پرسنل اسسٹنٹ ریونیو ممبر کونسل	جموں
۴۳	〃	مسٹر محمد رفیق اسکوائر جج۔	لکھنؤ
۴۴	〃	مولوی محمد بدر الحسن صاحب بی۔اے۔ منصف	کنڈہ ضلع پرتابگڈھ
۴۵	〃	مولوی محمد عبد الغفور خانصاحب مدار المہام۔	ریاست رامپور
۴۶	〃	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس۔	بھیکم پور ضلع علیگڈھ
۴۷	〃	آنریبل نواب فتح علیخان بہادر قزلباش رئیس۔	لاہور
۴۸	〃	خانبہادر نواب مرزا احمد سعید خانصاحب بہادر رئیس۔	دہلی

نمبر	تاریخ تقرر	نام	مقام سکونت
۴۹	″	مولوی سید مہدی علیخان بہادر پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔	لکھنؤ
۵۰	″	خانبہادر مولوی سید محمد محسن صاحب ذوالقدر رئیس۔	جونپور
۵۱	۱۵ جنوری سنہ ۹۷ء	نواب محمد اسحاق خان بہادر سی ایس ڈسٹرکٹ جج	آعظم گڈھ
۵۲	۳۰ جنوری سنہ ۹۸ء	سید احمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر۔	میرٹھ
۵۳	″	سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا صدر منصف	ورنگل دکن
۵۴	″	سید محمد باقر صاحب رضوی رئیس۔	مرادآباد
۵۵	″	فخرالدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیرالدین احمد خان بہادر رستم جنگ۔ کے سی۔ آئی۔ ای۔ سپرنٹنڈنٹ	مالیرکوٹلہ اسٹیٹ
۵۶	″	نواب محمد عبدالسلام خان بہادر سب جج۔	بہرائچ
۵۷		آغا ابوتراب اسکوائر سی ایس جنٹ مجسٹریٹ۔	آعظم گڈھ
۵۸	۳۱ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء	آنریبل جسٹس سید امیر علی جج ہائیکورٹ۔	کلکتہ
۵۹		مرزا کاظم حسین اسکوائر بیرسٹرایٹ لا۔	الہ آباد
۶۰	۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء	حکیم محمد اجمل خانصاحب۔	دلی
۶۱		قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر۔	فیض آباد
۶۲	۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء	راجہ جہانداد خان صاحب گکھر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	راولپنڈی پنجاب
۶۳	″	راجہ نوشاد علیخان صاحب تعلقہ دار۔	جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی اودھ
۶۴	″	مولوی احمد علیخانصاحب سب جج۔	علیگڈھ
۶۵	۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء	سید علی امام اسکوائر بیرسٹرایٹ لا۔	بانکی پور پٹنہ
۶۶		شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے۔ اڈیٹر ابزرور۔	لاہور
۶۷	۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء	شیخ عبداللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی	علیگڈھ
۶۸	″	نواب یوسف علی خانصاحب	علیگڈھ
۶۹	″	راجہ تصدق رسول خانصاحب رئیس	جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی
۷۰	″	شوکت علیخانصاحب سب ڈپٹی اوپیم ایجنٹ	بہرائچ

نمبر ۱

محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ

نوٹس

بموجب قاعدہ (۲۲) باب دوم حصہ اول قواعد و قوانین ٹرسٹیان

کالج کے ٹرسٹیوں کا سالانہ اجلاس بتاریخ (۲۹) جنوری ۱۹۰۵ء یوم یکشنبہ بوقت (۹) بجے دن کے مہدی منزل میں منعقد ہوگا۔

مقام علیگڈھ۔ تاریخ تحریر (۲۳) نومبر ۱۹۰۴ء
تاریخ روانگی (۲۹) نومبر ۱۹۰۴ء

(دستخط) مزمل اللہ
آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم

درخواست ہے کہ کاغذ نمبر (۴) پر جو ان کاغذات میں شامل ہے اور جس پر ٹکٹ اسٹامپ چسپاں ہے اپنی رائے تحریر فرما کر بجنسہ اس کاغذ کو ایسے وقت پر واپس فرمائیں کہ اس دفتر میں تاریخ مقررہ اجلاس سے ۳۰ دن پہلے پہنچ جاوے۔

(دستخط) مزمل اللہ
آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ

نمبر ۲

اجلاس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ

بموجب قاعدہ (۲۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان سالانہ اجلاس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۰۵ء روز یکشنبہ کو بوقت ۹ بجے صبح کے مقام سیدی منزل میں منعقد ہوگا۔

ایجنڈا

یعنی فہرست کارروائی اجلاس مذکور حسب قاعدہ (۲۳) باب دوم حصہ اول قواعد و قوانین ٹرسٹیان

مدات کارروائی

مد اول۔ تقرر خان بہادر شجاعت علی بیگ صاحب عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر۔

محرک۔ خان بہادر مولوی سید زین الدین احمد صاحب ٹرسٹی۔

مؤید۔ آنریبل نواب سید امیر حسن خاں بہادر سی۔ آئی۔ ای ٹرسٹی۔

مد دوم - تقرر خواجہ غلام الثقلین صاحب بی - اے - ایل ایل بی عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر -

محرک - حکیم محمد اجمل خانصاحب ٹرسٹی -

موئد - خان بہادر محمد برکت علیخانصاحب ٹرسٹی -

مد سوم - تقرر مسٹر شوکت علیصاحب بی - اے - عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر

محرک - نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی ٹرسٹی -

موئد - سید علی امام اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا ٹرسٹی -

مد چہارم - تقرر نواب محمد یوسف علیخانصاحب رئیس چھتاری عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر -

محرک - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اسکوائر و مزمل اللہ خاں ٹرسٹی و جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان -

موئد - نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب ٹرسٹی -

مد پنجم - تقرر آنریبل راجہ تصدق رسول خانصاحب سی - ایس - آئی - وائس پریسیڈنٹ انجمن تعلقداران اودھ و تعلقہ دار جہانگیر آباد عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر

نوٹ - واضح ہو کہ صرف تین (۳) جگہ ٹرسٹیوں کی خالی ہیں - پس صرف تین (۳) امیدواروں کے لئے ووٹ دینا چاہیئے - اگر تین (۳) امیدواروں سے زیادہ کیلئے کوئی ٹرسٹی ووٹ دیگا تو اسکا ووٹ کسی کے لئے بھی نہ سمجھا جائیگا اور خارج ہوگا -

محرک۔ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ٹرسٹی۔

موید۔ راجہ نوشاد علیخانصاحب ٹرسٹی۔

مدششم نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخانبہادر

حسب قاعدہ (۴۵ و ۴۷) قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ تین سال کے لئے آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ مقرر کئے جاویں۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب ٹرسٹی۔

موئید۔ محمد مزمل اللہ خاں ٹرسٹی و آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان۔

مدہفتم۔ مجموعہ قواعد و قوانین ٹرسٹیان کے قاعدہ (۱۱۶) میں بجائے الفاظ "سالانہ اجلاس" کے الفاظ "کسی اجلاس" کا داخل کیاجانا

محرک۔ مرزا عابد علیبیگ صاحب ٹرسٹی و سکرٹری لاسلیکٹ کمیٹی

مدہشتم۔ تجویز تعمیر مکان احاطہ کالج میں بغرض قیام ٹرسٹیان و دیگر معززین جو بضرورت کارہائے کالج علیگڈہ تشریف لاویں۔

محرک۔ مرزا عابد علیبیگ صاحب ٹرسٹی و سکرٹری لاسلیکٹ کمیٹی

مدنہم۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ہر سال اولڈ بوائز کی طرف سے ایک پڑہانے طالب علم کو بطور اپنے ریپریزنٹیٹو کے بپابندی قواعد

مندرجہ ذیل منتخب کرے جسکو جملہ وہ حقوق حاصل ہونگے جو ازروئے قانون کالج کے ایک ٹرسٹی کو حاصل ہیں۔

(الف) اولڈ بوائز ایسوسی ایشن منجملہ اُن اولڈ بوائز کے جو اُس کے ممبر ہیں صرف ایک رپریزنٹیٹو کو ہر سال منتخب کریگی۔

(ب) ہر ایک رپریزنٹیٹو جسکو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن منتخب کریگی وہ تاریخ منظوری سے تین سال تک اُس عہدہ پر قائم رہے گا اور وہ دوبارہ بھی منتخب ہوسکیگا۔

(ج)۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے ممبروں میں سے صرف وہ ممبر رپریزنٹیٹو منتخب ہو سکینگے جو تاریخ انتخاب سے تین سال پیشتر سے برابر ایک روپیہ فیصدی اپنی آمدنی سے کالج کو ادا کرتے رہے ہوں۔ مگر جو پرانے طالب علم کالج کے ملازم ہیں وہ منتخب نہو سکینگے۔

(د)۔ کسی ایک وقت میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے تین رپریزنٹیٹو سے زیادہ نہونگے۔

محرک۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب ٹرسٹی۔

موئید۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر ٹرسٹی، آنریری سکرٹری۔

مد دہم۔ قانون ٹرسٹیان کے بموجب کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی

امر کی نسبت بثبت اور منفی دونوں شمار سے خارج ہوگا۔

محرک۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب ٹرسٹی۔

موئد۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب ٹرسٹی۔

مد یازدہم۔ تقرر مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کا بطور واعظ دینیات اسی وقت (۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء) سے اسی تنخواہ (ساٹھ روپیہ ماہوار) پر جسکی تحریک گذشتہ بجٹ میٹنگ میں ہوئی تھی۔

محرک۔ نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب ٹرسٹی۔

موئد۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب ٹرسٹی۔

مد دوازدہم آنریری سکرٹری ٹرسٹیان کو اسبات کی اجازت دیجائے کہ جو لوگ کالج کے لئے کچھ جائداد یا مال یا اسباب وصیت کر جائیں انکی کسی قسم کی یادگار کالج میں قائم کیجائے۔

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ٹرسٹی۔

موئد۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب ٹرسٹی۔

مد سیزدہم۔ چونکہ ٹرسٹیان کالج کو اکثر امور میں قانونی مشورہ لینے اور جو جائداد کالج کے نام خریدی جاتی ہے اسکے بیعناموں کے

...سود، کرنے اور رجسٹریاں کرانے اور نیز جو لوگ کالج کے لئے کچھ جائداد وقف یا وصیت کرتے ہیں اُسکے وقف نامہ اور وصیت نامہ کے باقاعدہ لکھوانیکی ضرورت پیش آتی ہے اسلئے بورڈ آف منجمنٹ کو اجازت دیجائے کہ وہ کسی قانون پیشہ شخص کو مشیر قانونی مقرر کرے۔

محرک۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ٹرسٹی۔

موید۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب ٹرسٹی۔

آنریری سکرٹری صاحب امور مندرجہ ذیل کی اطلاع اجلاس کو دینگے

۱۔ اطلاع وفات کنور غفور علیخانصاحب رئیس دانپور ٹرسٹی کالج۔

۲۔ اطلاع انتظام حفاظت پلیگ جس کی وجہ سے اعمار ۔ کا خرچ عائد ہوتا ہے جو زر فنڈ سے دیا جائیگا۔

۳۔ اطلاع دیگر امور ضروری جو قابل اطلاع اجلاس کے ہوں۔

تحریر تاریخ ۲۳۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء

تاریخ روانگی ۲۹۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء

آنریری جائینٹ سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ۔

نمبر ۳

کیفیت آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ نسبت مدات کارروائی سالانہ اجلاس ٹرسٹیان حسب قاعدہ (۲۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان

بالفعل ٹرسٹیوں کے تین عہدے خالی ہیں۔ منجملہ انکے ایک عہدہ سابق سے خالی ہے اور ایک بوجہ وفات خان بہادر غلام احمد خانصاحب کے خالی ہوا ہے۔ مگر ہمکو نہایت افسوس ہے کہ کالج کے ایک ٹرسٹی کنور محمد غفور علیخانصاحب رئیس رامپور نے ایک عرصہ تک علیل رہنے کے بعد بتاریخ ۲۲- نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو انتقال کیا۔ کنور صاحب مرحوم کے والد کنور معشوق علیخان صاحب سر سید مرحوم کے ابتدائی زمانہ کے دوستوں میں سے تھے۔ اور انکے انتقال کے بعد کنور محمد غفور علیخانصاحب مرحوم نے بھی کالج کو معقول رقم چندہ کی دی اس موقع پر یہ اطلاع دینا بھی ضرور ہے کہ اس افسوسناک واقعہ کے بعد کالج کے ٹرسٹیوں کے انتخاب کے لئے بجائے (۲) عہدوں کے

(۳) عہدے خالی ہو گئے۔ لہذا تین امیدواروں کے لئے ووٹ دینا چاہئے۔

کیفیت نسبت مد اول - خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب خویش ہر ہائنس بیگم صاحبہ مرشد آباد و ایک مشہور معزز اور پُرجوش حامی تعلیم و ترقی مسلمانان ہیں۔ جناب موصوف کو ہمارے کالج کے ساتھ خاص دلچسپی ہے آپکی تحریک پر ہر ہائنس بیگم صاحبہ نے دسمبر ۱۹۰۱ء میں علیگڈھ تشریف لاکر کالج ملاحظہ فرمایا تھا۔ اور بیگم صاحبہ نے صحت ... بی نہایت فیاضی سے میموریل فنڈ میں عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ منجملہ اُسکے مبلغ دو ہزار روپیہ معرفت مرزا صاحب موصوف کے نقد وصول ہو چکے ہیں۔ آپنے ۱۸۹۹ء اجلاس کانفرنس میں بمقام کلکتہ کامیابی کانفرنس کے واسطے جو سعی و کوشش کی تھی وہ اظہر من الشمس ہے لہذا امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان اس مد کی بابت رائے دیتے وقت امور مذکورہ بالا پر لحاظ فرمائینگے۔

کیفیت نسبت مد دوم - خواجہ غلام الثقلین - بی - اے - ایل - ایل - بی ہمارے کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ اور منجملہ ہمارے پرانے طالب علموں کے ایک فرد منتخب ہیں۔ اُنکی ذاتی قابلیت مشہور عام ہے۔ جس جوش کے ساتھ وہ قومی کاموں میں حصہ لیتے ہیں وہ اُنکا خاص حصہ ہے۔ ۱۹۰۱ء سے وہ صیغہ اصلاح تمدن شاخ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سکرٹری ہیں۔ اور جس کوشش اور محنت اور جوش بلکہ کامیابی کے ساتھ اُنہوں نے اس خشک اور مشکل صیغہ کا

کام انجام دیا ہے وہ صرف اُنہیں کی قابلیت اور بے انتہا محنت اور پرجوش کوشش کا نتیجہ ہے۔ اُنہوں نے رسالہ عصر جدید کو جاری کر کے قوم کی فلاح میں ایک خاص حصہ لیا ہے۔ کالج سے اُنکو خاص دلچسپی ہے۔ بمشکل کوئی اولڈ بوائز کا جلسہ اُنکی شرکت سے محروم رہا ہوگا۔ اور ویسے بھی جب کبھی فرصت ہوتی ہے وہ ہمیشہ کالج میں آتے رہتے ہیں اور کالج کے ہر ایک کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ پس عہدہ ٹرسٹی پر مقرر کرنیکے واسطے ایسے اشخاص سے بہتر اور کون شخص ہو سکتا ہے۔

کیفیت نسبت مد سوم۔ مسٹر شوکت علی۔ بی۔ اے سب ڈپٹی اوپیم ایجنٹ ہمارے کالج کے پرجوش تعلیم یافتہ ہیں۔ کالج کے معاملات میں اُنکو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ اس سال جو ڈیپوٹیشن ہمارے کالج کا بسر گروہی جناب آنریری سکرٹری ٹرسٹیان نانپارہ گیا تھا اُسکی کامیابی کی بڑی وجہ مسٹر شوکت علی کی ہی کوشش تھی۔ علاوہ اسکے وہ جس ضلع میں مقرر ہو کر جاتے ہیں گویا ہمارے کالج کا اشتہار ساتھ لیکر جاتے ہیں۔ جیسا کہ بعد تعلیم کے ہمارے کالج کے طلبہ کو ہونا چاہیئے وہ اُسکے پورے نمونہ ہیں۔ سال گذشتہ میں اُنکے ٹرسٹی ہونیکی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن اتفاق سے وہ صرف (۳) ووٹ کی کمی کیوجہ سے منتخب نہو سکے۔ امید ہے کہ اس سال وہ ضرور منتخب ہو سکینگے۔

کیفیت نسبت مد چہارم۔ نواب حاجی محمد یوسف علیخانصاحب

رئیس ہیڈ و ضلع علیگڈھ (شاخ ریاست چھتاری ضلع بلندشہر) ایک مشہور فیاض اور قابل سردار ہیں۔ اُنکے متعلق زیادہ لکھنا فضول ہے۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے جن الفاظ کے ساتھ اُنکے لئے تحریک کی ہے اُنکو ذیل میں نقل کر دینا کافی ہوگا۔ تاہم میں اسقدر لکھنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اسوقت تک نواب صاحب موصوف کا ٹرسٹی نہ منتخب ہونا کالج کا ایک نقصان ہے۔ بحیثیت ایک با اقتدار اور معزز اہل الرائے اور با رسوخ لوکل رئیس ہونے کے جو فواید کالج کو اُنکی ذات والا سے حاصل ہوسکتے ہیں اُنکا اندازہ مشکل ہے۔ اور جیسی سخت ضرورت اور احتیاج کالج کو لوکل با اقتدار اور لایق ٹرسٹیوں کی ہے اُسکا حال اسوقت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے جبکہ اکثر کالج ٹرسٹیز میٹنگ کو بوجہ کورم پورا نہونے کے ملتوی کرنا پڑتا ہے۔ یا بڑے بڑے جلسوں کے اہتمام میں دقتیں پیش آتی ہیں غرضکہ ہر حیثیت سے نواب صاحب کا انتخاب ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ کوئی دوسرا نہایت ضروری کام خاص کالج کا ہوسکتا ہے۔ نواب وقار الملک بہادر نے بھی نہایت زور سے اس مد کی تائید کی ہے۔

نقل عبارت صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب

۱۔ نواب یوسف علیخانصاحب اس ضلع کے رؤسا میں نہایت سربرآوردہ رئیس ہیں اور خاص شہر علیگڈھ میں سب سے زیادہ با اثر اور ہر دلعزیز ہیں۔ نواب

لطف علی خانصاحب مرحوم کو کالج کی ابتدائی تاریخ سے جو تعلق رہا ہے اور اُنہوں نے شروع میں کالج کے لئے جو کچھ کیا اُس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ نواب یوسف علیخانصاحب اپنے مرحوم بھائی کے بالکل قدم بہ قدم چلتے ہیں اور اسوجہ سے گورنمنٹ اور پبلک میں انکو بہت کچھ اثر اور وقعت حاصل ہے ریاست چھتاری ضلع علیگڈہ اور بلندشہر میں نہایت خوشحال اور معزز ہے اور نواب یوسف علیخانصاحب اسوقت اس ریاست کے سب سے بڑے رکن ہیں۔

۲۔ گو اسوقت تک نوابصاحب موصوف کالج کے ٹرسٹی نہیں ہیں لیکن عرصہ سے وہ مختلف طور پر کالج کی مدد کرتے ہیں۔ مسجد میں اُنہوں نے معقول رقم دی۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی یادگار میں وظائف مقرر کئے اور حال میں عربی تعلیم کے لئے ایکہزار روپیہ عطا کئے۔ مجھکو امید ہے کہ ٹرسٹی ہونیکی حالت میں انکی ہمدردی اور فیاضی میں ضرور اضافہ ہوگا۔

۳۔ جیسے کہ عالم اور تعلیم یافتہ ٹرسٹیونکی کالج کو ضرورت ہے اُسی طرح ایسے معززین کی بھی ضرورت ہے جو مالی لحاظ سے، گورنمنٹ مین اثر کے لحاظ سے خاص اور علیگڈہ کے قرب وجوار میں با اثر ہونے کے لحاظ سے کالج کے لئے نہایت کارآمد ہونیکی قابلیت رکھتے ہوں۔ نواب یوسف علیخانصاحب میں یہ سب صفات موجود ہیں۔ اسلئے میں اُنکے لئے تحریک کرتا ہوں۔ امید ہے

کہ سب ٹرسٹی صاحبان انکو منتخب کرینگے۔

کیفیت نسبت مدپنجم۔ آنریبل راجہ تصدق رسول خانصاحب سی۔ ایس۔ آئی۔ رئیس جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی ہماری قوم کے منتخب ثقہ اور معزز رئیس ہیں۔ گورمنٹ میں جو کچھ انکا اعزاز ہے وہ اُنکے آنریبل سی۔ ایس آئی۔ ہونے سے ثابت ہے۔ جو ہمدردی ہمارے کالج سے جناب موصوف کو ہے اُسکا شاہد عادل تصدق رسول خاں عربک لکچر روم ایک عالیشان اور خوشنما عمارت ہمارے کالج میں موجود ہے۔ جناب موصوف کے ٹرسٹی ہونیکی سالگذشتہ میں بھی تحریک ہوئی تھی۔ مگر اُسوقت یہ انتخاب نہ ہوسکا۔ اُمید ہے کہ اس سال اس ضروری مد کی بابت خاص توجہ کیجائیگی۔ راجہ صاحب کے تقرر کی بابت قاضی عزیزالدین احمد صاحب ٹرسٹی نے جو عبارت تحریر کی ہے میں اسکو یہاں بجنسہ نقل کرتا ہوں۔

نقل عبارت قاضی عزیزالدین احمد صاحب ٹرسٹی

"علیگڈہ کالج میں تعلقداران اودہ کی دلچسپی اب پیدا ہو چلی ہے اور اسکی ضرورت ہے کہ وہ دلچسپی قائم رکھی جائے۔ اسی سال راجہ صاحب نانپارہ نے تیس ہزار روپیہ نقد اور سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ کالج کو عطا فرمایا

اور اپنی فیاضی سے قوم کو مشکور کیا۔ ہز آنر نے بھی یونیورسٹی کی اسپیچ میں اسکا تذکرہ فرمایا۔ راجہ صاحب حسن پور اور راجہ صاحب جہانگیر آباد نے پانچ پانچ ہزار روپیہ عطا کیا۔ راجہ تصدق رسول خانصاحب مسلمان روسا اودہ میں نہایت ممتاز، فیاض، عالی خیال اور ضروریات قومی سے آگاہ ہیں۔ اُنہیں کے بھتیجے راجہ نوشاد علی خانصاحب ہیں جو ٹرسٹی ہونے کے وقت سے برابر کالج کے فائدہ رسانی کے واسطے کوشاں ہیں اور قومی خدمات میں سرگرم ہیں اسسال کانفرنس کا لکھنؤ میں ہونا اُنہیں کی ہمت اور جوش کا نتیجہ ہے۔ اور گورنمنٹ نے بھی اُنکو الہ آباد یونیورسٹی کی فیلوشپ سے اُنکی تعلیمی دلچسپی کا اعتراف کیا ہے۔ میری راے میں راجہ تصدق رسول خانصاحب کے ٹرسٹی مقرر ہونیسے کالج اور قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا"

کیفیت نسبت مد ششم۔ اس مد کی تحریک صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب نے حسب ذیل عبارت سے کی۔

نقل خط صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب

جناب والا۔ آنریری جائینٹ سکرٹری صاحب بہادر محمدن کالج۔

تسلیم۔ چونکہ ۲۱۔ جنوری ۱۹۰۵ء کو میعاد تقرر عہدہ آنریری سکرٹری ٹرسٹیان

کی ختم ہو جائیگی۔ اسلئے آیندہ مدت کے لئے نئے تقرر کی ضرورت ہے۔
میں تحریک کرتا ہوں کہ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخاں بہادر
پھر عہدہ آنریری سکرٹری کالج کے لئے منتخب کئے جاویں۔ یقیناً مجھکو اس
تحریک کے لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ نواب محسن الملک جس
محنت اور جانفشانی سے اس عہدہ کے کام کو کر رہے ہیں وہ سب پر
روشن ہے اور غالباً اس سے بھی کسی کو اختلاف نہوگا کہ مجموعی لحاظ سے
اسوقت اُنسے زیادہ اور کوئی اس عہدہ کے لئے موزوں معلوم نہیں ہوتا
اسلئے میں تحریک کرتا ہوں کہ آیندہ مدت کے لئے بھی نواب محسن الملک
بہادر منتخب کئے جائیں۔

میں اس مد کا موید ہوں جس کی وجہ سے حسب ذیل کیفیت لکھتا ہوں۔

نواب محسن الملک بہادر آنریری سکرٹری ٹرسٹیان محمدن اینگلو اورینٹل
کالج علیگڈھ کے دوسرے تقرر کی مدت اس سال ختم ہوتی ہے۔ یکم فروری
۱۹۰۵ء سے حسب قاعدہ (۴۵ و ۴۷) قواعد و قوانین ٹرسٹیان آنریری
سکرٹری کا انتخاب از سر نو ہونا چاہئے۔ تحریک کی گئی ہے کہ نواب صاحب
آیندہ تین سال کے واسطے آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مقرر کئے جائیں
اس مد کی تائید میں کوئی طویل مضمون لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نواب صاحب
کا نام، انکی قومی خدمات، اور اسکے نتائج کے لحاظ سے ٹرسٹی صاحبان

کی توجہ اپنی طرف معطوف کرنیکے واسطے کافی ہے۔ جس ایثار نفس اور جانبازی کا بیحد تکالیف جسمانی اور روحانی برداشت کرکے نوابصاحب کالج کی سکرٹری شپ کو چلا رہے ہیں۔ غالباً سر سید مرحوم کے بعد شاذ ہی کسی دوسری فرد قوم سے اسکی توقع رکھی جاسکتی ہے۔

جو کچھ مالی، تمدنی، علمی، عملی اور مادی ترقی کالج نے گذشتہ چھ سال میں زیر ظلِ عاطفت نوابصاحب موصوف حاصل کی ہے اُس کی بابت ذرا سا بھی لکھنا غیر ضروری ہے کالج کی تاریخ اور کالج کی صورت اُس کی شاہد حال ہے۔

علاوہ کالج اور کانفرنس کے بحیثیت ایک مسلمہ لیڈر قوم ہونے کے جو پولٹکل قوت اور وقعت نواب صاحبکی قوم کی نظر میں ہے اُس کی ایک ادنی ثبوت میں نواب صاحب کے کالج کے لئے مختلف ڈپوٹیشنوں پر تشریف لیجانیکا ذکر کیا جاسکتا ہے جس میں محض اپنے ذاتی رسوخ کے ساتھ مرتاً بعد اخری و کرتاً بعد اولی نوابصاحب موصوف نے بیشمار اور عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اپنی صحت اور ذاتی آرام کا ایثار تو شاید ہی کسی فرد قوم نے قوم کے واسطے اسقدر کیا ہو۔ غرضنکہ ہر حیثیت سے نوابصاحب کا تقرر ایسا ضروری اور گویا قضیہ مسلمہ ہے کہ اُس کی بابت زیادہ لکھنا غیر ضروری ہے۔

اور امید ہے کہ جملہ ٹرسٹی صاحبان (جو مجھسے بدرجہا زیادہ واقف حال ہیں) بالاتفاق اس مد کی منظوری کا ووٹ دینگے۔

کیفیت نسبت مد ہفتم۔ یہ تحریک بجانب سکرٹری لاسلیکٹ پیش ہوئی ہے۔ چونکہ اس مد کا تعلق قانون سے ہے لہذا اُس کی بابت یہ لکھنا کافی ہے کہ یہ تحریک لاسلیکٹ کمیٹی کی ہے اور یہ کہ وہ ضروری بھی ہے۔ اس مد کے متعلق سکرٹری لاسلیکٹ کمیٹی نے خلاصہ روئداد لاسلیکٹ کمیٹی منعقدہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء نقل کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

خلاصہ روئداد لاسلیکٹ کمیٹی

منعقدہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء

۷۔ بلحاظ اُس حالت کارروائی لاسلیکٹ کمیٹی کے جسکا ذکر فقرہ اول[1]

---

[1] (فقرہ اول روئداد لاسلیکٹ کمیٹی جسکا حوالہ دفعہ ۷ میں درج ہے)
"کارروائی شروع ہوئی۔ نواب وقار الملک بہادر چیرمین نے بیان کیا کہ

روئداد ہذا میں ہے لاسلیکٹ کمیٹی کو اُمید نہیں ہے کہ لاسلیکٹ کمیٹی
مسودہ مرتبہ کو غور سے دیکھ کر اسکی اصلاح اور ترمیم ایسے
وقت پر کرسکے اور سکرٹری لاسلیکٹ کمیٹی اپنی رپورٹ مفصل ترتیب
کرسکے کہ اجلاس آئندہ سالانہ میں جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء تک ہوگا
پیش کیا جاسکے۔ لیکن سلیکٹ کمیٹی کو امید واثق ہے کہ وہ اپنی
کارروائی کو مسودہ کے متعلق ایسے وقت پر ختم کردیگی کہ اجلاس

نوٹ متعلق صفحہ ۱۱۷ میں سلیکٹ کمیٹی کی ضرورت سے یہاں ۲۵۔ اگست سے
حاضر ہوں۔ میں نے نواب محسن الملک بہادر کے ارشاد سے دس دن کے قیام علی گڈھ
کا انتظام اس مرتبہ کیا تھا۔ وہ مدت ختم ہوگئی اور اب میری ضرورتیں مجکو وطن جانے پر مجبور کررہی
ہیں اور کل میں امروہہ کو واپس جانیوالا ہوں اور ابھی کسی قریب زمانے میں وہاں سے واپس
نہیں آسکتا۔ بمبئی پریسیڈنسی کی ایجوکیشنل کانفرنس نے جسکا اجلاس امسال
۱۵۔ اکتوبر سے مقام احمدآباد گجرات ہونیوالا ہے مجھکو پریسیڈنٹ مقرر کیا ہے اور ۲۵ ستمبر
تک اس ضرورت سے مجھکو بمبئی جانا ضرور ہے۔ کام کی حالت یہ ہے کہ ۲۰۔ اگست
سے جب سے کہ مسودہ قانون پر غور ہونا شروع ہوا ہے ہم لوگ صرف (۳۸) دفعات
پر غور کرچکے ہیں اور ابھی (۱۰۰) سے زیادہ دفعات باقی ہیں۔ یہ کام ایک مہینہ
میں بھی پورا نہیں ہوسکتا۔

سالانہ ٹرسٹیان ۱۹۰۶ء سے بہت ما قبل ہوگا۔ لیکن بلحاظ موجودہ قوانین وقواعد کی دفعہ (۱۱۶) کے ترمیم اور تنسیخ قوانین اور قواعد کی اجلاس سالانہ ہی میں ہو سکتی ہے۔ اسلئے بعد مرتب ہوجانے مسودہ قانون کے بہت عرصہ تک اسکی پیشی کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء کا انتظار کرنا پڑے گا اور اس مسودہ کے پاس ہونیکے توقف سے طرح طرح کے ہرج کاربار کالج میں متصور ہونگے۔ اسلئے لاسلیکٹ کمیٹی یہ تحریک کرتی ہے کہ موجودہ مجموعہ قواعد وقوانین کی دفعہ ۱۱۶ میں بجاے الفاظ "سالانہ اجلاس" کے الفاظ "کسی اجلاس" داخل کئے جاویں۔ اور یہ تحریک اجنڈا سالانہ اجلاس ۱۹۰۵ء میں درج کیجاے تاکہ اس ترمیم کے منظور ہونیکی حالت میں مسودہ مجموعہ قوانین و قواعد ٹرسٹیان مرتبہ لاسلیکٹ کمیٹی قبل اجلاس سالانہ ۱۹۰۶ء کے وقت مناسب پر پیش ہو سکے۔

اگرچہ ایسی تحریک سالانہ اجلاس منعقدہ ۳۱۔ جنوری ۱۹۰۴ء کی مدوہم میں ابھی پیش ہوئی تھی جو ازروے رزولیوشن نمبر کے نامنظور ہوئی۔ مگر سلیکٹ کمیٹی ٹرسٹیان کالج سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس ہرج پر نظر کرکے جو اوپر بیان کیا گیا اس تحریک ترمیم کو منظور فرماویں کہ جس سے کوئی ہرج لازم نہیں آسکتا بلکہ رفع ہرج متصور ہے۔

کیفیت نسبت مد ہشتم۔ یہ تحریک منجانب سکرٹری

نامنظور ہوا۔ اب معزز محرک اور مؤید ٹرسٹی صاحبان کی یہ تجویز ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب اوسی مدت سے مقرر سمجھے جاوین جو بجٹ مین درج تھی اور اوسی وقت سے تنخواہ پاوین۔ اور اس مد کے متعلق اجلاس بجٹ میٹنگ کی کارروائی کالعدم اور منسوخ سمجھی جاوے۔

کیفیت نسبت مد سیز دہم ۔ اس مد کے متعلق معزز محرک صاحب حسب ذیل تحریر فرماتے ہین۔

چونکہ کالج کو اکثر امور مین قانونی مشورہ لینے کی ضرورت پیش آتی ہے اور جو جائداد کالج کے نام خریدی جاتی اوس کے بیع ناموں کے مسودے کرنے اور رجسٹریان کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور نیز جو لوگ کالج کے لئے کچھ جائداد وقف یا وصیت کرتے ہین اوس کے لئے وقف نامے اور وصیت نامے کے باقاعدہ لکھوانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا مین تحریک کرتا ہون کہ ٹرسٹی صاحبان بورڈ آف منجمنٹ کو اجازت دین کہ وہ کسی قانون پیشہ شخص کو مشیر قانونی مقرر کرے۔

مقام علیگڈہ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء (دستخط) فضل اللہ

تاریخ اجرا ۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ

خلاصہ رویداد سلیکٹ کمیٹی

منعقدہ ۴ ستمبر ۱۹۰۴ء

۶۔ قبل اس کے کہ آج کی کارروائی ختم ہو سلیکٹ کمیٹی بالاتفاق ٹرسٹیز کی توجہ ایک خاص امر کی نسبت [illegible] ہے اور وہ یہ ہے کہ کالج میں کوئی مکان جو ٹرسٹیون کے قیام اور اون کے آرام و آسائش کے لئے ضرور ہے موجود نہین ہے اور گو بعض ٹرسٹیون کو اپنے احباب کے یہان قیام کرنیکا موقع ملتا ہے لیکن اکثر ٹرسٹیون کو کسی ایسے مکان کے نہونیکی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا امر ہے جو بسا اوقات اکثر ٹرسٹیون کے کالج مین آنے اور رہنے اور یہان کے حالات دیکھنے اور کالج کے کاروبار مین مدد دینے مین مانع اور حارج ہے یہ سلیکٹ کمیٹی بھی اس حرج سے محفوظ نہین رہی ہے۔

علاوہ ٹرسٹیون کے بسا اوقات دیگر بزرگان و عمایدِ قوم جنکو کالج سے زیادہ دلچسپی ہے اور جن کے تعلقات کالج کے طلبہ سے زیادہ ہیں انکو ایک ایسے مکان کے موجود ہونے سے آرام ملیگا۔

جناب سرسید مرحوم کے وقت میں اور اسکے بعدبھی ہر زمانہ میں اسکی ضرورت تسلیم کی گئی ہے مگر اب تک ایسا کوئی مکان تجویز یا تعمیر نہیں ہوا اور اب جسقدر اس میں تاخیر ہوتی ہے اسیقدر تکلیف بڑہتی جاتی ہے اور ہرج زیادہ ہوتا ہے۔ لہذا اب وقت آگیا ہے کہ آیندہ اجلاس کے اجنڈا میں یہ تحریک درج کی جائے اور اگر نیا مکان اسکے لئے بنانا تجویز ہو تو اسکا نقشہ اور اسٹمٹ ابہی تیار ہونا چاہیئے۔ نقشہ کی تیاری کے وقت یہ امر ملحوظ رکہنا چاہیئے کہ اس میں دس کمرے ہوں اور ہر کمرہ کے ساتھ باتھ روم اور دونوں طرف برآمدے ہونے چاہئیں اور مکان بنانے کے وقت اسکا بہی لحاظ رہے کہ اگر ضرورت ہو تو وہ مکان دومنزلہ ہوسکے اور جو ٹرسٹی یا دیگر بزرگان قوم ضروریات. کالج کیلئے یہاں تشریف لاویں اور اسمیں ہیں اور اسمیں ایکروپیہ یومیہ فی کمرہ کرایہ کا دینگے اور اسکے کہانیکا انتظام اگر وہ چاہینگے تو ڈائننگ ہال سے رہیگا اور بل پیش ہونے پر اسکے دام ادا کرینگے۔ اگر کوئی ٹرسٹی کالج کے کاروبار کیلئے ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کرے تو اس سے نصف کرایہ لیا جائے۔ بعدمنہائی اخراجات کے اگر کرایہ کی آمدنی سے کچھہ منافع ہو تو وہ کالج کی آمدنی شمار کیجاوے گی اور اگر اتفاق سے کچھہ خرچ کسی سال زیادہ ہوجائے تو وہ کالج سے ادا کیا جائے۔

یا یہ قرار دیا جائے کہ ہر ٹرسٹی پر اُس مکان کے لئے ایک روپیہ ماہوار چندہ مقرر کیا جاسے اور ہر ٹرسٹی کو یہ چندہ بطور اس کے کہ جیسے کلب میں چندہ دیا جاتا ہے چندہ دینا لازم ہوگا اور اس چندہ سے اخراجات انتظامی مکان کے ہوتے رہینگے اور بعد اخراجات کے جو کچھ آمدنی چندہ سے بچت ہوگی وہ کالج میں جمع کی جاویگی اور اُمید ہے کہ اسقدر سالانہ بچت ہو سکے کہ آہستہ آہستہ قیمت مکان کی، کالج کو وصول ہو جائے اور درصورتیکہ یہ ایک روپیہ ماہوار فیس ہر ٹرسٹی سے لی جائے تو کسی ٹرسٹی سے جو اُس مکان میں اگر بغرض کار بار کالج کے قیام کرے کوئی فیس نہ لیجاوے گی۔ مگر زمانہ قیام میں وہ ٹرسٹی اپنے مصارف طعام و خور و نوش کا ذمہ دار ہوگا۔

کیفیت نسبت مد نہم - اس مد کے متعلق تحریر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب محرک اور نواب محسن الملک بہادر موید کی نقل کی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ کسی کیفیت کی ضرورت نہیں۔

تحریر صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب

ٹرسٹی

بعالیخدمت

جناب والا نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر آنریری سکرٹری ٹرسٹیان محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ۔

جنابمن - ہین ذیل کی تحریک اس غرض سے ارسال خدمت عالی کرتا ہون کہ جناب اوس کو سالانہ اجلاس آیندہ مین لغرض منظوری پیش فرمادین -

میری راے مین اب وہ وقت آگیا ہے کہ کالج کے ...

طلبہ کو جنکی تعداد خدا کے فضل سے روز بروز بڑہتی جاتی ہے کالج کے

انتظام مین عملی طور پر حصہ لینے کا موقع دیا جائے - اس کا بہترین طریقہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ کالج کے معاملات مین اون کی رائے با اثر ہو - اسکی شکل میری رائے مین یہ ہونا چاہیے کہ اولڈ بوایز ایسوسی ایشن کو بروے قانون یہ حق دیا جائے کہ وہ ہر سال اولڈ بوایز کی طرف سے ایک پرانے طالب علم کو بطور اپنے ریپریزنٹیٹو کے تین سال کے لئے منتخب کرے اولڈ بوایز ایسوسی ایشن کے منتخب کردہ ریپریزنٹیٹو کو تین سال کے لئے کل وہ حقوق حاصل ہون جو بروے قانون کالج کے ایک ٹرسٹی کو حاصل ہین اس تجویز کے متعلق مین حسب ذیل قواعد ضروری خیال کرتا ہون -

(الف) اولڈ بوایز ایسوسی ایشن منجملہ اون اولڈ بوایز کے جو اوس کے ممبر ہین صرف ایک ریپریزنٹیٹو کو ہر سال منتخب کرے -

(ب) جس ممبر کو اولڈ بوایز ایسوسی ایشن منتخب کرے اوس کا انتخاب صرف تین سال کے لئے ہوگا لیکن وہ دوبارہ بھی منتخب ہو سکیگا -

(ج) اولڈ بوایز ایسوسی ایشن کے ممبرون مین سے صرف وہ ممبر ریپریزنٹیٹو منتخب ہو سکینگے جو تاریخ انتخاب سے تین سال پیشتر سے برابر ایک روپیہ فیصدی اپنی آمدنی کا کالج کو ادا کرتے رہے ہون - مگر جو پرانے طالبعلم کالج کے ملازم ہین وہ منتخب نہو سکینگے -

(د) کسی ایک وقت مین اولڈبوایز ایسوسی ایشن کے تین نمپریز نٹیٹو سے زیادہ نہونگے۔

میرے خیال مین اس تحریک کی تائید مین مجکو زیادہ عرض کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ آیندہ کالج کی تمام امیدین پرانے طلبہ کی دلچسپی اورکوشش پر منحصرہین اونکی دلچسپی اورکوشش اسپر منحصرہے کہ ان کے دل بڑہائے جاوین اورعملی طورپرکالج کے معاملات مین حصہ لینے کے اون کو موقع دئے جاوین۔ عرصہ سے اولڈبوایز کی یہ شکایت ہے کہ کالج کے معاملات مین اون کی رائے کا کچہہ دخل نہین ہے اور گو بعض کی یہ شکایت محض کچہہ نکرنے کا بہانہ ہو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ شکایت بالکل بے بنیاد نہین ہے اوراب یقیناً وہ وقت آگیا ہے کہ اولڈبوایز کے حقوق کا اعتراف کیاجائے اوراون مین جو دل سے کام کرنا چاہتے ہین اور کرتے ہین اونکو موقع دیاجائے کہ وہ اپنی رائے اور دلچسپی سے کالج کی خدمت کرین۔ اس لئے مین یہ تحریک پیش کرتا ہون اورامید کرتا ہون کہ ٹرسٹی صاحبان اس تجویز کو ضرور منظور فرماوینگے۔ چونکہ یہ موجودہ قانون مین ایک قسم کا اضافہ ہے اس لئے اس کی منظوری کے لئے دوثلث رایونکی ضرورت ہوگی۔ مین امید کرتا ہون کہ جناب والا خاص طورپر ٹرسٹی صاحبان کی توجہ اس ضروری امر کی طرف دلاکر اس کی منظور کرانے مین سعی فرماوینگے

تحریر نواب محسن الملک بہادر

موید

صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے جو کالج کے ٹرسٹی اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے انریری سکریٹری ہین ایک نہایت مفید تحریک سالانہ اجلاس مین پیش ہونیکے لئے بہیجی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ آیندہ تمام امیدین اولڈ بوائز کی دلچسپی اور ہمدردی پر منحصر ہین اور مین یہ بہی ضرور کہونگا کہ ہمارے کالج کے اولڈ بوائز جہان جہان ہین وہان سے ہمکو بہت کچہہ مدد ملتی ہے اس سال ڈیوٹی کے ذریعہ سے قریب تیس ہزار روپیہ کے وصول ہوا اور اس کامیابی مین اولڈ بوایز کا بہت کچہہ حصہ ہے۔ مجکو اس بات کا علم ہے کہ عرصہ سے اولڈ بوایز کو اس کی شکایت ہے کہ کالج کے لئے چندہ جمع کرنے اور اوس کے متعلق قوم اور پبلک کے عمدہ خیالات پیدا کرنیکے لئے تو اون سے امید کی جاتی ہے۔ لیکن کالج کے معاملات مین اون سے نہ کبہی رائے لی جاتی ہے اور نہ اون کو رائے دینے کا موقع

دیا جاتا ہے۔ یہ شکایت ایک حد تک بجا ہے۔ مگر اس وقت تک کوئی طریقہ ایسا نہین تہا جسکے ذریعہ سے اولڈ بوایز کی یہ خواہش عملاً پوری کی جا سکتی۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان کی یہ تجویز نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے اور امید ہے کہ اوس کی منظوری پر یہ شکایت رفع ہو جاویگی چونکہ اس کو منظور کرنے سے قانون مین ایک طرح کا اضافہ ہوگا۔ اسلئے ضرور ہے کہ اس کی منظوری کے لئے کم سے کم دو ثلث رائیں اسکے موافق ہون۔ مجکو امید ہے کہ تمام ٹرسٹی صاحبان اس تجویز پر غور فرما کر اسکو منظور کرینگے۔

کیفیت نسبت مد دہم - یہ تحریک ایک فیصلہ اجلاس ٹرسٹیان کی بنا پر قایم ہوئی ہے جو بجٹ میٹنگ منعقدہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۴ء مین کثرت رائے ٹرسٹیان موجودہ سے صادر ہوا تہا۔ چونکہ اس مسئلہ کی بحث مین خود مجکو سرگرمی سے حصہ لینا پڑا تہا لہذا مین اس مد کے متعلق کچھ لکھنا مناسب نہین سمجہا۔

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب ٹرسٹی نے جو اس تحریک کے موید ہین اور چند دیگر ٹرسٹیون نے جو خطوط اس تحریک کے متعلق بہیجے ہین وہ ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

نقل خط مولوی حبیب الرحمٰن خاں صاحب ٹرسٹی

بخدمت جناب نواب محسن الملک بہادر آنریری سکرٹری ٹرسٹیان محمڈن کالج علیگڈھ

جنابمن

بسلسلہ اپنے نیازنامہ کے جو بینے دربارہ مذہشتم روئداد بجٹ میٹنگ (۳۱ جولائی گذشتہ) روانہ خدمت کیا ہے۔ التماس ہے کہ میری اس تحریر کو تبا بیدر اسئے مذکورہ بالا درج اجنڈا (اجلاس سالانہ آیندہ) فرما دیجیے۔ بجٹ میٹنگ کی یہ تجویز کہ سکوت ووٹ مخالف تصور کیا جائے بچند وجوہ قابل اعتراض ہے ۔

(۱) بربنا ئے فہم (کامن سینس) یہ امر ظاہر ہے کہ خاموش رہنے کے یہ معنی ہیں کہ ووٹر نے کوئی ووٹ نہیں دیا یعنی نہ موافق نہ مخالف۔ اس حالت میں یہ خیال کرنا کس طرح درست ہوگا کہ وہ ووٹر یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں تجویز زیربحث کا مخالف ہوں ۔ یہ تصور کر لینا

اگر رائے نہ دینے سے ووٹر کا یہ منشا ہے کہ وہ امر زیر بحث کی تائید
کرنے پر آمادہ نہین اور اوس کے خلاف ہے لہذا سکوت کرتا ہے)
صحیح نہین ہو سکتا اس لئے کہ جبتک کوئی قرینہ اور دلیل نہو منشا کیونکر متعین
ہو سکتا ہے۔ علالت۔ خیال نہ رہنا۔ نقل وحرکت وغیرہ بہت سے
ایسے اسباب ہین جو اس امر کے باعث ہو سکتے ہین کہ رائے دہندہ
رائے نہ بھیج سکا۔ ہماری سوسائٹی کی جو حالت کاروبار کے لحاظ سے ہے
اوس پر نظر ڈالنے سے اور بھی بہت سے اسباب سکوت کے نکل
سکتے ہین۔ ساتنے پہلوؤن کے ہوتے ہوئے صرف اس پہلو کا
یقین کہ سکوت بوجہہ مخالفت ہوا میری رائے ناقص مین درست نہین۔

(۲) جہانتک واقف کارون سے دریافت کرنے کا موقع
ملا یہان کی کونسلون اور ولایت انگلستان مین سکوت کو ووٹ کا قائم مقام
مان لیا گیا ہے۔ انگلستان ووٹ وغیرہ کے معاملات مین تمام یورپ
کا اوستاد ہے۔ اس لحاظ سے اس قسم کے معاملات مین وہان کی
نظیر قابل عمل ہے۔

(۳) سب سے زیادہ اہم خود ہمارے کالج کی حالت ہے
اس تجویز کا پاس رہنا گویا آیندہ تمام ضروری تجاویز کا غیر منظور کر دینا ہے
آپ سالانہ اور بجٹ کے جلسون کی رو‌ئداد مین ملاحظہ فرمائین تو واضح ہو گا

کہ بہت کم معاملات سے ایسے ہوتے ہین جن پر نصف رائین بہی آتی ہون -
ان نصف مین موافق و مخالف ہر قسم کی رائین ہوتی ہین اب جو ٹرسٹی ساکت
رہے اونکی خاموشی مخالف ووٹون کے ہمراہ شمار ہو گی - اس صورت مین
مخالف رایونکی کثرت رہیگی اور اسطرح ہر تجویز نامنظور ہوتی رہیگی - بلکہ موجودہ
حالت مین یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بہی مفید تجویز آئندہ پاس نہو سکیگی اسی بجٹ
میٹنگ کی روئداد ملاحظہ ہو - حالانکہ اوسمین نہایت اہم امور پیش کئے گئے تہے
تاہم کسی معاملہ کے متعلق ۲۵ رائین بہی دفتر مین موصول نہین ہوئین نصف کا
کیا ذکر ہے - آپ خود قیاس کر سکتے ہین کہ اگر یہ قاعدہ پہلے سے نافذ
ہوتا کہ سکوت ووٹ مخالف ہے تو اس میٹنگ کی کل تحریکونکا کیا حشر ہوتا -
امید ہے کہ آپ تمام پہلوؤن پر غور فرما کر جو امر کالج کے واسطے مفید
اور اوس کے آئندہ بہبودی کے لئے فائدہ مند ہو اختیار فرمائین گے -

نقل خط مشیر الدولہ ممتاز الملک آنریبل خلیفہ سید محمد حسین خان بہادر ٹرسٹی

بخدمت شریف جناب آنریری سکرٹری ایم - اے - او
کالج علیگڈہ -

تسلیم ۔بعض ٹرسٹی صاحبان نے مجھے اس امر کی نسبت توجہ دلائی ہے
کہ جلسہ منعقدہ ۱۳ جولائی سنہ رواں مین ایک یہ امر قرار پایا تہا کہ "کسی معاملہ مین
کسی ٹرسٹی صاحب کا سکوت مخالف ووٹ سمجہا جائے گا" اور اونکی یہہ
رائے ہے کہ اگر سکوت کو ووٹ مخالف سمجہا جائے گا تو یہ امر مقاصد
کالج کیلئے بہت مضر ہوگا کیونکہ تجربہ سے دیکہا گیا ہے کہ ٹرسٹی صاحبان بوجہ
بیرونجات اپنی مصروفیتون اور مشاغل کے باعث سے اکثر اوقات کاغذات
مرسلہ از ری سکرٹری صاحب کو پڑہتے بہی نہین اور کوئی "لا" یا "نعم" کا جواب
بہی نہین بہیجتے ۔ پس اگر اونکے سکوت کو داخل نفی سمجہا جائے تو درست نہین
اسپر مین نے اپنے کاغذات مین مطبوعہ رویداد جلسہ مذکورہ کو تلاش کیا
لیکن ملی نہین ۔ مگر جن صاحبون نے اس بارہ مین مجھے لکہا ہے ۔ اون کا
قول قابل یقین ہے اس لئے مینے اس معاملہ مین غور کیا ۔ اور چونکہ یہ بڑی
اہم بات ہے اس لئے مینے اپنے اوپر واجب تصور کیا کہ اس بارہ مین
اپنی رائے بطور باضابطہ آپکی خدمتمین ارسال کرون کہ بیشک ایسے معترضین
سے جنہون نے اس تجویز کو پسند نہین کیا مجھے بالکل اتفاق رائے ہے
خود میرا بہی ذاتی تجربہ بعض ٹرسٹی صاحبان کی نسبت یہی ہے کہ آپکے
بہیجے ہوئے کاغذات کو بعض اوقات اونہون نے پڑہا بہی نہین ہوتا ۔
پس رائے قایم کرنا اور جواب لکہنا کہان ۔ اور کئے بار اپنے مشاغل یا جالت

بیماری کیوجہہ سے خود میرے پر یہ حالت گذر چکی ہے کہ کسی معاملہ مین آپکے
کاغذات مرسلہ کو نہین پڑہ سکا یا جواب وقت پر نہین بہیج سکا - پس ایسے سکوت
کو سکوت ارادی و تعمدی قرار دینا اور اوس کے نفی یا اثبات کے معنی لگانا
دونون طرح درست نہین - کسی معاملہ کی نسبت رائے خواہ تائید مین ہو خواہ
مخالفت مین اوس کو کسی کی رائے اوسیوقت کہنا درست ہے جبکہ بطور رائے
کے اوسکو پیش کیا گیا ہو - سکوت محض نہ کسی امر کی تائید مین داخل ہے
نہ تردید مین - پس سکوت کو دونون جانب سے کسی جانب کی بہی مجارٹی مین
داخل کرنا محض لاحاصل ہی نہین بلکہ مضر ہے اگر اس سکوت سے جو ووٹ
مخالف سمجہا جانا قرار دیا گیا ہی وہ سکوت مراد ہے جو کسی میٹنگ مین لبعد بحث
و گفتگو کے ووٹ لینے کے وقت ہاتہہ نہ اوٹہانیوالا اختیار کرتا ہے تو واضح
ہو کہ اس حالت مین اتفاق کرنیوالے اور اختلاف کرنیوالے دونون فریق
کی طرف سے سکوت ہی ہوتا ہے - لیکن اتفاق ہاتہہ اوٹہانیکی ظاہرہ علامت
سے ظاہر ہوتا ہے اور نہ اوٹہانے سے اختلاف - پس یہ حالت جداگانہ
ہے - میری رائے مین واجب ہے کہ آپ اس مسئلہ کو مکرر اول تحریراً
ٹرسٹی صاحبان کی خدمت مین واسطے حصول رائے کے پیش فرماوین -
بعدازان میٹنگ مین - اور جو کچہہ تصفیہ قرار پائے آئندہ کے لئے وہی
آئین سمجہا جائے - براہ کرم جواب سے مطلع فرماوین اور جس کسی معاملہ مین

میری طرف سے راے نہ پہونچے اوس کو نہ شق نفی مین داخل کیا جائے نہ جانب اثبات مین۔

نقل خط شمس العلماء مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

جنابمن۔ چونکہ آیندہ سالانہ اجلاس ٹرسٹیان کے متعلق کاغذات اخیر ماہ حال کے اخیر ہفتہ مین جاری ہونیوالے ہین اسلیئے مین ایک نہایت ضروری امر کی طرف جناب کی توجہ منعطف کرنی چاہتا ہون۔

محمدن کالج کی گذشتہ سپیشل میٹنگ منعقدہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۴ء کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو کارروائی اجلاس مذکور مین بابت مہتمم کے عمل مین آئی ہے اوس مین جن ٹرسٹیون سنے مولوی عبد الماجد کے تقرری کی نسبت تو منظوری کا ووٹ دیا ہے لیکن اوس کے ساتھہ یہ شرط لگائی ہے کہ "اون کو بالفعل امتحاناً مقرر کیا جائے" اون کے ووٹ کو نامنظوری کے ووٹ مین شمار کیا گیا ہے۔ پہر جن ٹرسٹیون سنے منظوری نامنظوری دونون کی نسبت کچہہ ووٹ نہین دیا اون کے سکوت کو بہی نامنظوری کے ووٹ کا قایم مقام قرار دیا گیا ہے۔ میرے نزدیک اگر بالفرض منظوری کے مشروط ووٹ کو نامنظوری کا ووٹ قرار دینا جائز سمجہا جائے تو چندان تعجب کی

بات نہین ہے۔ لیکن سکوت محض کو نامنظوری کا ووٹ قرار دینا کسی طرح
صحیح نہین ہوسکتا۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اوسپر زیادہ گفتگو کرنی ضرور نہین ہے
میرے نزدیک سالانہ اجلاس کے منعقد ہونے سے پہلے اس عقدہ کا
حل ہونا نہایت ضروری ہے ورنہ میرے نزدیک اس سے بہت بری نتایج پیدا ہونگے

نقل خط مولوی محمد عبد الشکور خانصاحب ٹرسٹی

جناب من۔ مجکو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۳ جولائی کے اجلاس ٹرسٹیان محمدن کالج
مین یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ ٹرسٹیون کا کسی معاملہ پیش شدہ کی نسبت سکوت کرنا اور کسی مخالف
یا موافق رائے کا اظہار نکرنا بمنزلہ اونکی مخالفت کے سمجہا جاوے اور اون ٹرسٹیون کو مخالفین تجویز مین
مانکر اونکا ووٹ خلاف ووٹون مین شمار کیا جاویگا۔ اس تجویز سے معاملات کالج کو
سخت نقصان پہونچے گا۔ اسوجہہ سے کہ اکثر ٹرسٹی تجاویز کو بنظر سرسری ہی نہین دیکہتے
اور تجاویز پیش شدہ کی بابت کچہہ جواب نہین دیتے۔ پس اگر اون کا سکوت ووٹ
مخالف مانا گیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اکثر ضروری تجویزین نامنظور رہا کرینگی بوجہہ غلبہ ووٹون کے
حالانکہ سابق مین یہ سکوت اور عدم اظہار رائے یہ خیال کیا جاتا تہا کہ کوئی ووٹ
نہین نہ مخالف نہ موافق۔ بلکہ مقتضائے مصلحت بنظر منفعت کالج یہ ہے
کہ سکوت کو تسلیم تجویز اور موافق شمار کیا جائے۔ تاکہ جو تجویز صاحب آنریری
سکرٹری بذات خاص خواہ بمشورہ بعض معزز ممبران اسٹاف کالج یا بعد استصواب

بعض ٹرسٹیان جنکو پورا تجربہ حالات کالج سے حاصل ہے پیش کرین اور اوس پر غور کامل کرکے جملہ ٹرسٹیان کو حسب ضابطہ لطلب رائے اطلاع دین اور بعض ٹرسٹی اوس کے جواب دین باقی سکوت اختیار کرین اس صورت مین جملہ ووٹ موافق تصور ہونے سے تجویز مذکورہ فوت نہوئی - نہ کہ سکوت کو ووٹ مخالف خیال کرنے سے ضعف پہونچے اور خارج شمار کی جائے - لہذا آنریری سکرٹری صاحب سے میری یہ خواہش ہے کہ اس معاملہ کو ٹرسٹیون کے روبرو غور مکرر کے واسطے پیش کرین اور جب تک ٹرسٹیز اس کا فیصلہ نکرین جو تجویزین بربنائے اس تجویز جدید کے طے ہوئی ہین مختتم نہ مانی جاوین -

کیفیت نسبت مد یازدہم - یہ تحریک بطور نتیجہ لازمی تحریک مذکورہ بالا کے ہے - بحبٹ میٹنگ گزشتہ مین مولوی عبد الماجد صاحب کے تقرر کا مسئلہ پیش ہوا تہا - اوسوقت اس مسئلہ پر مباحثہ ہوا - ٹرسٹیان منظور کنندگان و نامنظور کنندگان تقرر نے سرگرمی سے مباحثہ کیے - اور ووٹ شمار ہوئے - تو اوسوقت ساکت ٹرسٹیان کے ووٹ مخالف دوٹون مین شمار کیے گئے - اور ٹرسٹیان موجودہ کی کثرت رائے اس طرف ہوئی کہ ساکت ٹرسٹیون کا ووٹ نفی کا ووٹ سمجہا جائے گا اور اس فیصلہ کے اثر سے مولوی عبد الماجد کا تقرر

نامنظور ہوا۔ اب معزز محرک اور موید ٹرسٹی صاحبان کی یہ تجویز ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب

اوسی مدت سے مقرر سمجھے جاوین جو بجٹ مین درج تھی اور اوسی وقت

تنخواہ پاوین۔ اور اس مد کے متعلق اجلاس بجٹ میٹنگ کی کا

اور منسوخ سمجھی جاوے۔

کیفیت نسبت مد سیزدھم۔ اس مد کے متعہ

صاحب حسب ذیل تحریر فرماتے ہین۔

جو کہ کالج کو اکثر امور مین قانونی مشورہ لینے کی ضرورت پیش آتی ہے اور جو جائداد کالج کے نام خریدی جاتی اوس کے بیعنامون کے مسودے کرنے اور رجسٹریان کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور نیز جو لوگ کالج کے لئے کچھ جائداد وقف یا وصیت کر دیتے ہین اوس کے لئے وقف نامے اور وصیت نامے کے باقاعدہ لکھوانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا مین تحریک کرتا ہون کہ ٹرسٹی صاحبان بورڈ آف منجمنٹ کو اجازت دین کہ وہ کسی قانون پیشہ شخص کو مشیر قانونی مقرر کرے۔

مقام علیگڈہ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء (دستخط) مزمل اللہ

تاریخ اجرا ۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء آنریری جائنٹ سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم

نامکمل

اختلافات و ترمیمات

متعلقہ

تحریکات مندرجہ اجنڈا سالانہ میٹنگ

جو اختلافات یا ترمیمات ٹرسٹیوں نے متعلق اون تحریکات کے کی ہیں جو اجنڈا سالانہ میٹنگ میں (۲۹ رجنوری ۱۹۰۵ء کو منعقد ہوگا) مندرج ہیں وہ حسب قاعدہ (۳۲) ضمن (۵) قواعد و قوانین ٹرسٹیان ٹرسٹیونکی خدمت میں مرسل ہیں۔
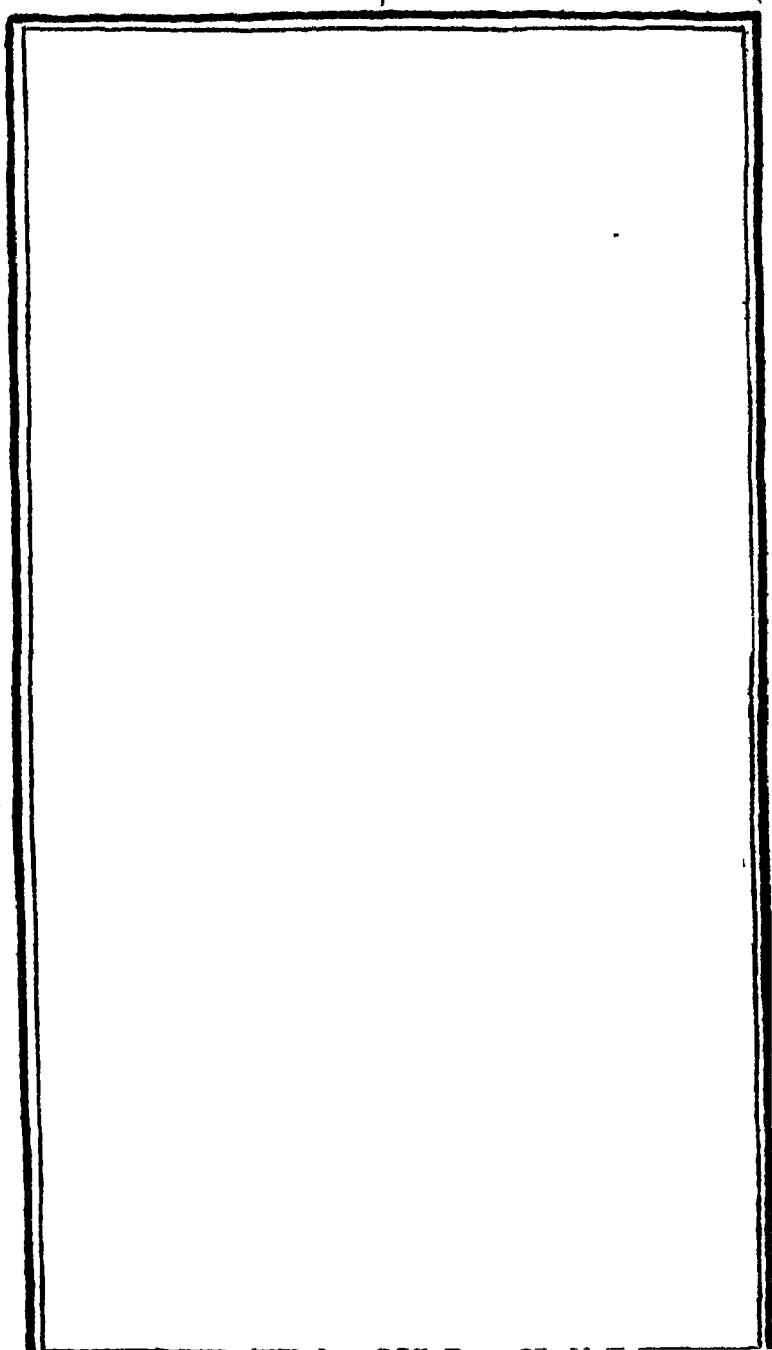
مدِ اوّل

منظوری تقرر خان بہادر میرزا شجاعت علی بیگ صاحب

عہدۂ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم پر

سید اشرف الدین احمد خان بہادر - منظور ہے اسلیئے کہ سب امیدواروں میں مستحق تر ہے۔ کانفرنس کلکتہ میں کیسا کار نمایاں کیا اور چندہ بہی بہت اسکی وجہ سے وصول ہوا۔

خواجہ الطاف حسین صاحب حالی۔ اگر کوئی چوتہا عہدہ ٹرسٹی شپ کا خالی ہوتا تو میں سب سے پہلے خان بہادر میرزا شجاعت علی بیگ صاحب کے لیئے ووٹ دیتا۔ مگر چونکہ دو عہدے محمڈن کالج کے نہایت سرگرم اور کارکن طالب علموں سے پر ہوگئے ہیں جنکو میں سب سے مقدم سمجہتا ہوں اور تیسرے عہدے کے لیئے ایک لوکل ٹرسٹی کی سخت ضرورت تہی اور اسیلئے نواب محمد یوسف علیخان صاحب کے لیئے ووٹ دیا گیا ہے۔ لہذا خان بہادر کے لیئے افسوس ہے کہ ووٹ دینے کا کوئی محل باقی نہیں رہا۔

خان بہادر محمد الہی بخش صاحب میں اس تحریک سے اتفاق کرتا ہوں اور

اور جہاں تک مجھے واقفیت ہے میں میرزا خان بہادر صاحب موصوف سے ہر طرح سے قومی فوائد تصور کرتا ہوں۔

خان بہادر مولوی زین العابدین صاحب۔ مد اول سے لیکر پانچ مد تک درباب تقرر ٹرسٹیان جدید ہیں۔ لہذا اونکی لنسبت یکجائے اپنی رائے تحریر کرتا ہوں۔ اسوقت تین ٹرسٹیوں کی جگہ خالی ہیں۔ یعنے نواب مہدی حسن صاحب اودہ۔ خان بہادر غلام احمد خاں صاحب پنجاب۔ کنور غفور علیخاں صاحب رئیس فرّان پور ضلع بلند شہر میں نہایت مناسب اور ضروری خیال کرتا ہوں کہ بجائے نواب مہدی حسن صاحب اودہ کے راجہ تصدق رسول خاں صاحب سی۔ ایس۔ ای۔ اور بجائے غلام احمد خاں صاحب کے خان بہادر میرزا شجاعت علی بیگ صاحب اور بجائے کنور غفور علیخاں صاحب کے نواب محمد یوسف علیخاں صاحب ممبر کونسل گورنمنٹ صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ ٹرسٹی مقرر کیئے جائیں۔ مجھے اُمید ہے کہ جمیع ٹرسٹی صاحبان میرے اس انتخاب کو پسند فرمائینگے۔

دو نام جو اولڈ بائز میں سے اُمیدواروں میں ظاہر کیئے گئے ہیں۔ میرے نزدیک بالفعل ان دونوں کے تقرر کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ایک درجن سے زیادہ اولڈ بائز ٹرسٹی

مقرر ہو چکے ہیں۔ جن بزرگوں کا میں نے ووٹ منظوری دیا ہے یہ وہ
لوگ ہیں جنہوں نے کالج کو ہزار ہا روپیہ سے مالی امداد پہونچائی ہے
اور جن سے آیندہ کو ہر طرح کی توقع کیجا سکتی ہے۔ پس میری رائے یہ
ہے کہ بالفعل ان تینوں صاحبوں کا تقرر عہدہ ٹرسٹی پر منظور کیا جاوے
یعنے نواب محمد یوسف علیخاں صاحب۔ راجہ تصدق رسول خانصاحب
سی۔ ایس۔ ای۔ خان بہادر میرزا شجاعت علی بیگ صاحب۔ خیال
کرنے کی بات ہے جب ان حضرات نے بحالت نہونے ٹرسٹی کے
کالج کو مالی مدد دی ہے تو ٹرسٹی ہونے کی حالت میں ان کی ذات سے
بہت کچھہ کالج کو امداد پہونچنے کی امید ہے جسکی کالج کو بحالت موجودہ
اشد ضرورت ہے۔

خان بہادر برکت علیخاں صاحب۔ میرزا صاحب کا تقرر بہ لحاظ اونکی
اعلی درجہ کی ہمدردی کالج کے بخوشی منظور ہے۔

مد دوم

منظوری تقرر خواجہ غلام الثقلین صاحب بعہدہ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم
راجہ جہانداد خان صاحب چیف آف گکھڑ سی۔ آئی۔ ای۔ میں انکی نسبت

ووٹ ٹرسٹی ہونے کے واسطے دیتا ہوں۔ اور افسوس ہے کہ ایسا
شخص پہلے کیوں ٹرسٹی نہیں بنایا گیا۔

مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منظور ہے
بلحاظ علم و اخلاق کے قابل انتخاب ہیں۔

خان بہادر برکت علی خاں صاحب۔ میں اُن کی تقرر کی بابت محرک
کی تائید کر چکا ہوں اونکا تقرر منظور ہے

مد سوم

منظوری تقرر مسٹر شوکت علی صاحب بر عہدہ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم

راجہ جہاندا د خاں صاحب چیف آف گھکڑ۔ میں آپسے واقف نہیں
مگر آپکے کاموں سے واقف ہوں افسوس ہے کہ چہار ٹرسٹیوں کی
گنجائش نہیں ورنہ ان کے لیئے رائے دیتا۔

سید محمد باقر صاحب۔ مسٹر شوکت علی بی۔اے۔ کا تقرر عہدہ ٹرسٹی
پر میں اپنے نزدیک ضرور مناسب سمجھتا ہوں لیکن اسوقت بعض
وجوہ سے افسوس ہے نامنظور کرتا ہوں۔

خواجہ یوسف شاہ صاحب۔ میں نے سال گذشتہ میں بھی آپکے
لیے ووٹ دیا تھا۔ اب بھی دوبارہ اپنا ووٹ دیتا ہوں کہ مسٹر

شوکت علی کو جنکے تقرر کے محرک ہمارے پریسیڈنٹ ہیں ٹرسٹی مقرر کیئے جاویں۔

نواب عبد السلام خاں صاحب۔ میں مسٹر شوکت علیخاں کو اس عہدہ کے لیئے لائق سمجھتا ہوں اوبوجہ طالب علم ہونے کالج کے وہ مستحق ہیں۔

خان بہادر برکت علیخاں صاحب۔ سال گذشتہ میں مینے انکے تقرر کے واسطے منظوری دی تہی اور اون کی ناکامی پر افسوس ہوا تہا۔ یہہ نہایت سرگرم تعلیم یافتگان کالج سے ہیں اور اونکے تقرر سے فی الحقیقت کالج کو فائدہ پہونچیگا۔

مد چہارم

منظوری تقرر نواب یوسف علیخاں صاحب بعہدہ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم علیگڈہ

قاضی عزیز الدین احمد صاحب۔ نواب صاحب کو میں نے دو سال برابر تجویز کیا لیکن اونکو کافی ووٹ نہیں ملے اس سال مایوس ہو کر میں خاموش رہا۔ یہہ ظاہر ہے کہ نواب صاحب

یا راجہ صاحب جہانگیر آباد یا کوئی معزز آدمی دونوں کے واسطے سلسلہ جنبانی
یا درخواست نکرے گا۔ اسلیئے ٹرسٹی صاحبان کو خود اسپر توجہ چاہیے
نواب صاحب کا ٹرسٹی ہونا نہایت ضروری ہے میں خوشی سے
منظوری دیتا ہوں۔

نواب عبدالسلام خاں صاحب۔ بیشک نواب صاحب کا ٹرسٹی ہونا
واجب ہے۔ اور اونکا حق ہے۔

خواجہ یوسف شاہ صاحب خان بہادر۔ نواب یوسف علی خاں
صاحب کا ٹرسٹی ہونا کالج کے لیئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔
اور میں نہایت خوشی سے اپنا ووٹ نواب صاحب کے حق میں
دیتا ہوں۔

مد پنجم

منظوری تقرر آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب
سی۔ ایس۔ آئی۔ عہدہ ٹرسٹی پر

قاضی عزیزالدین احمد صاحب۔ ایک جگہ اودہ کی خالی ہے یعنے
نواب فتح نواز جنگ بہادر مرحوم کی۔ اسلیئے اوسپر اودہ کے رئیس کا

انتخاب ہونا چاہیئے۔ راجہ صاحب کا تقرر بہت ضروری ہے منظور کرتا ہوں۔

خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب۔ جو کچھ قاضی عزیز الدین صاحب نے راجہ صاحب کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ مجھکو اوس سے بالکل اتفاق ہے، واقعی ایسے فیاض اور بارسوخ رئیس کا کالج کا ٹرسٹی مقرر کرنا کالج کے اغراض کے لیئے نہایت مفید ہے پس میں نہایت خوشی سے اپنا ووٹ دیتا ہوں کہ راجہ صاحب ٹرسٹی مقرر کیئے جائیں۔

مد ششم

منظوری تقرر نواب محسن الملک بہادر عہدہ آنریری سکرٹری ٹرسٹیان پر تین سال کے لیئے حسب قاعدہ (۵ ۴ و ۴ ۷)

قوانین و قواعد ٹرسٹیان

راجہ جہانداد خان صاحب چیف آف گھکڑ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی ٹرسٹی اس مبارک نام و نیک تجویز سے اختلاف رائے نہیں

کرے گا۔ ضرور تین سال کے لیئے عہدہ ہذا کو پر تقرر فرمایا جاوے

مولوی فرید الدین صاحب۔ میں نہایت خوشی سے تقرر نواب محسن الملک کا اوپر عہدہ آنریری سکرٹری کے منظور کرتا ہوں۔ بلکہ اگر اونکی لایف سکرٹری کی تقرری کی تجویز کیجاتی تو میں منظور کرتا۔

مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی۔ میرے نزدیک نہ صرف ٹرسٹیوں کے لیے بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے لیئے اِس سے زیادہ خوشی کی بات نہیں ہو سکتی کہ نواب محسن الملک بہادر آیندہ تین سال کے لیئے پھر آنریری سکرٹری مقرر کیے جائیں۔ بلکہ میری رائے میں اگر قانون ٹرسٹیان اجازت دیتا تو اون کی جلیل القدر خدمات اسی حد تک پہونچگئی تھیں کہ انکو مثل سیّد احمد خاں مرحوم کے لایف سکرٹری مقرر کیا جاتا۔ لہٰذا میں نہایت خوشی سے آیندہ تین سال کے لیئے انکا تقرر منظور کرتا ہوں۔

خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب۔ مجکو اِس عمدہ اور کار آمد تجویز سے بالکل اتفاق ہے، بلکہ بلحاظ اِس بے نظیر ترقی کے جو گذشتہ چھہ سال میں کالج نے کی ہے اگر قواعد و قوانین ٹرسٹیان

مانع ہوتے تو میں نواب ممدوح کو لائف آنریری سکرٹری ٹرسٹیان مقرر کرنے کے لیئے اپنا ووٹ دیتا، اور یقینی دیگر ٹرسٹیان بھی ایسا ہی کرتے۔

آنریبل مولوی شاہ دین صاحب - نہایت خوشی سے منظور ہے اس سے بہتر اور کوئی انتخاب ہو نہیں سکتا۔ نواب صاحب کا ٹرسٹیان پر نہایت احسان ہوگا۔ اگر وہ اس عہدہ کو قبول فرمائیں گے۔

نواب عبد السلام خاں صاحب جسطرح خدمت مسلمانوں کی نواب صاحب نے کی ہے مسلمان کبھی اونکا علیحدہ ہونا پسند نکریں گے میں بھی منظور کرتا ہوں۔

نواب میرزا سعید الدین احمد خاں صاحب طالب - اِس مد کی بابت بذاتِ خود منظوری دیتا ہوں اور دیگر ٹرسٹیوں سے مستدعی ہوں کہ میری شریک رائے ہوں۔ اور محسن الملک بہادر سے متمنّی ہوں کہ آئندہ تین سال کے لیئے مزید زحمت جو سعادت دارین ہے برداشت فرمائیں۔

خان بہادر برکت علیخاں صاحب - اِس عہدہ کے واسطے جناب ممدوح سے بہتر کوئی عمدہ تقرر ممکن نہیں جس خوبی محنت شاقہ و سرگرمی سے

جناب موصوف نے بعد سید مرحوم کالج کا کام چلایا اوسمیں جان تازہ
ڈالی وہ انہی کا حصہ ہے اور سب پر عیاں ہے۔ میں بصدق دل اِس
مد کو بدیں دعا منظور کرتا ہوں کہ خداوند کریم اونکو ہمت، طاقت صحت
جسمانی اور عمر دراز عطا کرے اور اونکے سایہ میں کالج یونیورسٹی کے
درجہ کو پہونچے۔

راجہ نوشاد علی خاں صاحب۔ مسٹر محمد رفیق اسکوئر۔ مولانا نذیر احمد
صاحب۔ بہت ضروری ہے۔ اسکی منظوری میں مجھکو یقین ہے کسیکو مجالِ
مخالفت نہوگی۔

مدہفتم

موجودہ قواعد و قوانین ٹرسٹیان کے قاعدہ (۱۱۶) میں بجائے الفاظ ”سالانہ اجلاس“ کے الفاظ ”کسی اجلاس“ کے داخل کیئے جانے کی منظوری

قاضی عزیز الدین صاحب۔ جب ایک معاملہ ٹرسٹی نامنظور کر دیں
اوسکو پھر پیش کرنا ٹرسٹیوں کی بے عزتی ہے۔ میں اِسکو

منظور نہیں کر سکتا۔

مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ جب مسودہ تیار ہو تو ٹرسٹیز کو کافی فرصت اوسکے معائنہ کی ملنا چاہیئے۔ سالانہ اجلاس کے علاوہ کوئی قانون نافذ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہر ٹرسٹی کو فرصت نہیں ہے کہ جب مسودات پہونچیں تو وہ اوسپر غور کرسکے سال میں ایک دفعہ اسقدر کام کرنا غنیمت ہے۔

خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب۔ یہ تحریک لا سلیکٹ کمیٹی کی ہے اور جس غرض سے اس تحریک کو پیش کیا گیا ہے میری رائے میں ضروری ہے اور اوسمیں کوئی ہرج نہیں ہے بلکہ رفع ہرج متصور ہے۔ لہذا میں اس تحریک کو منظور کرتا ہوں کہ موجودہ قواعد وقوانین ٹرسٹیان کے قاعدہ (۱۱۶) میں بجائے الفاظ ,, سالانہ اجلاس ،، کے الفاظ ,, کسی اجلاس ،، کے داخل کیے جائیں۔

نواب عبد السلام خاں صاحب۔ میرے نزدیک ایسی ضروری اصلاح قانون کے لیئے علیحدہ ووٹ لینا چاہیئے۔

خان بہادر مولوی سید زین العابدین صاحب۔ یہ ایسا مد ہے جس سے قاعدہ کی ترمیم ہوتی ہے۔ لہذا اسکی منظوری کے لیئے دو ثلث ٹرسٹی صاحبان کی ضرورت ہے۔ بہرحال کچھ ہو سب مجھے

منظور ہے۔

مولوی بدر الحسن صاحب ۔منظور ہی۔ کیونکہ میری رائے میں بھی سالانہ اجلاس کی قید فضول ہے قواعد وضوابط کی پابندی ہر سالانہ اجلاس میں قواعد وقوانین ٹرسٹیان میں ترمیم وتنسیخ عمل میں آتی ہے۔ بپابندی اونہیں قواعد وضوابط کے یہ ترمیم وتنسیخ بروقت عمل میں آنی چاہیئے۔

مد ہشتم

منظوری تعمیر مکان احاطہ کالج میں بغرض قیام ٹرسٹیان

ودیگر معززین جو بضرورت کارہائے کالج علیگڈہ تشریف لاویں

قاضی عزیز الدین احمد صاحب ۔ پہلے تخمینہ پیش ہونا چاہیئے۔

سید اشرف الدین احمد صاحب ۔ اگر گنجایش فنڈ میں ہو منظور ہے۔

خواجہ سجاد حسین صاحب ۔ یہ عمارت نہایت ضروری ہے اور اس کی تعمیر منظور ہی لیکن میرزا عابد علی بیگ صاحب کی تحریک کی میں اسقدر ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اسکی تعمیر کا خرچ ٹرسٹیوں سے جہانتک ہوسکے وصول کیا جائے جو ٹرسٹی کم سے کم سو روپیہ ادا کریں اون کا

نام کندہ کرایا جائے۔ کمرونکی تعداد بجائے دس کے پندرہ ہو اور علاوہ غسلخانہ کے باورچیخانہ اور پائخانہ کا ہونا بھی ضروری ہے کمرہ معہ متعلقہ ضروریات کے ایسا ہو جسمیں ایک ٹرسٹی یا کوئی اور مہمان معہ ایک دو نوکرونکے آسایش سے رہ سکیں۔ اولڈ بوائز سے بھی جو شریک ہونا چاہیں چندہ لیا جائے۔ اور ٹرسٹیوں اور اولڈ بوائز کو بپابندی قواعد مناسب ان مکانات میں بغیر کرایہ کے قیام کرنے کے اجازت ہو اور وہ ہر وقت ضروری فرنیچر وغیرہ سے مزین رہیں۔

نواب عماد الملک سید حسین صاحب بلگرامی اول اِس تعمیر کا نقشہ اور تخمینہ خرچ پیش ہونا چاہیئے۔

شمس العلما خواجہ الطاف حسین صاحب حالی۔ میرے نزدیک اگر سرمایہ کالج میں گنجایش ہو تو اِس عمارت کا تیار ہونا نہایت ضروری ہے۔

نواب محمد اسحٰق خانصاحب جبتک اِس امر کی صراحت نہو کہ کسقدر صرفہ میں یہ مکان تعمیر ہوگا۔ اوسوقت تک منظوری دینا دشوار ہے۔ لیکن اصولاً اسے تعمیر کیا جانا ضرور مناسب ہے۔

محمد اکرام اللہ خاں صاحب۔ تعمیر عمارت مناسب ہے لیکن تخمینہ

عمارت معلوم ہونی چاہیئے۔ اوسوقت منظوری دیجاوے گی۔

خان بہادر منشی الہی بخش صاحب۔ بشرط گنجایش تحریک ہذا سے اتفاق ہے۔

نیاز محمد خاں صاحب۔ منظور ہے لیکن صاحب آنریری سکرٹری کو ڈینچرز جاری کرنے کی ہدایت کیجاوے۔

خلیفہ سید محمد حسین صاحب۔ میں اسجگہ صرف اِس تجویز کے استحسان پر اتفاق رائے ظاہر کرتا ہوں مگر اول نقشہ مکان اور تخمینہ اخراجات اور آئندہ سکے طریقہ استعمال کے قواعد کا مسودہ جبتک مرتب نہ کر لیا جائے اور طریقہ بہم اِس فنڈ کو قرار نہ دے لیا جائے۔ تب تک میری یہ منظوری صرف حد استحسان کے اندر ہی اندر محدود متصور ہونی چاہیئے۔

مولوی شاہدین صاحب۔ یہ تجویز ابھی قابلِ تعمیل نہیں اِس لیئے منظور نہیں ہو سکتی۔

حکیم محمد اجمل خاں صاحب۔ میں ایسے مکان کی تعمیر سے اتفاق نہیں کرتا۔ میرے خیال میں سب سے پہلے کالج کی اور اوسکے بورڈنگ وغیرہ کی عمارتیں مکمل کیجائیں اوسکے بعد اگر کالج کا بجٹ اجازت دے تو ایسے مکان کی تعمیر میں کوئی

نہیں ہے۔

نواب عبدالسلام خانصاحب۔ مکان ٹرسٹیوں کے لیئے بنایا جانا ضروری چاہیے۔ مگر یہ اندازہ نہیں معلوم کہ کسقدر صرفہ ہوگا۔ یہ بجٹ سے اندازہ ہونا واجب ہے اوسوقت تعمیر کی اجازت دی جائے۔

مولوی زین العابدین صاحب۔ تعمیر مکان میں واسطے قیام ٹرسٹیان کے کچھ ہرج معلوم نہیں ہوتا لیکن اسکی منظوری اوسوقت ہوسکتی ہے جبکہ اول یہ بتلایا جاوے کہ کس جگہہ یہ مکان تعمیر ہوگا۔ کیا صرفہ ہوگا۔ پس اول نقشہ اور اسٹمٹ صحت کے ساتھ تیار ہوکر ٹرسٹیان کے روبرو پیش کیا جاوے اور اونکو یہ بتلایا جاوے کہ کس مد سے روپیہ اسکی تعمیر کے لیئے لیا جاوے گا تب البتہ کچھہ رائے دیجاسکتی ہے۔ لہذا اسروست نامنظور۔

حاجی موسےٰ خانصاحب۔ میں اِس مد کے متعلق صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری کی رائے سے متفق ہوں کہ کالج اسکی لاگت پوری نہیں کرسکتا۔ ہاں ڈبنچرز وغیرہ کے ذریعے مکان بنالیا جاوے۔ تو کوئی ہرج نہیں محرکین نے ایسے نامکمل طورپر اس تجویز کو پیش کیا ہے کہ صرف منظوری یا

نا منظوری فائدہ نہیں دیتی محرکین کو لازم تہا کہ اول خود
ایک آخری رائے فیصل کرکے مکمل اسکیم بنا لیتے پہر باضابطہ
اسکو پیش کرتے۔
نواب وقار الملک بہادر منظور ہی اس بحث کے متعلق ہینے وہ رائیں۔
بھی پڑھیں۔جو کیفیت کارروائی متسلکہ اجنڈا میں درج ہیں
یہ سچ ہے کہ روپیہ کے بدون کوئی کام نہیں ہو سکتا۔لیکن
جب ضرورت مسلم ہو تو عام رقوم چندہ کالج سے اس ضروری
عمارت کی تعمیر ہونی چاہیئے۔اور بالفعل صرف اسقدر منظوری
دیجاوے کہ آنریری سکرٹری صاحب عمارت کا نقشہ اور اسٹمٹ
تیار کرکے منظوری کے واسطے حسب ضابطہ ٹرسٹیوں کے
سامنے پیش کریں۔اوسوقت معلوم ہو سکے گا کہ کسقدر روپیہ کی
ضرورت ہے اور روپیہ موجود بہی ہے یا نہیں اگر نہیں تو اوسکے
واسطے کیا فکر کرنی چاہیئے اور بہر حال کام اسقدر زیادہ ضروری
ہے کہ اوسکے بدون ٹرسٹیوں کا آزادی کے ساتھہ کالج میں
آنا اور جبتک اونکی ضرورت ہو اور جبتک وہ قیام کرنا چاہیں
اوسوقت کالج میں اونکا قیام کرنا ناممکن ہے۔علیگڈہ میں شاید
سب سے زیادہ مجکو ہمیشہ سے اپنے دوستوں کے مہمان ہونے کی

سہولت اور عزت حاصل رہی ہے۔ لیکن یہ ایک واقعہ ہے
اور اوسکے بیان کے موقعہ پر کسی شرم و لحاظ کیوجہ سے بات
کو ٹال جانا ایمانداری کے خلاف ہے کہ اوس قسم کی عمارت
کے موجود ہونے کی وجہ سے۔ بسا اوقات خود میں کالج میں
زیادہ قیام کرنیسے قاصر رہ گیا دوست کیسی ہی مہربانی
کا برتاو کریں اور کیسا ہی اونکے گھر کو میں مثل اپنے گھر کے
سمجھوں لیکن یہ ہے بہر دل ہی تو ہے زیادہ کسیکو تکلیف دینے
کا موقعہ نہیں ہوتا اور خصوصاً اس مجبوری کیحالت میں کہ دوسرا
کوئی موقعہ قیام کا موجود نہیں ہے۔ ہاں جب ہم دوسری جگہ
آزادانہ اپنے گھر میں ٹھیرے ہوئے ہیں تو چاہیے ہم
ہفتوں اپنے دوستوں کی فرمائشات اور دعوتوں کو قبول
کریں وہ امر آخر ہے لیکن خواہ نخواہ کسی کے گھر پر بدون اسکی
درخواست کے ڈہئی دیئے رہنا کوئی دل قبول نہ کرے گا
پس اگر ٹرسٹیوں سے کام لینا ہے تو اون کے قیام کا
انتظام کرنا چاہیے ورنہ جو بیت ولعل ابتک ہوتا رہا ہے
آئندہ زیادہ عرصہ تک یہ حالت ناقابل برداشت ہے۔
مولوی بدر الحسن صاحب۔ ایسے مکان کا احاطہ کالج میں تعمیر ہونا

ضروری ہے۔ لیکن ایسے مکانمیں قیام وسکونت چندروزہ
وعارضی طور پر ہوسکے گی نہ کہ مستقل طور پر یا ایک زمانہ طول کے
لئے۔ مگر قبل اسکے کہ ایسی تحریک پیش کیجاوے اوس کے
ہمراہ تخمینہ لاگت و نقشہ موقعہ و نقشہ مکان بھی تجویز ہونا ضروری
ہے تاکہ ٹرسٹیان صاحبان اوسکی منظوری نامنظوری کی نسبت
جملہ امور پر غور فرماکر رائے قایم کرسکیں ایسے عام الفاظ جسمیں
کہ تحریک ہذا پیش کی گئی ہے منظور نہیں کیجاسکتی مناسب ہے
کہ سال آیندہ کے لیئے یہ تجویز ملتوی کیجاوے اور اوسوقت
جناب محرک صاحب اِس امر کی نسبت اپنی مفصل تجویز پیش
کریں۔ اسوقت نامنظور ہے۔

مولوی نذیر احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ تجویز نہایت معقول ہے
مگر جبتک یہہ معلوم نہو کہ مکان کا نقشہ کیا ہوگا۔ کسقدر صرف
ہوگا۔ اور صرف کے بہم پہونچانے کی کیا سبیل ہوگی، اور بعد
از تعمیر مکان مذکور کے مصارف کی کیا تدبیر ہوگی، اوسوقت
تک قطعی رائے قایم کرنا مشکل ہے، اِس تجویز کو مکمل صورت
میں پیش کرنے سے تعمیر مکان کا انتظام ہونا ممکن ہے۔

راجہ نوشاد علیخانصاحب۔ محمد رفیق صاحب۔ مولانا

نذیر احمد صاحب ۔ اگر مالی حالت اجازت ایسے اخراجات کی دے تو عندی منظوری میں نہیں ہے۔

مد نہم

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو یہ حق دیئے جانے کی منظوری کہ وہ ہر سال اولڈ بوائز کیطرف سے ایک پُرانے طالب علم کو بطور اپنے ریپریزنٹیٹو کے بپابندی قواعد مندرجہ ذیل منتخب کرے جسکو جملہ وہ حقوق حاصل ہونگے جو از روے قانون کالج ایک ٹرسٹی کو حاصل ہیں۔

قاضی عزیزالدین احمد صاحب ۔ مجھکو اس سے اختلاف ہے۔ خدا کے فضل سے گروہ ٹرسٹیان میں سب سے پُرانے طالب علم داخل ہیں اور ہر سال ایک نہ ایک طالب علم ٹرسٹی ہوتا ہے۔

نواب عماد الملک بہادر ۔ یہ تجویز بہت درست اور مناسب ہے اور

منظوری کے لایق ہے مگر محرک صاحب اگر تکلیف گوارا فرماکر ووٹ کے قلمبند کیئے جانے کا طریقہ بھی تجویز کردیں تو مناسب ہے

مولوی نظام الدین حسن صاحب ۔ حرف (ب) دوبارہ کے بجاے مکرر کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے تاکہ زاید بار منتخب ہوسکے۔

میرزا عابد علی بیگ صاحب ۔ موجودہ قواعد قوانین ٹرسٹیان میں تعداد ٹرسٹیان کی معین ہے اور حقوق ٹرسٹیونکو بموجب قوانین موجودہ کے حاصل ہیں اور وہ حقوق قواعد موجودہ کے بموجب کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہوسکتے ۔ جبتک کہ قواعد و قوانین کی ترمیم نہ کیجاوے اور بحیثیت ترمیم قانون کے یہہ تحریک پیش نہیں ہوئی ہے ۔ اسلیئے یہ تحریک میرے نزدیک لایق نامنظوری کے ہے ۔ البتہ لا سلیکٹ کمیٹی مقررہ ٹرسٹیان میں یہ تحریک بھیجدیجاوے ۔ تو لا سلیکٹ کمیٹی اِس تحریک پر غور کرے اور اوسکی راے ہو تو کوئی دفعہ بلحاظ اِس تحریک کے قواعد وقوانین میں درج کردے۔

سید محمد باقر صاحب رضوی ۔ میں اِس تحریک کو منظور نہیں کرتا ہوں ۔ چونکہ خلاف قانون ٹرسٹیان ہے اوّل قانون میں ترمیم ہوجاوے تب ایسی تحریک پیش ہونی چاہیئے۔

خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب - میں نہایت افسوس سے
عرض کرتا ہوں کہ میری رائے میں باوجود ان تمام پابندیوں کے
کہ جنکو صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے پیش کیا ہے ابھی
وہ وقت نہیں آیا کہ ایسوسی ایشن کو یہ حق دیا جاوے۔ اگر میں
میٹنگ میں حاضر ہوا تو مفصل عرض کرونگا۔ مسٹر کارنا کے
متعلق جو کارروائی بعض اولڈ بوائیز نے کی ہے وہ ہم بھول نہیں
گئے۔ سردست میری رائے اس تجویز کے برخلاف ہے
اور میں اپنا ووٹ اسکے برخلاف دیتا ہوں۔

شیخ عبداللہ صاحب - منظور ہے۔ اس تجویز میں اس بات کی
صراحت نہیں کی گئی کہ آیا وہ اولڈ بائیز جو پیشتر سے ٹرسٹی
ہیں اونکو بھی ریپریزنٹیٹو بننے کا حق حاصل ہوگا یا نہیں۔

نیاز محمد خاں صاحب - منظور۔ اس شرط پر کہ قایم مقامان موصوف
اولڈ بائیز ایسوسی ایشن کی کثرت رائے کے مطابق امور پیش ہونے
پر اظہار رائے فرمایا کریں۔

حکیم محمد اجمل خاں صاحب - جبکہ اولڈ بوائیز میں سے ٹرسٹی شپ کے لئے
منتخب ہوئے ہوں اور آیندہ بھی ایسے انتخاب کی کوئی روک نہو
تو پھر یہ نہ سمجھ زاید بات ہوگی۔ اسلیے میں اس سے متفق نہیں ہوں

خان بہادر مولوی سید زین العابدین صاحب - اِس مد کی بابتہ معہ ضمن الف - ب - ج - د - یکجائی رائے لکھی جاتی ہے - اُن مدات کی نسبت میری رائے خلاف ہے - اور قبل از وقت اسبابت کی کوشش کیجاتی ہے کہ اولڈ بوایز کو مطابق قانون وہی اختیارات اور حقوق حاصل ہوں - جو حسب ضابطہ ٹرسٹیان کو حاصل ہیں - میرے خیال میں ضرور ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ منجملہ ٹرسٹیان زیادہ تعداد ٹرسٹیان کی انہیں اولڈ بوایز میں سے ہوگی - اسوقت تک جسقدر اولڈ بوائیز میں سے ٹرسٹیان مقرر ہو چکے ہیں اون کے نام نامی حسب ذیل ہیں - سید محمد علی اسکوئر - صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب - مولوی علاالحسن صاحب - خواجہ سجاد حسین صاحب - صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب - سید زین الدین صاحب - محمد اسلم حیات خاں صاحب - مولوی نذیر احمد صاحب - مسٹر محمد رفیق صاحب - مولوی بدرالحسن صاحب - سید احمد علی صاحب - سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی - شیخ عبداللہ صاحب - مولوی بہادر علی صاحب مرحوم - اور ہر اجلاس میں جب کوئی جگہ ٹرسٹی شپ کی خالی ہوتی ہے تو ضرور دو تین نام اولڈ بائیز میں سے

پیش کیئے جاتے ہیں اور کوشش کیجاتی ہے بذریعہ لینے پر اکسی
وغیرہ کے جسطرح ممکن ہو اولڈ بائیز ٹرسٹی مقرر ہوں۔ چنانچہ پچھلے
سالانہ اجلاس میں شیخ عبداللہ ٹرسٹی مقرر ہو چکے ہیں اور اب کے
اجلاس کے لیے بھی دو اولڈ بائیز کے نام پیش کیے گئے ہیں میری
دانست میں محرک صاحب کو ابھی اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی
چاہیئے کہ اولڈ بائیز کو باوجود نہ ٹرسٹی ہونے کے وہی حقوق
دیدیئے جائیں جو کہ ٹرسٹیوں کو حاصل ہیں کیونکہ بیچارے اولڈ
ٹرسٹی بہت سے چراغ سحری ہو رہی ہیں وہ خود بخود عہدہ ٹرسٹی
کو خالی کریں گے اور اولڈ بائیز اون کی جگہہ ٹرسٹی مقرر ہوتے
چلے جائیں گے اور اسکا نتیجہ جو کچھہ ہو آئندہ کیحالت اور تجربہ سے
ظاہر ہو جائیگا۔ اسوقت اسقدر بڑی تعداد ٹرسٹیان اولڈ بائیز
کی ہے کہ غیر ٹرسٹی اولڈ بائیز اپنی رایوں کو اونپر ظاہر
کر سکتے ہیں اور اگر وہ لوگ اونکو صحیح درست سمجھیں تو اون کو
اجلاس میں پیش کر کے منظور کرا سکتے ہیں لہذا میں اس
تحریک کو نامنظور کرتا ہوں۔

حاجی محمد موسےٰ خاں صاحب۔ میرے خیال میں اس مبارک تجویز
کی تمام ٹرسٹیان کالج خیر مقدم کریں گے۔ لیکن چونکہ یہ ترمیم قانونی ہے

اور ہمارے دوست آفتاب احمد خاں صاحب متفق ہیں۔ اس لئے
میری اتنی گذارش ضرور ہے کہ ترمیمات و اختلافات میں وہ اس
تجویز کو بالتصریح قانون کے اندر چسپاں کردیں، پہلے جس دفعہ کے
اندر یا جس دفعہ کے بعد وہ قانون میں اس دفعہ کو بڑھانا چاہیں۔
اوسکو مکمل کر کے پیش کریں تاکہ کمیٹی قانونی کی محنت بچ جاوے
ذیل کے قواعد دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سرسری طور پر
قلم برداشتہ لکھے گئے ہیں، مثلاً ہر سال ایک اولڈ باینر کا
ریپریزنٹیٹو بھیجا جائے گا، اور ٹرسٹیوں میں تین سے زیادہ
ایک وقت میں ریپریزنٹیٹو نہ ہونگے، یہہ بات زیادہ تشریح کی
محتاج ہے اسکو ذرا کھولدینا چاہیئے۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب۔ یہ تحریک
لا سلیکٹ کمیٹی میں بھیجدی جاوے۔ تاکہ قانون کی ساتھ جو
عنقریب پیش ہونے والا ہے اوسکا تصفیہ ہوسکے۔

زین الدین صاحب۔ ایم۔ اے۔ اس مدنہم کو میں معترض ہا ئے
(الف۔) (ب) (ج) (د) کے نامنظور کرتا ہوں، اور جبکہ
بہت سے اولڈ باینز خود ٹرسٹی ہیں لہذا بالفعل اس جدید
قاعدہ کے خلاف قواعد مجاریہ کے اجرا کی ضرورت نہیں ہے

مولوی محمد بدر الحسن صاحب - یہ تجویز بہت مناسب ہے مگر چونکہ اس سے قواعد متعلق انتخاب ٹرسٹیان و کانسٹی ٹیوشن (نظام) کالج میں ایک تغیر واقع ہوتا ہے، اسلئے میری رائے میں یہ تحریک بحیثیت موجودہ قابل منظوری نہیں ہے، بلکہ جناب محرک صاحب حسب منشائے تجویز ہذا اول موجودہ قوانین و قواعد ٹرسٹیان کے دفعات متعلقہ میں ترمیمات پیش کریں اور بعد ازاں اوسکے متعلق قواعد بغرض منظوری ٹرسٹیان پیش کریں اوسوقت یہ تجویز منظور کیجا سکتی ہے نہ حیثیت موجودہ پر

مولوی نذیر احمد صاحب بی - اے - جوکہ موجودہ قواعد و قوانین کی ترمیم و ترتیب لاسلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہو چکی ہے اس لیے یہ تجویز بھی کمیٹی مذکورہ کے پاس بھیجدی جاوے تاکہ وہ اسپر کامل غور کر سکے، اگر یہ تحریک منظور ہو جاوے تو قواعد و قوانین کی چند در چند دفعات میں بھی ترمیم لازمی ہوگی - اسلئے یہی ضروری ہے کہ یہ تحریک لاسلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کیجاوے، علاوہ ازیں جب یہ کام کمیٹی مذکور کر رہی ہے تو اسوقت جستہ جستہ تغیرات بغیر اشد ضرورت کے کرنا واجب نہیں ہے -

راجہ نوشاد علی خاں صاحب مسٹر محمد رفیق اسکوئر۔
مولانا نذیر احمد صاحب ۔ یہ حق ہمارے خیال میں ٹرسٹیوں سے تعلق رکھتا ہے، اور تعلق رہنا چاہیئے ۔ ٹرسٹیان خود ہی قابل طالب علم کالج کے انتخاب کرنے میں پس و پیش نہ کریں گے۔

مد و ہم

قانون ٹرسٹیان کے بموجب کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت اور منفی دونوں شمار سے خارج ہوگا ۔

سید محمد احمد خاں صاحب ۔ نامنظور ۔ یہ مخالف اصول عام قواعد ایسے ایسوسی ایشنوں کے ہے ۔ سکوت منفی میں ہی اب تک عملدرآمد رہا ہے ۔
دفعہ ۱۳۱ و ۱۶۱ قواعد و قوانین ٹرسٹیان کی منسوخی اس سے لازمی ہے دفعہ ۱۳۱ کا منشا ہے کہ تمام معاملات کا تصفیہ کثرت رائے ٹرسٹیان پر ہوگا ۔ لیکن حسب دفعہ ۱۶۱ کے واسطے منسوخی و ترمیم قانون کے دو ثلث ٹرسٹیان کی منظوری

درکار ہوگی مثلاً کالج کے ۷ ٹرسٹی ہیں ہر معاملہ کی منظوری
کے واسطے ۳/۵ سے زائد ووٹ منظوری اگر وہ متعلق تبدیلی یا
ترمیم قانون ہے تو ۴/۷ ٹرسٹیان کی ووٹ منظوری ہونی
چاہیں بمطابق تبدیلی مجوزہ کے ضرور ہوا کہ صرف پانچ ٹرسٹیاں
ملکر جو امر چاہیں فیصلہ کردیں حتے کہ قانون بہی تبدیل و منسوخ
کردیں مثلاً اگر ٹرسٹیاں نے سکوت اختیار کیا اور ووٹ
نہیں بہیجے۔ صرف آٹھ ٹرسٹیاں کا جلسہ ہوا منجملہ اون کے
جو پانچ کی راے ہوگی وہ نصف سے زیادہ بلکہ دو ثلث سے بہی
زائد ہو جاوے گی اور تین کی راے نامنظوری کی منجملہ آٹھ کے
مغلوب ہوگی بشرطیکہ کاسٹنگ ووٹ انکے شمول میں نہیں ہوئی
اس سے زیادہ امر مضر کوئی نہیں ہوسکتا ہے۔ اور غالباً گورنمنٹ
بہی اِس ترمیم و تبدیلی کو منظور نہ کرے۔

قاضی عبد العزیز الدین صاحب۔ نامنظور کسی خاص قاعدہ کی ضرورت
نہیں معلوم ہوتی۔

راجہ جہاں داد خاں صاحب۔ درست ہے خاموشی نیم رضا نہ سمجھا جاے
بلکہ سکوت خارج شمار ووٹ ہو۔

خواجہ سجاد حسین صاحب۔ بیشک ایسا ہی ہونا چاہیئے یعنے سکوت کا
یہ انٹرپریٹیشن منظور ہے۔

مولوی نظام الدین حسن صاحب معین المہام بھوپال۔ یہ تحریک خلاف
اصول قانون ہے۔ مثلاً ۷ ٹرسٹیز رائے دیں کہ کالج ایک
کروڑ روپیہ قرض لینے کا مجاز بذریعہ سکرٹری ہے۔ اگر بقیہ
ٹرسٹیز رائے نہ دیں تو کیا کالج ایک کروڑ روپیہ کا مقروض
ہوسکیگا؟ یہ عمل سخت خطرناک ہے۔ کالج کے مصارف۔ اور
ذمہ واریاں اراء پر منحصر ہونا چاہیئے نہ سکوت پر۔ اگر کوئی ٹرسٹی
رائے نہ دے تو فرض کرنا چاہیئے کہ وہ قابل منظوری نہیں تجویز
کرتا ہے۔

مرزا عابد علی بیگ صاحب۔ قانون و قواعد موجودہ ٹرسٹیان میں
جہاں کسی امر متنازعہ کا فیصلہ موقوف مجارٹی اور منارٹی پر ہو وہاں
کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت و منفی دونوں کے
شمار سے خارج سمجھنا چاہیئے، یعنے جس امر کی نسبت کسی ٹرسٹی
نے کچھ رائے نہیں دی اوسکا ووٹ سمجھا جاوے گا کسیطرف
نہیں ہے، جن ٹرسٹی نے مخالفت یا موافقت میں رائے دی
ہے اونہیں کے باہم مجارٹی اور منارٹی پر فیصلہ ہو جاوے گا۔

لیکن جہاں کہیں موجودہ قوانین وقواعد میں یہ حکم ہے کہ اسقدر حصہ
ٹرسٹیونکا جبتک متفق نہو (مثلاً دو ثلث) وہاں لازم ہے کہ جبتک
اوسیقدر حصہ ٹرسٹیوں کا متفق نہو اور منظور نہ کرے تب تک
وہ تحریک منظور نہ سمجھی جائے اور وہاں سکوت ٹرسٹی کو شمار
سے خارج کرکے یہ نہیں ہونا چاہئیے کہ رائے دہندہ ٹرسٹیوں میں
تعداد حصہ ٹرسٹیوں کی جو معین ہے اوسکی بموجب مجارٹی یا
منارٹی دیکھی جاوے۔ اسلیے میرے نزدیک اس تحریک کی
ترمیم کیجاوے۔ اور اوس میں وہ قید اور شرط بڑھائی جاوے
جو مینے بیان کی ہے، دوسرے یہ کہ اسی تحریک کے ساتھ
یہ تحریک بھی ضروری ہے کہ مثبت اور منفی یں صاف ہاں یا نہیں
ہونا چاہئیے۔ یا منظوری و نامنظوری لیکن جس کسی رائے میں
کوئی قید یا شرط لگائی ہے اوس رائے کو بھی شمار ووٹ کے
وقت خارج کیا جانے، وہ رائے نہ مثبت میں شمار ہو نہ منفی میں
یہ قاعدہ بھی متعلق اوس قاعدہ کے ہوگا کہ جہاں مجارٹی و
منارٹی پر فیصلہ ہوتا ہو، اور بہتر یہ ہے کہ یہ معاملہ بھی لا سلیکٹ
کمیٹی کے سپرد کیا جاوے اور وہ بعد مباحثہ ضروری کے
درج مسودہ قانون ٹرسٹی کے کرے۔

سید محمد باقر صاحب۔ میرے نزدیک سکوت یعنے رائے نہ دینا کسی امر کی نسبت داخل انکار کے ہے و منفی مد شمار کیا جاوے گا۔

خواجہ الطاف حسین صاحب حالی۔ میں نہایت زور سے اِس مد کی تائید کرتا ہوں اور کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ محض سکوت اثبات یا منفی کا قایم مقام سمجھا جاوے۔

نواب محمد اسحق خاں صاحب۔ اسکی کیا ضرورت ہے خود بخود یہ بات ہونی چاہیئے۔

خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب۔ میں خود اس جلسہ میں حاضر تھا آنریری سکرٹری اور مینے ایک نوٹ بھی اِس کارروائی کے برخلاف درج روے داد کرایا تھا اور عرض کیا تھا کہ تمام کونسلوں اور کمیٹیوں میں یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ کسی ممبر کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت اور منفی میں بھی دونوں شمار سے خارج ہوتے ہیں لیکن اوسوقت کثرتِ رائے ٹرسٹیان موجودہ اجلاس کے باعث ایسا صریح قاعدہ کہ جسکو دنیا بھر کی سوسائیٹوں نے تسلیم کیا ہوا ہے نامنظور رہا۔ اب اِس تحریک کے متعلق میرا

ووٹ ہے کہ قانون ٹرسٹیان کی بموجب کسی ٹرسٹی کا سکوت کسی امر کی نسبت مثبت اور منفی دونوں شمار سے خارج ہوگا۔

آنریبل خلیفہ سید محمد حسین خاں صاحب۔ بیشک درست، لیکن ووٹ لینے کے وقت چونکہ اثبات و نفی کی علامت میسرہ ہات کا اوٹھانا اور نہ اوٹھانا ہے، اوس وقت جو شخص ہاتھ اوٹھائے یہہ علامت ایجابی سمجھی جائے گی، اور جو نہ اوٹھائے اوسکا سکوت علامت سلبی متصور ہونی چاہیئے۔ اور تحریری کاغذ کا جواب نہ آنا نہ نفی ہے، نہ اثبات۔

آنریبل مسٹر محمد شاہ دین اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور۔ اِس سے زیادہ معقول تجویز ہو نہیں سکتی۔ اور میں حیران ہوں کہ بجٹ میٹنگ منعقدہ ۱۳ر جولائی ۱۹۰۴ء میں ٹرسٹیان موجودہ اجلاس نے کثرت رائے سے کیونکر وہ فیصلہ دیا جسکی وجہہ سے اِس تحریک کی ضرورت پیش

آئی ہے۔ اِس فیصلہ سے زیادہ غلط اور زیادہ تعجب خیز فیصلہ میں نے نہیں سنا۔ میں نے دو تجاویز کے متعلق سکوت اختیار کیا تھا۔ اِس وجہ پر کہ اون کی نسبت میری راے قائم نہیں ہوئی تھی، اور ٹرسٹی صاحبان نے فیصلہ کر دیا کہ میری راے اون تجاویز کے مخالف ہے !! میں اُمید کرتا ہوں کہ آیندہ ٹرسٹی صاحبان اس قسم کا ازسرتا پا غلط فیصلہ صادر نفرمائیں گے۔

خان بہادر مولوی سید زین العابدین خاں صاحب
چونکہ اِس مد کی بابت قواعد و قوانین ٹرسٹیان میں کچھ تذکرہ نہیں ہے۔ لہذا اولاً اوس قانون کی ترمیم کرائی جاے، تب کوئی راے اس مد کی بابت دیجا سکتی ہے۔

حاجی محمد موسے خاں صاحب۔ مگر الخاموشی نیم رضا، کے مضمون سے تو سکوت منظوری میں شمار کرنا چاہیئے اور بیضرورت وقت ضائع کرنے کے اندیشہ سے

نامنظوری ہیں۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ منظور ہے۔ اور مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب نے اور دیگر بعض ٹرسٹیوں نے اوسکے وجوہ نہایت معقول پیش کر دے ہیں، جو کیفیت کارروائی میں درج ہیں۔

سید زین الدین صاحب۔ ایم۔ اے۔ قانون ٹرسٹیان میں کچھ صراحت اسکی نہیں ہے۔ لہٰذا بحوالہ قانون ٹرسٹیان کے میں کوئی رائے اسمیں نہیں دے سکتا۔

مولوی بدر الحسن صاحب۔ قبل اس کے کہ اس امر کی نسبت کوئی رائے قطعی قایم کیجائے، اس امر کا فیصل ہونا بھی ضروری ہے، کہ ایک امر کی منظوری کے لیے کم از کم کسقدر ووٹ اوس تجویز کے موافق ہونے چاہییں، اگر کسی معاملہ اہم کی نسبت جملہ یا اکثر ٹرسٹی صاحبان رائے دہندگان نے سکوت اختیار فرمایا ہے، اور صرف ایک صاحب نے اوسکی منظوری کی، یا دو صاحبان نے منظوری کی، اور

ایک صاحب نے نامنظوری کی رائے دی ہے، تو کیا وہ امر واجب التعمیل ہوگا، میرے نزدیک ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اِس لیے میری رائے ہیں ایک مناسب تعداد مثلاً (۲۰ یا ۲۵) تجویز ہونی مناسب ہے، اگر اوس تعداد تک ٹرسٹی صاحبان کسی امر کی منظوری کی نسبت ووٹ دیں تو بحالت سکوت دیگر ٹرسٹیان بھی امر زیر تجویز کا فیصلہ اثباتاً ہو سکتا ہے۔ ورنہ موجودہ طریقہ پر عمل کرنا لابدی ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ ووٹ رائے دہندگان کا سکوت خلاف اوس تحریک کے رواجاً شمار کیا جاتا ہے، پس یہی طریقہ کارروائی جاری رہنا چاہیئے۔ تاوقتیکہ منظوری کے ووٹ کی تعداد مقرر نہ کیجاوے۔

مد یازدہم

منظوری تقرر مولوی عبدالماجد صاحب اُسیوقت

(۱۶ اکتوبر ۱۹۰۴ء) سے ادسی تنخواہ (ساٹھ روپیہ ماہوار)

پر جس کی تحریک گذشتہ بجٹ میٹنگ مین ہوئی تھی

سید محمد احمد صاحب - نامنظور اسلئے کہ اتبک تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ عہدہ محض بیکار ہے اور فضول خرچ ہوتا ہے۔

قاضی عزیزالدین احمد صاحب - نامنظور مجھکو مولوی صاحب سے کوئی وجہہ اختلاف کی نہین ہے۔ لیکن اس قسم کی تحریکون سے ٹرسٹی صاحبان کی سخت بے عزتی ہوتی ہے جب ایک مرتبہ دو مرتبہ ایک بات ٹرسٹی نامنظور کر دین تو پہر اوس کی پابندی کرنا چاہئے اور اوس فیصلہ کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ اگر ٹرسٹیون کا فیصلہ محض بے حقیقت ہے اور اوس کی کوئی قدر نہین تو پہر اون سے بار بار پوچھنا بیکار ہے،

جو جی چاہے کر دیا جایا کرے، قانونی عدالتوں میں اور ہر جلسہ میں امر تصفیہ شدہ دوبارہ نہیں پیش ہو سکتا اسیطرح جب کوئی امر ایک مرتبہ فیصلہ ہو جائے اوس کی تحریک نہایت نامناسب ہے میں سب ٹرسٹی صاحبان سے ملتمس ہوں کہ اپنے فیصلہ کی پوری تعمیل کراویں۔ ورنہ ٹرسٹیوں کا وجود بیکار رہے۔

مولوی فریدالدین صاحب۔ میں تقرر مولوی عبدالماجد صاحب یا کسی پورانے قسم کے مولوی کے تقرر کی ضرورت محمڈن کالج میں نہیں جانتا۔ ان پورانے مولویوں سے کچھہ فائدہ طالبعلموں کو نہیں ہوتا ہے۔ بیفائدہ مبلغ ۵۰ روپیہ کا بوجھہ مالی حالت پر کالج کے ڈالنا بیجا ہے۔

خواجہ سجاد حسین صاحب۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ مولوی عبدالماجد صاحب کو ایک سال کے لیئے تنخواہ مجوزہ پر متقرر کیا جاوے۔ اگر اس عرصہ میں اون کا تقرر مفید ثابت ہو تو اونکو ایک سال کے بعد مستقل کیا جائے۔

مولوی نظام الدین صاحب۔ جب ایک امر بنائے وجوہ نامنظور کیا گیا تو اوس کو دوبارہ پیش کرنے کی معقول وجہہ نہیں ہے بلا مرضی مولوی عبداللہ صاحب منتظم دینیات کسی دوسرے واعظ کا

تقرر مناسب نہیں ہے۔ ابتری انتظام کو کبھی جائز نہ رکھنا چاہیے

مرزا عابد علی بیگ صاحب۔ یہ تحریک کسی جدید ضرورت اور بنا پر نہیں کیجاتی ہے، بلکہ اوسی بنا اور ضرورت پر ہے کہ جو اجلاس گذشتہ میں پیش ہو کر نامنظور ہو چکی ہے۔ یہ امر کہ اجلاس گذشتہ میں شمار ووٹ مناڑتی میں غلط فہمی ہوئی، یا اوس کی نوعیت کو غلط سمجھا یہ تحریک منظور نہیں ہوسکتی، کیونکہ جو فیصلہ اجلاس گذشتہ نے کیا ہے اوسکی غلط فہمی کے متعلق قانون کی ترمیم یا تشریح ہو جاوے تو بھی موجودہ قانون کی بموجب جو کچھ کہ اجلاس تجویز کرے گا، گو اوسنے کسی مراد قانون میں غلط فہمی کی ہو تو بعد منسوخ ہو جانے اوس قانون کے یا اوس کی تشریح جدید کے جو کارروائی عمل میں آچکی ہے وہ منسوخ نہیں ہوسکتی، اسلیئے میں اس تحریک کو نامنظور کرتا ہوں۔

شمس العلما خواجہ الطاف حسین صاحب حالی۔ اگر مد دہم اجنڈا کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو مولوی عبدالماجد صاحب کا تقرر گذشتہ بجٹ میٹنگ میں موافق قاعدہ کے منظور ہو چکا تھا، اور اگر اوسوقت ایک آدہ ووٹ کی کمی رہ گئی تھی تو اب میں

اس تقرر کو پھر منظور کرتا ہون۔

نواب محمد اسحاق خان صاحب ۔ چونکہ یہ پروپوزل سکئے مرتبہ نامنظور ہوچکا ہے، اس کی تجدید کی کوئی ضرورت ظاہر نہین ہوتی لہذا نامنظور۔

سید مہدی علی صاحب ۔ یہ امر صحیح نہین ہے کہ جب پچھلے تقرر مولوی صاحب کا نامنظور ہوچکا ہے تو اب اسوقت ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء سے تقرر کی درخواست یعنی معًا منسوخی کارروائی سابق کی تجویز پیش کیجاتی ہے۔ ضرورت وواعظ کی نہین ہے اور یہ تقرر منظور نہین ہے۔

خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب ۔ مین منظور کرتا ہون کہ تقرر مولوی عبدالماجد اوسیوقت یعنی ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء سے اوسی تنخواہ ساٹھ ۶۰ روپیہ ماہوار پر جس کی تحریک گذشتہ بجٹ میٹنگ مین ہوئی تھی عمل مین آئے۔

منشی نیاز محمد خان صاحب پلیڈر ۔ میرا وہی ووٹ شمار کیا جائے جو خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کا ووٹ اس معاملہ کے متعلق ہو۔

خلیفہ سید محمد حسین صاحب ۔ مین جناب مولوی صاحب موصوف کے

کمالات علمیہ اور محاسن اخلاقیہ سے بالکل آگاہ نہین ہون
مگر چونکہ ایسے محترم اور باوقعت صاحبان ٹرسٹی محرک و موید
ہین اس سلئے امید ہے کہ یہ تحریک ضرور مفید ہوگی، اس کا
بہتر فیصلہ صاحبان ٹرسٹی موجودہ وقت زیادہ عمدگی سے
فرما سکتے ہین۔

انریبل مسٹر شاہ دین صاحب۔ اس تجویز کو مین نامنظور کرتا ہون
جو فیصلہ اجلاس جولائی ۱۹۰۴ء مین ہوا وہ ناطق تہا اور یہ تحریک
ناجائز ہے۔ کہ مولوی عبدالماجد صاحب کا تقرر اکتوبر ۱۹۰۴ء
سے سمجہا جاوے اور اوس وقت سے اونکو تنخواہ ملے
اون کے تقرر کی نسبت نئی تجویز ہونی چاہیے۔

حکیم اجمل خان صاحب۔ جبکہ گذشتہ سال ٹرسٹیون نے
یہ تجویز کی تہی کہ ساکت ٹرسٹیون کا ووٹ نفی کا ووٹ
سمجہا جائیگا، اور اس بنیاد پر مولوی عبدالماجد صاحب کا تقرر
نہو سکا تو پہر اون کے تقرر کو جائز تقرر سمجہکر ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۴ء سے
اونکی تنخواہ دلانے ایک بیقاعدگی کے ساتہہ کالج کا نقصان
کرانا ہے۔ علے الخصوص ایسی حالت مین جبکہ ساکت
ووٹ کو اثبات اور نفی سے جدا رکہنے کی تحریک ابہی تک

باقاعدہ منظور نہیں ہوئی ہے۔

سید امیر حسین صاحب منظور۔ مگر مولوی عبدالماجد صاحب بھاگل پور میں نوکر ہو گئے ہیں اور شاید اب اون کو علی گڈہ جانا منظور نہیں ہے، اگر وہ جانا منظور کریں تو میں بھی اون کی تقرری منظور کرتا ہوں۔

خان بھادر مولوی زین العابدین خاں صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس تقرر کو اول سے ناپسند کرتا ہوں اور کئی مرتبہ نامنظور کر چکا ہوں لہذا اب بھی نامنظور کرتا ہوں اور خاص یہ بھی سنا جاتا ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب کو اپنے وطن بھاگل پور میں مستقل نوکری مل گئی ہے۔ لہذا اب اون کے آنے کی امید بھی نہیں ہے۔

مرزا سعید الدین احمد صاحب طالب۔ ۳۱ رجولائی گذشتہ کے اجلاس میں جو تحریک حسب ضابطہ نامنظور ہو چکی ہے وہ کس قاعدہ کی رو سے منسوخ کیجاتی ہے۔ افسوس ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب نے اپنی کیفیت میں کوئی مستحسن طریقہ اس کارروائی کے کالعدم ہونے کا نہیں بتایا۔ لہذا نامنظور ہے۔

حاجی محمد موسےٰ خان صاحب۔ یہ بات شان اجلاس کے

بالکل خلاف ہے اور یہ بالکل نئی بات ہے کہ کسی گذشتہ اجلاس کا فیصلہ منسوخ کیا جائے۔ اوس کے تو یہ معنی ہیں کہ اگر خدانخواستہ یہ تجویز پاس ہو جائے تو آیندہ اجلاسوں میں اوسکے مخالفین پہر اوسکی تردید پیش کریں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کبھی مختتم فیصلہ نہ صرف اس تجویز کا بلکہ کسی تجویز کا کسی اجلاس میں نہ سمجھا جاوے گا، اور نہ ہو سکیگا سمجھنے کی بات ہے کہ ایسا خطرناک اصول کسقدر دشواریاں پیدا کردے گا۔ اللہم احفظنا منہ۔ ہاں اگر صرف آیندہ کے واسطے مدیا زدہم کی ترمیم کر کے اور گذشتہ کا تذکرہ چہوڑ کے منظوری چاہی جاتی تو مضائقہ نہیں تہا جسکا اس تجویز کے پیش ہو جانے نے موقعہ کہو دیا۔

مولوی محمد بدر الحسن صاحب۔ یہ تقرر جب گذشتہ بجٹ ٹینگ میں نامنظور ہو چکا ہے تو اوس فیصلہ ٹرسٹیان کے خلاف کیسے عمل میں آیا ہے، اگر عمل میں نہیں آیا ہے (اور کاغذات منسلکہ اجنڈا سے بہی اوس کا عمل میں آنا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔) تو بلا تقرر یہ تنخواہ کیسے دیجا سکتی ہے۔ ماسوا اس کے اگر تحریک مدنہم کثرت رائے ٹرسٹیان سے اجلاس سالانہ میں منظور بہی ہو جاوے تب بہی اوسکی پابندی آیندہ سے ہوگی۔ گذشتہ

کارروائی پراوس کا کچھہ اثر نہین ہو سکتا۔ اور نہ کوئی جدید قاعدہ یا قانون کسی گذشتہ کارروائی پر موثر ہو سکتا ہے جبتک کہ اوسمین خاص طور پر یہ نہ معلوم ہو کہ اوس کا نفاذ اون جملہ کارروائیون پر بہی ہوگا جو ایک خاص تاریخ کے بعد عمل مین آئی ہون۔ پس چونکہ مدوہم مین کوئی قید نہین ہے اس لئے اوس کی منظوری یا نامنظوری کا اثر مدیا ز وہم سے مولوی عبدالماجد صاحب کے تقرر پر نہین ہو سکتا۔ اون کا تقرر گذشتہ بجٹ میٹنگ مین نامنظور ہو چکا ہے اب دوبارہ اون کی تقرری کی منظوری اس پیرایہ مین حاصل کرنی ایک نہایت نامناسب امر ہے۔ کہ جس سے ٹرسٹیان کو اس امر کا یقین دلانا منظور ہے کہ اون کا فیصلہ کسی امر کی نسبت بجز کاغذی عمل درآمد کی اور کچھہ وقعت نہین رکہتا ہے مولوی عبدالماجد صاحب کی لیاقت کی کوئی ایسی شہرت نہین ہے کہ جس سے خواہ مخواہ ٹرسٹیان کو اون کے تقرر پر مجبور کیا جاسئے مین نہین خیال کرتا کہ کیا وجہہ ہے کہ یہ تحریک ہر اجلاس مین کسی نہ کسی پیرایہ مین پیش کیجاتی ہے۔ یہ طریقہ کارروائی کسی طرح بہ نظر استحسان نہین دیکھا جا سکتا ہے۔ مین اس تحریک کو نامنظور کرتا ہون ۔

مد دوازدہم

آنریری سکرٹری ٹرسٹیان کو اس بات کی اجازت دیجانیکی منظوری کہ جو لوگ کالج کے لئے کچھہ جائداد یا مال یا اسباب وصیت کر جاوین اون کی کسی قسم کی یادگار کالج مین قائم کی جاوی

سید محمود احمد صاحب - نامنظور اسلئے کہ اگر سکرٹری کو کسی قسم کی کسی کی یادگار بنانا مناسب معلوم ہو تو وہ ٹرسٹیان سو منظوری لے سکتا ہے -

قاضی عزیز الدین احمد صاحب - مین اسکی کوئی ضرورت نہین دیکھتا سکرٹری صاحب ٹرسٹیان کی منظوری بہ آسانی ہر یادگار کے واسطے حاصل کر سکتے ہین -

راجہ جہانداد خان صاحب۔ مین جانتا ہون کہ باعتبار انریری سکرٹری کو یادگار قائم کرنیکی اجازت دیجائے سکرٹری موصوف خود فکر کریگا کہ کسی یادگار کس خرچ کی ہو۔

خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے۔ مین یہ ترمیم پیش کرتا ہون کہ اس مد کے بعد یہ شرط لگائی جائے کہ " بشرطیکہ اوس جائداد یا مال یا اسباب کی قیمت سے یادگار کا خرچ زیادہ نہوا ور قائم کردہ یادگار کالج کی کسی ضرورت کو پورا کرنیوالی ہو "

انریبل سید حسین صاحب بلگرامی۔ مجھے اس اصول سے اتفاق ہے ، مگر جائداد و مال واسباب ایسے الفاظ ہین کہ قلیل وکثیر سب پر شامل ہین اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی حد معین کیجائے یا ایک موصی جو سو روپیہ نقد چھوڑ جائے اور ایک اور موصی جو سو روپیہ ماہانہ دوام کے واسطے عطا کرے ان دونون مین بڑا فرق ہے ۔ جن مبہم الفاظ مین یہ تجویز پیش ہوئی ہے اون کی توضیح ضرور ہے ورنہ امضاء وسکا محال ہوجائیگا۔

مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ ہر یادگار کے نسبت جداگانہ تحریک ہونی چاہئے عام تحریک اس قسم کی قبل از وقت ہے۔

مرزا عابد علی بیگ صاحب۔ یہ تحریک غیر ضروری ہے۔

موجودہ قواعد و قانون کے بموجب جو لوگ کالج کے لئے مال یا اسباب یا جائداد وصیت کر جائین وہ کالج کے کسی فنڈ مین داخل ہوگا اور سکرٹری کو اوس وقت بہی اختیار ہے کہ بمنظوری ٹرسٹیان کسی جائداد - مال - یا اسباب کو کسی یادگار کالج مین صرف کرے - اس لئے یہ تحریک نامنظور ہے -

سید محمد باقر صاحب رضوی - میری رائے مین اسبات کی قید لگانا کہ جو روپیہ کوئی شخص یا جائداد وصیت کرکے چھوڑ جائے اوس کی نسبت خاص یہ قید لگا دینا کہ یادگار مین صرف کیا جاوے بالکل غیر ضروری ہے - یہ امر سکرٹری کے اختیار مین رہنا چاہئے کہ جس مد مین وہ چاہے صرف کرے یا یادگار بمنظوری ٹرسٹیان بنائے اور جس صورت سے بہی وہ صرف کیا جاوے گا وہ اوس شخص کی یادگار رہی ہوگا -

شمس العلما خواجہ الطاف حسین صاحب حالی - اگرچہ جو لوگ کالج کے لئے کوئی چیز وقف کرتے ہین اون کی یہ غرض نہین ہوتی یا ہونے چاہئے کہ کالج مین اون کی کوئی یادگار قائم کیجائے لیکن بطور شکر گذاری کے اگر اون کی یادگار مین کوئی ایسی عمارت وغیرہ قائم کیجائے جس کی کالج کو ضرورت ہو تو مین اس مد کو منظور کرتا ہون

نواب محمد اسحاق خان صاحب - ہر حالت کے مطابق اور منظوری سے یہ امر ہونا ممکن ہے - عام منظوری اور قاعدہ کے منظور کرنے کی ضرورت نہیں -

مولوی نیاز محمد خان صاحب پلیڈر - منظور ہے لیکن یادگار مذکور کی منظوری ماقبل ٹرسٹیان سے باضابطہ لیجائے -

خلیفہ سید محمد حسین صاحب - مناسب ہی بشرطیکہ وصیت کی موافق ہو، اور مقدار مال بہی اسقدر کافی ہو -

انریبل مسٹر شاہ دین اسکوئر - یہ تجویز نہایت بہم ہے اور بہت وسیع الفاظ مین تحریر کی گئی ہے اس قسم کا غیر محدود اختیار انریری سکرٹری کو نہین دیا جاتا۔

خان بہادر مولوی سید زین العابدین خانصاحب

عام اجازت انریری سکرٹری کو نہین دیجا سکتی کہ جس کی چاہین وہ خود اپنے اختیار سے یادگار بنا لیا کرین - البتہ اگر انریری سکرٹری کسی نامور شخص کی یادگار کالج مین قائم کرنا چاہین تو حسب ضابطہ اوس کی منظوری ٹرسٹیان سے لے سکتے ہین، یہ ٹھیک نہیں ہے کہ جو کچھ اختیار اتنے ٹرسٹیان کو از روے

قواعد حاصل ہین وہ سب یک لخت انریری سکرٹری صاحبکو
دیدیے جائین۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب۔
لاسلیکٹ کمیٹی کے پاس یہ تحریک بھیجدیجاوے تاکہ قانون
کی ساتھ جو عنقریب پیش ہونیوالا ہے اوسپر غور ہوسکے۔

مولوی محمد بدر الحسن صاحب۔ یہ کوئی فوری اہم معاملہ
نہین ہے جس کے واسطے ہمیشہ کے لئے عام اختیار
سکرٹری صاحبکو دیا جائے۔ میرے نزدیک جس وقت
کوئی یادگار قائم کرنی مناسب خیال کیجائے اوسی وقت
اوس کی منظوری ٹرسٹیان سے بلا دقت حاصل کیجا سکتی ہے
اس لئے نامنظور ہے۔

مولوی نذیر احمد صاحب بی اے۔ اس تحریک کے پیش
کرنے کی ضرورت مطلق نہین کی گئی۔ ہر ایک صورت مین بغیر
کسی وقت کے اجلاس ٹرسٹیان مین فیصلہ ہوسکتا ہے۔
بلکہ مناسب یہی ہے کہ یادگار قائم کرنیکی تجویز ٹرسٹیان کی اتفاق
رائے سے ہو۔ نہ فقط سکرٹری کی رائے پر منحصر ہو۔ اسطرح
اس یادگار کی وقعت اور زیادہ ہوجاویگی۔

مد سیزدھم

بورڈ اف منیجمنٹ کو اسبات کی اجازت دیجانیکی منظوری کہ وہ کسی قانون پیشہ شخص کو بغرض تحریر مسودات بیعنامجات و وصیت ناجمات و وقف ناجات کی جنکی اکثر کالج کو ضرورت پیش آتی ہے مشیر قانونی مقرر کرے

قاضی عزیز الدین احمد صاحب - لا پروفیسر سے یہ کام لینا چاہئے۔

مولوی فرید الدین احمد صاحب - جب مسٹر افتاب احمد خانصاحب اسسٹنٹ سکرٹیری و ٹرسٹی علیگڈہ میں موجود ہیں تو کوئی ضرورت جدید مشیر قانونی کی نہیں ہے

خواجہ سجاد حسین صاحب - یہ تحریک اجلاس میں پیش ہونیسے پہلے امور ذیل کی بابت اطلاع ضروری معلوم ہوتی ہے اسلئے فی الحال نامنظور ہے - (۱) مشیر قانونی پیڈ ہوگا یا انریری اگر پیڈ یعنی تنخواہ یاب ہوگا تو کسقدر خرچ ہوگا - (۲) تحریر مسودات و بیعنامجات وغیرہ اور وکلا سے مشورہ لینے پر فی الحال بحساب اوسط سالانہ کیا خرچ ہوتا ہے - (۳) - سال بھر میں کتنی دستاویزیں اس قسم کی کالج کیطرف سے طیار کرانیکی ضرورت ہوتی ہے -

آنریبل سید حسین صاحب بلگرامی - مشیر قانونی کی تنخواہ یا فیس کسقدر قرار دیجاتی ہے۔ ضرورت تو مسلم ہے۔ مگر تعین مصارف ضرور ہے۔

مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے ایل بی - مشیر موجودہ بہت مفتنم ہیں۔ خاص ضرورت کیلئے مصارف کی منظوری حاصل کرنی چاہئے۔ ورنہ اس تحریک کی بنا پر غیر محدود ذمہ داری عاید ہونیکا اندیشہ ہے۔

نواب محمد اسحاق خانصاحب - تقرر مشیر قانونی کا ضروری ہے اور منظور کیا جاتا ہے بالاشرطیہ ہے کہ تنخواہ نہ مقرر کیجاوے۔ بلکہ حسب ضرورت فیس ہر معاملہ کی بابت جسکی متعلق مشورہ کیا جاوے دینا چاہئے۔

نیاز محمد خانصاحب پلیڈر - منظور ہے بشرطیکہ کوئی زاید خرچ آمدنی کالج پر نہ پڑے۔

خلیفہ سید محمد حسین صاحب - زیادہ بالکفایت بات تو یہ ہے کہ منجملہ احباب ٹرسٹی جو صاحب قانون پیشہ ہیں منجملہ انکی لوکل آفت منٹ کیا ہے کسی صاحب کو مشیر قانونی بلا انکی رضامندی کے قرار دیا جاوے اور اگر یہ نہو سکے تو پھر کسیکو بلحاظ قابلیت منتخب کیا جاوے مقرر کیا جاوے۔

نواب عبد السلام خانصاحب - بیشک مشیر ہونا چاہئے۔ مگر صرف باقاعدہ منظوری لینا چاہئے۔

خان بہادر مولوی سید زین العابدین صاحب - بکہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بارسٹرایٹ لا علیگڈہ میں تشریف رکھتے ہیں تو بہتر انکی ذات ذاسیہ ہے کہ وہ مشیر قانونی کا کام متعلق کالج کی بلا لینے کسی معاوضہ کے بخوبی انجام دیسکتے ہیں تو پھر کسی مشیر قانونی کے تقرر کا بار کیوں کالج پر ڈالا جاوے۔

سید زین الدین صاحب ایم - اے - کالج پر اخراجات کا بار نہ پڑنا چاہیئے جو ٹرسٹی قانون پیشہ ہین وہ کالج کا کام بلا یعنی کسی اجرت کے کر سکتے ہین کیونکہ قومی کام کو وہ بلا کسی معاوضہ کے کرنا زیادہ مستحسن سمجھتے ہین -

مولوی محمد بدر الحسن صاحب - یہ تقرر نہایت ضروری ہے مگر بورڈ آف منیجمنٹ کو اختیار دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے جن صاحب کو اس خدمت کیلئے مقرر کیا جاوے اونکا نام اور تنخواہ عہدہ بغرض منظوری ٹرسٹیان کے سامنے پیش کیا جائے کیونکہ یہ عہدہ عارضی طور پر نہین وضع کیا جاتا ہے بلکہ مستقل طور پر اسلئے اسکی منظوری کا تعلق ٹرسٹیان سے رہنا چاہیئے -

مولوی نذیر احمد صاحب بی - اے - اس تحریک سے معلوم نہین ہوتا کہ مشیر قانونی بلا معاوضہ یا بمعاوضہ مقرر کرنیکے تجویز ہے اگر کسی مقررہ معاوضہ پر مشیر قانونی مقرر کیا جاتا ہے تو جبتک اسکی تعداد اور شرائط معلوم نہون کوئی جانب صاحب رائے دینا مشکل ہے امید ہے کہ جناب آنریری سکرٹری ان تمام امور سے ٹرسٹی صاحبان کو اطلاع فرماوینگے

سید محمد علی اسکوئر - عام اجازت کی ضرورت نہین ہے بروقت ضرورت خاص طور پر اجازت لیجا سکتی ہے -

راجہ نوشاد علیخان صاحب ۔ محمد رفیق صاحب ۔ شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب

ایسا تقرر اگر انریری ہو تو کچھہ مضائقہ نہین ہے -

دستخط محسن الملک آنریری سکرٹری

(مطبوعہ مطبع احمدی علیگڈہ)